



مذکورہ بالا شجروں میں معمولی رد و بدل ہے۔ مگر حضرت سید حسن بدرالدین  
رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے درمیان دس واسطے ہیں۔  
بزرگوں کے اسمائے گرامی میں تفاوت ضرور ہے۔ ۱۳۵۵

اقتباس از شجرہ "گلستان بدریہ" مؤلفہ حضرت سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسن بدرالدین بن حضرت سید شرف الدین بن حضرت سید علاؤ الدین  
بن حضرت سید شمس الدین بن حضرت سید احمد الدین بن حضرت سید قاسم علی بن  
حضرت سید شرف الدین بن حضرت سید شہاب الدین بن حضرت سید صالح نصر بن  
حضرت سید عبدالرزاق بن حضرت سید محبوب سبحانی شہباز لامکانی سید عبدالقادر  
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضرت حسن بدرالدین اور حضرت غوث الاعظم کے  
درمیان صرف ۹ واسطے ہیں۔

اقتباس از باغ بدر مؤلفہ سعید احمد حسن صاحب

سید احمد حسن صاحب نے بڑی عمدتک شجرہ گلستان بدر مؤلفہ سید فیض محمد  
رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کی ہے۔ مگر بعض جگہ بہت بڑی ٹھوکر بھی کھائی ہے۔  
صاحب نوجوان کھے ذرا تحقیق اور جستجو کرتے تو اچھا ہوتا۔

حضرت سید حسن بدرالدین بن حضرت سید شرف الدین بن حضرت سید  
علاؤ الدین بن حضرت سید شمس الدین بن حضرت سید احمد علی بن حضرت سید  
قاسم علی بن حضرت سید شرف الدین بن حضرت شہاب الدین بن حضرت سید  
صالح نصر بن حضرت عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم محمد الدین عبدالقادر  
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید قطب الاقطاب تاج الدین عبدالرزاق ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۸۵ھ  
میں پیدا ہوئے تھے۔ غوث پاک کی حیات مبارکہ میں آپ ولایت کے  
عہدہ جلیلہ پرفائز تھے۔ آپ نے بہت لمبی مدت تک لوگوں کو درس توحید  
اور معرفت دیا تھا۔ آپ کا وصال ۶ شوال ۶۰۳ھ کو ہوا تھا۔ روضہ مبارکہ  
بند اور شریف میں ہے۔

اولاد پاک۔ آپ کے پانچ صاحب زادے چندے آفتاب و ماہتاب  
تھے جن کی جہاں تاب روشنی سے کفر و شرک کے اندھیرے دور ہوئے  
اور نور اسلام کے اجالے پھیل گئے۔ ان کے اسمائے گرامی، حضرت سید  
صالح نصر۔ حضرت سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر۔ حضرت سید عبدالحیہ  
حضرت سید ابوالمہاسن۔ حضرت سید فتح نصر رحمۃ اللہ علیہ اجمعین تھے۔

حضرت سید عماد الدین صالح نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید عماد الدین صالح نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی  
کے حالات و کوائف و دیگر کارنامے تاریخ نے اپنے سینہ میں محفوظ کئے  
ہوئے ہیں۔ آپ سادات میں پہلے شخص ہیں جو علی المرتضیٰ علیہ السلام  
کے بعد قاضی القضاات کے عہدہ جلیلہ پرفائز ہوئے۔ اور گودری کو پہن  
کر اپنی ذمہ داریاں پوریاں کیں۔ نماز جمعہ اور عیدین کے لئے عام لوگوں  
کی طرح پیدل جاتے۔ صدر کلیسا رہے۔ ذمیوں کے اوقات اور ان کی  
آبرو کی حفاظت از روئے قرآن و سنت کرتے رہے تھے۔

وصال۔ آپ کا وصال ۱۶ شوال ۱۳۳۳ھ کو ہوا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقبرہ میں دفن ہیں۔

اولاد۔ آپ کی اولاد حضرت علی نصر شہاب الدینؒ سے جاری ہے حضرت شہاب الدین بھی کچھ عرصہ بغداد کے قاضی رہے تھے۔ بعد میں اس سے کنارہ کشی اختیار کر کے تبلیغ دین میں مشغول ہو گئے۔

## حضرت شیخ الصالح علی نصر شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ علی نصر شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ عباسی نے بغداد کا قاضی مقرر کیا تھا مگر آپ نے خلیفہ کی منشا کے مطابق ایک مقدمہ کا فیصلہ نہ دیا اور قاضی کا عہدہ چھوڑ دیا اور تبلیغ دین محمدی صل اللہ علیہ وسلم میں مصروف ہو گئے۔ اس میں زندگی پوری کر دی۔ آپ ایک عمدہ قاری اور واعظ بے نظیر تھے۔

وصال۔ آپ کا وصال ۱۲ شوال ۵۵۵ھ کو بروز دو شنبہ ہوا تھا۔ یعنی تباہی بغداد سے تھوڑا عرصہ پہلے آپ وصال فرما گئے اور اپنے جد کے روضہ میں دفن ہوئے (حضرت غوث الاعظم کے روضہ)

اولاد و مجاہد۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے حضرت شیخ عبدالقادر ثانی، حضرت شیخ عبداللہ، حضرت شیخ ظہیر الدین ابوسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

## حضرت سید ابوسعود احمد ظہیر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید ابوسعود احمد ظہیر الدینؒ ایک بلند پایہ فقیہ، خطیب، مجاہد اور طریقہ حرب میں ماہر تھے۔ تاتاریوں نے جب بغداد پر حملہ کیا تو آپ نے نہ صرف لوگوں کو جہاد کے لئے تیار کیا بلکہ ایک دستہ کی خود بھی کمان کر رہے تھے

اور اس میں ہی شہید ہوئے۔ علامہ عقیقت الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی  
بلند پایہ تصنیف قلائد الجواہر میں آپ کے بارے میں آپ کے فرزند ارجمند  
حضرت سید سیف الدین یحییٰ کا مرثیہ درج کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ  
شہید تاتار حضرت سید ابوسعود احمد ظہیر الدین تھے۔ تاتار نے بغداد پر حملہ  
۲۵۶ھ میں کیا تھا۔

وصال۔ آپ کا وصال بروز جمعہ المبارک ۱۵ شوال ۲۵۶ھ کو ہوا تھا۔ ہلاکون  
نے بغداد کو ۲۵۶ھ میں تاراج کیا تھا۔

اولاد و مجاؤ۔ آپ کے صاحب زادے کا اسم گرامی حضرت سیف الدین یحییٰ  
تھا جو بغداد کی تباہی کے بعد وہاں سے ہجرت کر کے حماة شریف لے گئے تھے  
بعض مورخ آپ کا اسم گرامی شرف الدین لکھتے ہیں۔

## حضرت سید سیف الدین یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید سیف الدین یحییٰ بغداد کے لٹ جانے کے بعد حماة شریف  
میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ بہترین خطیب اور شاعر تھے۔ آپ نے اپنے والد  
بزرگوار کے شہید ہونے کے بعد ایک بہت ہی پُر درد مرثیہ کہا تھا جس کا صرف  
ایک شعر قارئین حضرات کے لئے پیش ہے۔

يَدَا فِجْنَا اللَّيْلَ اَطْلَعُ فِجْرَهُ      وَمَا ذَاكَ اِلَّا لُورَةُ حُسَيْنِ اَقْرَاءِ  
ترجمہ۔ رات کی تاریکی کے بعد جو فجر کی روشنی ظاہر ہوئی ہے۔ وہ دراصل اس  
کے چکنے والے چہرہ کے نور کا پز تو ہے۔

حضرت سید سیف الدین یحییٰ نے ایک لمبہ مدت تک تبلیغ دین فرمائی تھی۔  
وصال۔ آپ کا وصال ۲۳ھ میں ہوا تھا اور روضہ پاک حماة شریف

میں ہے۔

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے کا اسم گرامی حضرت سید شمس الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے جو ایک ولی کامل تھے۔

## حضرت سید شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بلند پایہ عالم دین، محدث، قاری قرآن الحکیم اور خطیب تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کو دمشق، حلب، حماہ، بغداد اور حجاز میں پھیلا یا تھا۔ حضرت غوث الاعظم کی شان و صفات میں بے شمار قصائد اور مناجات آپ سے منسوب ہیں۔ مثلاً ان کا ایک شعر

دَفِي مَتَجِّجِ الْأَشْيَاخِ إِلَّا لِبَابِي وَمَشْهُورِ فَضْلِ يَرْجُ الْفَرْجِ الْأَصْلِ

شیوخ کا طریقہ یہی ہے کہ صرف پہنایا جائے اور قانونِ فضل یہی ہے کہ غرض اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ یعنی ہر چیز کو اپنی اصل سے محبت ہوتی ہے اس لئے جناب غوث پاک حضور علیہ السلام کو زیادہ عزیز ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہیں۔

وصال۔ حضرت سید شمس الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ربیع الاول بروز پیر ۱۱۷۷ھ کو وصال فرما گئے۔ آپ کا روضہ حضرت سید سیف الدین المشہور سید شرف الدین کے پاس حماہ شریف میں ہے۔

اولاد۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے جن کے اسمائے گرامی حضرت شیخ عبدالقادر اور شیخ علاؤ الدین علی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

## حضرت سید علاؤ الدین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید علاؤ الدین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ نے حماة سے ہجرت کر کے قاہرہ میں ایک عظیم درسگاہ قائم فرمائی تھی۔ یہ درس گاہ آج بھی موجود ہے۔ آپ ایک مدت تک قاہرہ میں درس و تبلیغ میں مصروف رہے تھے۔

آپ غوث الاعظم کی شان میں اکثر قصائد کہا کرتے تھے۔ مثلاً  
 وَتَنَاوَلُ الرَّكْبَانَ مِنْ اَشْبَارِ مَا سَيَّرًا اَقْلَثَ لِمَسَاعِرِ وَمَسَافِرِ  
 ترجمہ:- راہ توحید و تصوف کی منازل طے کرنے والوں نے آپ کی کرامات دیکھ کر اس طرح بیان کی ہیں کہ اس کو سن کر ہر مقیم اور مسافر محفوظ ہو گیا۔

وصال:- آپ کا وصال بروز منگل ۲۴ ربیع الآخر ۷۹۳ھ میں ہوا تھا۔ آپ کا مزار قاہرہ میں مربع خاص دعام ہے۔

اولاد و امجاد:- آپ کے تین صاحب زادے حضرت سید شمس الدین، حضرت سید بدر الدین حسن، حضرت سید نور الدین حسین رحمۃ اللہ علیہم تھے جو اپنے وقت کے موفیائے کبار میں سے تھے۔

## حضرت سید شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے اولیائے کبار میں سے تھے۔ آپ بھی حضرت غوث پاک کے قصیدہ گوہوں میں سے تھے اور جناب غوث الاعظم کی سرکار میں بڑے عقیدت افروز اشعار کہتے تھے۔

فَلَهُ لَفْظًا عَلَى الْفِعْلِ بِفَضْلِهِ وَإِنِّي وَبِالنَّسَبِ الشَّرِيفِ الْبَاهِرِ  
ترجمہ۔ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل سے نصیبت پر نصیبت حاصل  
کھی اور اعلیٰ نسب کو آپ کی ذات پر فخر ہے۔

وصال۔ آپ کا وصال ۱۰ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ کو ہوا تھا اور حماہ شریف  
میں دفن ہیں۔ آپ کا مزار مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے تھے جن کے اسمائے گرامی  
حضرت شیخ الصالح محی الدین، حضرت شیخ شمس الدین، حضرت شیخ المصالح  
مبارک بھی۔ حضرت شیخ الصالح عبد اللہ محمد تھے جو اپنے وقت کے پران  
طریقت و حقیقت تھے۔

## حضرت شیخ الصالح محی الدین عبدالقادر ثانی

حضرت شیخ الصالح محی الدین عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بازنویس  
کریم النفس اور جمید عالم اور بلند پایہ خطیب، محرم راز خفی اور جلی تھے۔ آپ  
حماہ شریف سے واپس بغداد شریف تشریف لائے اور اپنے آبائی مدرسہ  
نظامیہ کے منتظم مقرر ہوئے۔ حکومت کی طرف سے آپ نے اس خانقاہ  
کے لئے ایک معقول رقم برائے مصارف منظور کروائی تھی۔ آپ نے اپنی  
شب و روز محنت اور قابلیت سے اس کی عظمت رفتہ کو بحال فرمایا تھا۔

وصال۔ آپ کا وصال ۹ ربیع الاول ۹۶۵ھ کو بغداد شریف میں ہوا تھا۔  
آپ اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہیں۔

اولاد۔ آپ کے صاحب زادگان کے اسمائے گرامی حضرت سید عرف الدین  
رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید عقیف الدین مؤلف کتاب قلائد الجواہر ہے



یہ دونوں بزرگ اپنے وقت کے عالم، راہپیر اور راہنمائے طریقت اور معرفت تھے۔ میری یہ التماس ہے کہ قارئین حضرات خود اندازہ کریں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

## حضرت سید شرف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شرف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے اکابرین پیران طریقت میں سے تھے۔ آپ نے بے شمار لوگوں کو سلوک کا درس دیا اور عالی اور کامل بنایا تھا۔ آپ نے حج بیت اللہ کے بعد دمشق، مصر، حلب، حماہ کے بہت سفر کئے اور لوگوں کو تبلیغ دین فرمائی۔

آپ ایک بلند پایہ خطیب، زاہد، عابد اور کریم النفس ولی اللہ تھے جامع مسجد بغداد میں نماز جمعہ کے بعد آپ کے حلقہ ذکر میں بڑے بڑے عالم صوفیاء، اولیائے وقت شریک ہوتے تھے۔

مورخ عقیف الدین کا بیان ہے کہ حضرت شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نظر خاص سے ان پر شفقت فرمائی تھی۔ آپ مجیب الدعائے وصال۔ آپ کا وصال ۸۹۲ھ کو ہوا تھا۔ آپ کا مزار بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم کے مزار کے متصل مرجع خاص عام ہے۔

اولادہ آپ کے صاحب زادے کا نام نامی واسم گرامی حضرت سید حسن بدر الدین المشہور والمعروف شاہ بدر گیلانی ہے جو حضور صل اللہ علیہ وسلم، حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور حضرت غوث پاک کے حکم کے تحت ہند میں تشریف لائے تھے اور ایک مدت تک اہل ہند کو

درس توحید دیا اور موضع مثنائیاں شریف آباد کر کے اس کو زینت دی۔ آپ کا وصال ۱۲ ربیع الاول ۱۸۱۹ھ میں ہوا تھا اور مثنائیاں شریف میں آپ کا نزار مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کے احوال و اذکار اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں اور علم و عرفان کے خزانے حاصل کریں۔

## مصدقہ نقول شجرہ نسب و دیگر دستاویزات

مجھے معلوم ہے کہ مثنائیاں شریف کے بے شمار بزرگوں کے پاس مصدقہ شجرہ نسب از سجادہ نشینان سرکار بغداد اور دیگر اہم دستاویزات موجود ہیں مگر سب ہی بزرگوں نے ان اہم اور کارآمد ریکارڈ کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ قومی دستاویزات قوم کی امانت ہوتی ہیں ان کو چھپا کر رکھنا اخلاقی اور قومی جرم ہے۔ یہ کسی وقت بھی ضائع ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی نقول یا دیگر مندرجات کی نقول کروا کر منتشر کر دی جائیں تو اس سے بے شمار قومی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ پھر اہم ریکارڈ کس برس کے وقت کے اظہار کے لئے اپنی تجوری میں بند رکھا جائے یہ بات فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔

بنوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے تو میدی

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

زیر نظر رسالہ اس مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہے کہ عام لوگ اس او

پرٹھیں اور اس میں جو نقائص ہوں وہ معلوم کریں اور ان سے احتیاط فرمائیں

اور ساتھ ہی اپنی رائے کے درست ہونے کا ثبوت بھی فراہم کریں تاکہ

کی روشنی میں آئندہ ایڈیشن میں درستی کی جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هِ الْفَلُوْةِ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ  
اللّٰهِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا مَیْمُوْدِ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَبَارِکَ وَ سَلْمٌ عَلَیْهِ اَجْمَعِیْنِ هِ

## شجرہ طالبی

حضرت حسین بدرالدین المعروف والمشہور شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ نسبی کی طرح سلسلہ طالبی حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ کی واضح  
صورت معلوم کرنا بے حد دشوار ہے۔ اس میدان میں صرف چار نسبیہات  
پیسر آئے ہیں۔ ان کا تجزیہ کر کے صحیح صورت حال قارئین حضرات کے لئے  
پیش کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ درست حالات سے آگاہی ہو سکے۔

شجرہ طالبی دراصل شجرہ نسبی کی طرح بے حد اہم اور ضروری ہوتا ہے  
اس کی روشنی میں اولیائے کرام کی دلالت سے واقفیت اور ان کے مقام  
اور حال سے آگاہی حاصل کر کے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ سناٹک اپنی  
منزل کو پانے کے لئے بارگاہ خداوندی میں اس کے وسیلہ کو ذریعہ بنا کر  
دعا مانگتا ہے جو بارگاہ خداوندی میں منظور اور مقبول ہو جاتی ہے اور  
اپنے سلسلہ کے پیران کی نسبت سے فیض یاب ہوتا ہے۔

شجرہ نسبی صرف اُس کی پاکیزگی، ارفع شان، اس کے خصائل و افعال  
و کردار کے بارے میں تفصیلات مہیا کرتا ہے جن سے انسان اپنے  
ظاہری اعمال و کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ مگر شجرہ طالبی کے ذریعے سناٹک  
اپنے باطنی اعمال و افعال کو درست کر کے سلوک اور روحانی مدارج کی

تکمیل کرتا ہے۔ اگر کوئی سالک نجیب الطرفین بجاظ نسب ہو اور اُس کو ایسا راہبر اور راہنما میسر آجائے جو طالبی طور پر بھی درست ہو تو اس سالک کو دو طرح سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ یعنی نسبی طور پر اس کے خون اور روح میں طہارت ہوتی ہے اور پھر اُس کا راہنما بھی اپنے پیرو مرشد کا فیض یافتہ ہوتا ہے۔ اس کی نسبت سے اس کی پشت پناہی ہوتی رہتی ہے اور سالک جلد از جلد روحانی منزلیں طے کر جاتا ہے اور دلائل کے ارفع مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

اس لئے اگر انسان کے لئے اپنے نسبی اسلاف کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری ہے اور سالک کو بھی اپنے سلسلہ میں نسک اولیاء اور بزرگوں کے حالات اعمال و افعال سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ اُن کے لئے سالک اپنی عقیدت اور احترام میں زیادتی پیدا کر کے فیض یا ہوسکے۔ آئندہ صفحات میں ہم حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ کے طالبی شجرہ کے بارے میں عرض کریں گے تاکہ قارئین کرام کو اس کی درست اور صحیح صورت حال معلوم ہو جائے۔ امید ہے کہ قارئین کرام میری اس کوشش کو پسند فرمائیں گے۔

گر قبول اقتدر ہے عز و شرف

## اقتباس شجرہ طالبی مانووان "گلستان بدر" مؤلفہ سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ

دے مراتب علم ہر سہ بالیقین  
یا الہی دے مرا عمدہ اخلاق  
یا الہی حب دنیا از قلم کن جدا  
کن بشیرم در راہ خود ہم نذیر  
راہنا در راہ خود عمدہ سبیل  
باش مارا در دو عالم دستگیر  
دائماً از نفس خود کن جدا  
وز طفیل شیخ عارف زبذہ من  
از پئے گزائے قطب الدین  
وز طفیل شاہ سکندر مرا  
پاک کن از شرک خفی و جلی  
وز طفیل سید حسن بدر الدین باصفا

یا الہی از طفیل محی الدین  
از برائے سید عبدالرزاق  
از طفیل سید شرف الدین  
از پئے سید بہاؤ الدین پیر  
یا الہی از طفیل حضرت سید عقیل  
بہر شمس الدین صحرائے امیر  
از برائے سید گدا الرحمن خدا  
یا الہی از طفیل نواجہ ابوالحسن  
از پئے سید گدا شمس الدین  
از برائے شاہ کمال اولیاء  
از طفیل سید شیخ احمد کابلی  
از طفیل سید شرف الدین مقتدا

مندرجہ بالا طالبی شجرہ سے ظاہر ہے کہ حضرت سید شرف الدین<sup>رح</sup>  
والد ماجد حضرت سید بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شیخ احمد  
کابلی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ جو درست نہیں ہے۔  
کیونکہ حضرت سید سید محمد رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت سید فیض محمد  
رحمۃ اللہ علیہ مولت شجرہ "گلستان بدریہ" مرید اور خلیفہ حضرت سید  
نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ حضرت سید نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ  
کا شجرہ طالبی حضرت شیخ احمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ سے آگے اس طرح

چلتا ہے۔

از پئے شیخ محمد اشعر  
از پئے حضرت شیخ شعیب  
از طفیل حضرت حافظ عبد الغفور  
از برائے نجم الدین پیر  
یا الہی کن بر ما رحمت یک نظر  
ساز پُر دامن بر حمت بالجیب  
دے مرا در گاہ خود حضور  
وز طفیل سید سید محمد بے نظیر

ظاہر ہے کہ حضرت شیخ محمد اشعر اور حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ باہم پیر بھائی تھے مگر ان کے زمانہ میں بہت تفاوت ہے۔

حضرت سید سید محمد علیہ الرحمۃ حضرت سید نجم الدین کے مرید تھے ان کے خلیفہ نہ تھے۔ خلیفہ تو آپ حضرت سید سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ جو حضرت سید حسن بدرا الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے جو بہت بڑے اولیاء اللہ اور صاحب فیض بزرگ تھے حضرت سید فیض محمد علیہ الرحمۃ بھی اپنے والد کے خلیفہ اور مرید تھے اور حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ کے ارادتمندوں کے پیر اور پیشوا تھے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد کا شجرہ طالبی خدا معلوم حضرت سید سلطان محمد کی بجائے حضرت سید نجم الدین سے کیوں جوڑ دیا۔

میری رائے میں صرف وہی پیر خلافت شاہ بدر کا حق دار ہے جو سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ سے منسلک ہے۔ اس کے بغیر وہ حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ کے ارادتمندوں کا پیر و پیشوا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

## اقتباس شجرہ طالبی ماترود از "باغ بدر" مؤلفہ سید احمد حسن گیلانی

نیکیاں دنیا و دین کی ہوں حاصل تمام  
نامہ اعمال مرا ہو گیا سارا سیاہ  
یا الہی دے مرا عمدہ اخلاق  
بہر خدا یہ عرض میری ہو قبول  
یا الہی از پئے حضرت عقیل  
یا الہی نارِ دوزخ سے مجھ کو بچا  
رات دن میری یہی ہے التواء  
سرخروئی دو جہاں کی ہو نصیب  
صدقہ اپنی بار رحمت کا اے خدا  
ہے تو ہی حاجت روانے دو جہاں  
پز تو قع ہوں ہوگی مجھ پر نگاہ  
درِ دل نے کر دیا ہے بے تاب مجھ کو

غوثِ الاعظم پر محبوب خدا کے واسطے  
رحم کر سید عبدالرزاق شاہ بعلک کے واسطے  
حضرت شرف الدین راہ خدا کے واسطے  
از پئے بہاؤ الدین پادشاہ کے واسطے  
بہر شمس الدین پیرویشوا کے واسطے  
از طفیل ابوالحسن صاحب حیا کے واسطے  
از طفیل قطب الدین شاہ گدا کے واسطے  
حضرت شاہ کمال اولیاء کے واسطے  
حضرت سید سکندر مقتدار کے واسطے  
رحم کر سید احمد جو دوسنجا کے واسطے  
حضرت سید شرف الدین عاشق کربا کے واسطے  
اے خدا رحم کر حسن بدر الدین صبر فدا کے واسطے

سید احمد حسن گیلانی صاحب نوجوان مؤلف ہے۔ اس نے رسالہ باغ بدر تالیف کر کے بہت اہم کام سرانجام دیا ہے۔ لیکن اس نے ہر چیز کو رسالہ "گلستان بدر" سے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر تحقیقات کرنے پر توجہ نہیں دی۔ یعنی جہاں حضرت سید فیض محمد علیہ الرحمۃ سے بھول ہوئی وہاں انہوں نے بھی غلطی کی ہے۔ یعنی شجرہ طالبی حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ از سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی ہے۔ اس شجرہ سے منسلک اولیائے کرام کے بارے میں

کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ حضرات کون کتھے اور کہاں کتھے۔ ان کا زمانہ کون سا تھا۔ میری نظر سے ایک کتاب ”شجرہ ہائے نسب اور طریقت“ جو کہ منڈھیر شریف سیداں ضلع میانکوٹ والوں نے شائع کی ہوئی ہے۔ اس میں ان اولیاء اللہ کا مفصل ذکر موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ منڈھیر شریف والے حضرت حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے بہت بعد میں ہوئے ہیں۔ اس لئے اس شجرہ میں منسک حضرات جن کے اسمائے گرامی حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے پیرویشوا نہیں ہیں۔ حضرت حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید جمال اللہ المعروف والمشہور حضرت سید حیات المیر زندہ پیر کے بارے میں مفصل ذکر ان کے اپنے مقام پر کیا گیا ہے۔ یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ حضرت سید حیات المیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں۔ ان کے واسطے حضرت سید عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی نے بارگاہِ خداوندی میں دعائے مانگ کر حیات جاوداں حاصل کی ہوئی ہے اور حضرت سید حیات المیر تا قیامت زندہ رہیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کر کے ان کو غوث پاک کا سلام پیش کریں گے۔



اقتباس از شجرہ طالبی حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

مؤلفہ حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید عباس علی شاہ

غوث الاعظم قطب زمان - عاملِ اکل وجہ جہاں  
مریدِ سچے ہوون قربان عبدلرزاق فقر اللہ  
کہو لا الہ الا اللہ

سید احمد حضرت پیر رہبر ہیں حیات المیر  
احمد علی ہیں بدر منیر کمرے عبادت شام صبا  
کہو لا الہ الا اللہ

شمس الدین ہی صاحب شان علاؤ الدین اس خادم جان  
شرف الدین بغدادی جان پڑھے و طائف ضلی علی  
کہو لا الہ الا اللہ

بدر الدین بغدادی آیا آچل داسب سحر گویا  
وحدت کلمہ بول سنایا نور بنایا کفر سیاہ  
کہو لا الہ الا اللہ

مذکورہ بالا شجرہ میں کبھی خامیاں ہیں۔ یعنی حضرت سید احمد گئے حضرت  
سید حیات المیر رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کر کے اپنے حلقاء یعنی اولاد  
میں اس کو جاری رکھا حتیٰ کہ حضرت علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس

کو اپنے خلیفہ حضرت سید شرف الدین بن حضرت سید محی الدین بن حضرت سید شمس الدین پسر خود کو یعنی حضرت سید شرف الدین بن اپنے پٹر پوتے کو یہ فیض دے دیا۔ حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد حضرت سید شرف الدین سے فیض حاصل کیا تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ حضرت شرف الدین نے براہ راست فیض اپنے بزرگ اور پیشوا حضرت سید حیات المیر رحمۃ اللہ علیہ سے ہی حاصل کیا تھا۔

حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہونہار فرزند دلہند کو اس طرح علوم ظاہری اور باطنی سے آراستہ فرمایا کہ حضرت حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ دیوان پیر فرزند ہوئے اور آپ نے براہ راست اپنے امجد یعنی حضرت غوث پاکؒ، حسین کریمین علیہ السلام، مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسب فیض کیا تھا۔ اور ان ہی اکابرین دین و دنیا کے حکم سے ہندوستان تشریف لائے تھے۔ صوبہ پنجاب کی ولایت آپ کو تفویض ہوئی تھی۔ آپ حسب الحکم بغداد سے ہندوستان میں ہجرت کر کے آگئے تھے۔ آپ نے پنجاب میں تشریف لا کر مٹھانیاں تشریف کو آباد کیا جو تقریباً چار صدیاں تک اسلامی تبلیغ کا مرکز بن کر خدمت اسلام سر انجام دیتا رہا۔ یہاں پر ہزاروں اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے لاکھوں بندگان خدا کو دین اسلام کا درس دیا اور بے شمار سالکین کی تربیت روحانی سر انجام دی۔ جو بعد میں اسلام کے سچے شیدائی اور مبلغ بن گئے تھے۔

## اقتباس از قلمی نسخہ مولفہ حضرت سید حسین علی بن حضرت سید امیر علی رحم

حضرت سید حسن بدرالدین المعروف والمشہور شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ  
بانی سلسلہ عالیہ قادریہ، بدریہ، قمن یدخل شیعنی و ابيہ سید شرف الدین  
رحمۃ اللہ علیہ و ایشان سید شاہ حیات المیر زندہ پیر و ایشان سید عبدالرزاق  
رحمۃ اللہ علیہ و ایشان محی المبتدئ والدین پیر سید عبدالقادر جیلانی محبوب  
سجانی قطب ربانی شہباز لامکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وضاحت۔ ہم یہ بڑی تفصیل سے سابقہ صفحات میں بیان کر آئے ہیں  
کہ حضرت سید جمال اللہ بن حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت  
غوث الثقلین نے اللہ کے حضور دعا فرما کر حیات جاوداں عطا فرمائی  
ہوئی ہے اور حضرت جمال المعروف والمشہور حضرت سید حیات المیر  
زندہ پیر اب بھی زندہ ہیں اور حسب ضرورت و ارشاد غوث پاک ساکین  
کو درس تصوف اور معرفت دینی فرماتے ہیں۔

حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حسب فرمان راحت جان  
جناب غوث پاک سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کو علوم ظاہری اور باطنی  
سے مرصع فرمایا تھا اور حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے  
صاحب شرف فرزند و لبند یعنی رئیس الساکین، امیر العارفين حضرت  
سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ علوم تفویض فرمائے تھے اور حضرت  
قدوة الواصلین، سلطان العارفين سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے  
یہی علوم اپنے خلفاء کو تفویض فرمائے تھے حضرت سید شاہ علی صابر  
رحمۃ اللہ علیہ نے جو علوم اپنے صاحب فقیرت و کرامت والد بزرگوار

سے حاصل کئے تھے وہ سب علوم اپنے خلیفہ اور مرید حضرت سید عبدالشکور  
رحمۃ اللہ علیہ کو تفویض فرما دیئے تھے۔

حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
نے بھی تربیت فرمائی تھی۔ یعنی حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے تین  
طرح سے فیض حاصل کیا۔ ایک فیض اپنے دادا جان حضرت سید حسن بدرالدین  
رحمۃ اللہ علیہ سے، دوسرا اپنے والد بزرگوار سے اور تیسرا حضرت سید  
جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اس طرح حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ  
اپنے والد کے بعد اپنے وقت کے اکابرین اولیاء اللہ میں سے تھے۔

آپ نے پنجاب میں سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ کو بہت پھیلایا ہزاروں  
لوگوں نے آپ کے دسمت حق پرست پر دین اسلام قبول کیا۔ ہزاروں  
سا لکین نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے روحانی مدارج طے کرتے ہوئے  
بارگاہ خداوندی میں رسائی حاصل کی اور اصل باللہ ہوئے۔ اس ضمن میں  
مزید بحث آئندہ کسی اور مقام پر ہوگی۔ یہاں صرف اتنا عرض کر دینا  
کافی ہے کہ سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ، سب سلاسل سے افضل اور اعلیٰ  
ہے۔ اس سے فیض یاب ہونا بہت آسان اور سہل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ وَلِیِّ الطَّیْبِیْنَ وَالطَّاهِرِیْنَ وَالصَّحَابِیِّهِ  
الْاَكْرَامِ لَا کَرَفِیْنِ ؕ وَقَالَ اللّٰهُ التَّيْمَرُكَ وَالْتَعَالٰی ؕ اِنَّ  
اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ  
اَحْسِنْ عَاقِبَاتِنَا فِیْ اَلْمَوْرِدِ نِیَّا کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ  
خَرَمِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ.

یا رب بکمالاتِ شرِ حبیلاً فی  
کائناتِ کرم و لطف نداد ثانی  
کن باطن ماصاف بیک جلوہ او  
آلودہ مکن با غرضِ نفسانی

## سید حسن بدرالدین

حضرت قدوة السالکین، زبدة العارفين سيد حسن بدرالدین المعروف  
والمشهور شاه بدر دیوان، مثنویاں شریف والی سرکار، عہدِ بابر میں ہند میں  
تشریف لائے تھے۔

حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف

میں لکھنے میں پڑھائے تھے۔ اس ذکر میں

ولادت پاک

روشن مبارک پر ایک کتبہ نصب ہے۔ جس پر فارسی کے یہ شعر لکھے ہوئے

ہیں۔

شعبانِ مکرّمہ ماہ و سال و تاریخ

ولادت آن شاہِ بدر الکمالی

ہاتھم بگفت مرست اسمی است

وزیر روشن محبت ذوالجلالی

مرست اسمی: س ر م س ت ا س م ی

$$۱۱۱ = ۱۰۰ + ۱۰ + ۱ \quad ۷۶۰ = ۳۰۰ + ۶۰ + ۴۰$$

$$۸۷۱ = ۱۱۱ + ۷۶۰$$

اس ضمن میں ایک اور بھی شعر ہمارے بزرگ پڑھا کرتے ہیں۔

زہیرت ہشت صد و ہفتاد

تولد گشت بدرالدین بہ بغداد

اس طرح دونوں روایتوں میں معمولی سا فرق ہے۔ مگر پہلی روایت چونکہ

روضہ مبارک پر کندہ تھی، اس لیے قابل قبول ہے اور درست ہے۔

## جائے پیدائش

دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ

بغداد شریف میں پیدا ہوئے تھے اور بغداد شریف کی نورانی ہواؤں اور

نورانی فضاؤں میں پرورش پا کر جوان ہوئے۔ دادا کے روضہ پاک پر

عبادت کرتے رہتے اور سلوک کی منازل اپنے والد محترم و مکرم، جو اپنے

وقت کے بہت بڑے جید عالم اور ولی اللہ تھے، ملے کرتے رہے۔

وفیات الانہار میں سید شرف الدین بن محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۸۹۲ھ

بیان ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ سال

کی عمر میں عامل اور کامل بن چکے تھے۔

## ہیت ارادت

سید حسین بن امیر علی جو اپنے وقت کے زبردست عالم اور کامل تھے۔ فارسی عربی اور دیگر مروجہ علوم میں بڑی دسترس رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک قلمی شجرہ ارادت تحریر کیا ہے۔ اس نوری سند میں جو اپنے اعتبار سے ۲۰۰ سال پرانی ہے میرے لئے اس کا ہر حرف راہنما ہے۔ سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید حسین علی بن سید امیر علی بن سید ولایت علی بن سید فاضل شاہ بن سید رشید بن سید عبد الشکور بن سید شاہ علی صابر بن سید شاہ بدر دیوان سرکار مشائخ۔ یعنی سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اور سید شاہ بدر دیوان کے درمیان صرف سات واسطے ہیں۔ سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کا تالیف شدہ جو قلمی نسخہ میرے پاس موجود ہے یہ نسخہ سید حسین علی بن سید امیر علی، اپنے وقت کا بلند پایہ عالم اور فاضل ہونے کا گواہ ہے۔ اس کا ذکر ہم اس کے مقام پر کریں گے۔ اس جگہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت حسین علی بن امیر علی رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر شدہ شجرہ نسب حضرت قدوة السالکین، زبدة العارفين سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کے بارے میں ایک مستند ماخذ ہے۔ کیونکہ یہ آج سے تقریباً دو صد سال پہلے لکھا گیا تھا۔ سید حسین علی بن سید امیر علی بن سید ولایت علی بن سید فاضل شاہ بن سید رشید بن سید عبد الشکور بن سید شاہ علی صابر بن حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ اس طرح حضرت سید حسین علی بن امیر علی رحمۃ اللہ علیہ حضور سید شاہ بدر سرکار کے درمیان صرف سات واسطے ہیں اس لئے یہ نسخہ سب سے زیادہ قدیم ہے۔ جن حضرات نے بعد میں اس میدان میں کوششیں کی ہیں ان کا ماخذ

بھی یہی اولین نسخہ ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس نسخہ پاک کا ہر لفظ اپنے اندر بے شمار اسرار اور رموز فیوض و برکات لئے ہوئے ہے۔ میں نے جب بھی اس کا مطالعہ کیا ہے۔ علم عرفان کی نئی راہوں کی نشان دہی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں یہ نسخہ مؤلف کی علمی بختگی، علوم سے دلچسپی، اعمال پر قدرت اور فن تاریخ اور علوم مروجہ میں کامل دسترس حاصل ہونے کا گواہ ہے۔ اس نسخہ کے علاوہ مؤلف نے ایک قلمی نسخہ کیمیائے سعادت از امام غزالیؒ کا بھی تیار کر کے اپنے علمی خزانہ کی زینت بنایا ہوا تھا۔ اتنی بڑی کتاب کو حرف بکرت تحریر کر لینا ہی کار بردار ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف سید حسین علی فن کتابت سے پوری طرح آگاہ تھے۔ اس رسالہ کے تحریر کرنے میں نے ان کے اصول و ضوابط کو اپنا کر کام کیا ہے اور مجھے خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

سب سے بڑی بابرکت یہ بات ہے کہ حضرت حسین علیؒ نے کس طرح اس کتاب کی نقل یعنی محب الاسرار کا قلمی نسخہ تیار کر کے اپنی لائبریری کی زینت بنایا ہوا تھا۔ اس کتاب کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ کتاب حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اجداد کے زیر مطالعہ رہی ہے۔ یہ علم تصوف پر ایک راہنما کتاب ہے۔ کتاب فارسی میں ہے۔ ہندوستان میں شاید طبع نہیں ہوئی ہے کئی دوکانوں سے معلوم کیا ہے لیکن دستیاب نہیں ہوئی ہے۔

حضرت صاحب موصوف اپنے قلمی نسخہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفين سید شاہ بدر دیوان کے پیر و مرشد حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی علوم ظاہری و علوم باطنی میں تعلیم فرمائی تھی۔ آپ اپنے والد اور پیر و مرشد کی زندگی میں زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر منازل سلوک طے کر کے مرتبہ ولایت حاصل کر چکے ہوئے تھے۔



چنانچہ آپ اپنے والد صاحب کے وصال کے بعد حسب فرمان حضور  
سید المرسلین حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام۔ جناب غوث الثقلین کے  
زیر ہدایت ہندوستان کی طرف کوچ کر کے بابر بادشاہ کے عہد میں ولایت  
ہند میں تشریف لائے۔ ہندوستان میں آنے کے بارے میں حضرت شاہ  
بدر دیوان کا سفرنامہ بڑی کاوشوں کے باوجود دستیاب نہیں ہو سکا۔ مزید  
کوششیں جاری ہیں۔

## ہند میں آمد

آپ کے ہند میں آنے کا وقت بابر بادشاہ کے زمانہ پر زیادہ اتفاق ہے  
آپ کا سفرنامہ دستیاب نہیں ہے اس لئے آپ کے حالات زندگی آپ کے لاہور  
میں آمد کے بعد سے شروع ہوتے ہیں۔ لاہور میں آپ ایک لمبا عرصہ تک قیام پذیر  
رہے اور بیگم پورہ۔ لاہور میں ایک مخصوص جگہ پر محو عبادت و ریاضت رہے۔  
آخر کئی سالوں کی ریاضت اور عبادت بار آور ہوئی۔ حضرت داتا صاحب نے  
مشرق کی طرف کوچ کا حکم فرمایا اور آپ مشرق کی طرف روانہ ہو گئے۔

## لاہور میں قیام کا سبب

بعض عارفین کا خیال ہے کہ ہند کی ولایت حضرت داتا صاحب کے نام  
ہے۔ اگر کوئی ولی ہند میں قیام کرنا چاہے تو اس کے لئے حضرت داتا صاحب  
سے فیض یا بھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور وجہ ہے کہ داتا صاحب  
حقیقی المذہب ہیں اور باہر سے آنے والے مالکی، شافعی یا حنبلی المذہب ہوتے  
ہیں۔ ولایت ہند چونکہ داتا کی جاگیر ہے۔ اس لئے ہر ایک ولی اللہ داتا صاحب

کا مذہب اختیار کر کے کار تبلیغ میں مصروف ہوتا ہے۔ داتا صاحب اپنی کتاب کشف المحجوب میں ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا داتا صاحب نے خواب میں شرف زیارت پایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چھوٹے لڑکے کو اٹھائے ہوئے تھے۔ داتا صاحب نے خیال فرمایا کہ یہ شاید اہل بیت میں سے کوئی بچہ ہے۔ تو داتا صاحب نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ ماہذا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آپ نے فرمایا اَمَامُكَ وَاَمَّتُكَ ابُو حَنِيفَةَ (رحمتہ اللہ علیہ) اس بنا پر ولایت ہند میں زیادہ حنفی الذہب آباد ہیں کیونکہ یہ سب مریدین حضرت داتا علی ہجویریؒ کے ہیں جو حنفی الذہب تھے۔ چنانچہ آپ نے لاہور میں رہ کر فقہ حنفیہ سے آگاہی حاصل کی ورنہ آپ حنبلی الذہب تھے۔ دوسرے داتا صاحب کے روضہ پر حاضر رہ کر فیوض و برکات حاصل کئے۔ لاہور میں بہت سے لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر سبوت حاصل کر کے فیض حاصل کیا تھا۔

### چلہ شاہ بدر دیوان لاہور

محلہ بیگم پورہ کے نزدیک جہاں پر آپ مصروف عبادت رہتے تھے شاہان مغلیہ نے ایک چلہ گاہ یعنی عبادت خانہ تعمیر کروا کر اس کے انتظام اور مصارف کو پورا کرنے کے لئے ۶۰ بیگہ اراضی وقف کی ہوئی تھی۔ یہ اراضی کسی زمانہ میں چاہی زمین تھی۔ اسی جگہ شاہ بدر کے نام کا کنواں اب بھی موجود ہے۔ اس میں ایک اینٹ پر شاہ بدر کا نام کندہ ہے۔

## امر تسر میں آمد

حضرت شاہ بدر دیوان لاہور سے سفر کر کے امر تسر شہر میں تشریف لائے۔ یہاں پر حضرت ظاہرہ ولی کے مزار کے قریب جگہ کا تعین کر کے بہت عرصہ تک مصروف عبادت رہے۔ لاہور کی طرح یہاں پر بھی بہت سے لوگ حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ بہت سے علماء اور سالکین نے فیض حاصل کیا۔ آخر آپ پھر اشارہ باطنی پا کر مشرق کی طرف روانہ ہوئے۔

## چلہ امر تسر

شاہان مغلہ جو حضرت شاہ بدر کے بڑے عقیدت مند تھے۔ انہوں نے لاہور کی طرح حضرت شاہ بدر کی جائے عبادت کو اہم اور مبارک تصور کر کے اس جگہ کے مصارف پورے کرنے کے لئے ایک قطعہ اراضی وقف کی ہوئی تھی۔ جو تقسیم ہند تک بالکل محفوظ تھی۔ اب کچھ معلوم نہیں ہے کہ کس حالت میں ہے۔ اس جگہ بھی پختہ عمارت قائم تھی۔

## بٹالہ میں آمد

امر تسر سے روانہ ہونے کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ قبضہ بٹالہ میں میاں محلہ کے نزدیک عبادت میں مشغول ہو گئے۔ میاں محلہ میں شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا قیام لاہور سے دہلی کو جانے والی شاہراہ پر واقع تھا۔ آپ اس جگہ پر مصروف عبادت اور تبلیغ تھے کہ بیرم خاں شہزادہ اکبر کو لے کر دہلی کو جا رہا تھا۔ اس نے آپ کی کرامات اور شہرت اور عبادت و ریاضت کا لوگوں

سے حال سنا تو شہزادہ اکبر کو ساتھ لے کر حضرت شاہ بدر کے در دولت پر حاضر ہوا اور سلام و دعا کے بعد عرض گزار ہوا کہ حضرت مسلمانوں سے بادشاہی چھین گئی ہے۔ دعا فرمائیں کہ بادشاہت دوبارہ مسلمانوں میں آجائے۔

حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیرم خاں ولایت ہند اللہ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو دوبارہ مل جائے گی مگر اس شہزادہ سے تردد ہے کہ کوئی نیا فتنہ نہ ایجاد کرے۔

بیرم خاں پکا مسلمان تھا اور جذبہ جہاد کے علاوہ اسلامی محبت اور حمیت کا حامل تھا۔ حضرت جی سے شہزادہ کے بارے میں یہ بات سن کر نہایت غصہ کے عالم میں عرض گزار ہوا کہ یا حضرت آپ دعا کریں اس کی کیا مجال ہے کہ یہ میرے ہوتے ہوئے دین اسلام سے روگردانی کرے۔ یہ میرا شاگرد بھی ہے میں اس کو سیدھا رکھوں گا۔

حضرت بابا جی نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی جو مستجاب ہوئی۔ حضرت بابا جی نے اشارہ باطنی پا کر بیرم خاں کو فتح کی خوشخبری دی اور فرمایا جاؤ بیرم خاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ولایت ہند دوبارہ عنایت فرمادی۔ الحمد للہ آپ لوگوں کو مبارک ہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ ہیروں بے حال ایک بہت بڑی فوج سامان عرب اور اعلیٰ توپ خانہ کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں کی بے سرو سامان اور قلیل فوج سے شکست فاش کھا گیا اور ایسا تباہ حال ہوا کہ آئندہ کسی قسم کی بغاوت یا سرکشی کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔

نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ اشارہ باطنی پا کر دوبارہ مشرق کی

طرف کوچ کر گئے اور بٹالہ میں بھی حضرت جی کے ہاتھ پر بیعت سے لوگوں نے بیعت کی اور بیعت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

## بٹالہ میں چلہ

لاہور، امرتسر کی طرز پر بٹالہ میں بھی شاہان مغلیہ نے ایک اعلیٰ قسم کا عبادت خانہ بنایا ہوا تھا۔ ہر اس جگہ پر جہاں پر حضرت شاہ بدر نے بیٹھ کر عبادت کی، وہاں پر حکومت وقت نے عبادت خانہ کی یاد قائم کروا دینا آپ کے روحانی کمال کی دلیل ہے۔ اس چلہ مبارک کے مصارف پورے کرنے کے لئے بھی شاہان مغلیہ نے ایک قطعہ اراضی وقف کیا ہوا تھا۔ یہ قطعہ اراضی عبادت خانہ اور کنواں تقسیم ہند تک بڑی اچھی حالت میں تھے۔ اب خدا معلوم ان کا کیا حال ہوا ہے۔

## سرسزمین مثنائیاں تشریف میں آمد

بٹالہ سے کوچ فرمانے کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سرزمین مثنائیاں تشریف لائے۔ یہاں پر آپ نے ایسی جگہ قیام فرمایا۔ جہاں سے کئی اطراف کو راستے جاتے تھے۔ آپ اس جگہ پر محو عبادت رہتے اور رہی مسافر اور علاقہ کے عوام کو دین اسلام کی تبلیغ فرماتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے زبان میں اثر اور فیض دیا ہوا تھا۔ علاقہ کے لوگ بہت بڑی تعداد میں حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ جو پہلے سے مسلمان اس علاقہ میں آباد تھے وہ سلسلہ پیری مریدی میں بیعت ہو گئے۔ شاہان مغلیہ فیض یافتہ تھے وہ دہلی کو جاتے ہوئے یاد دہلی سے آتے ہوئے آپ کے مزار پر بفرض سلام حاضر ہوتے تھے۔

## قصبہ مٹانیاں

قصبہ ٹٹالہ میں بہت دیر تک مصروف عبادت رہنے کے بعد آپ مٹانیاں شریف والی جگہ پر تشریف لے آئے۔ یہ جگہ اُس وقت بالکل بے آباد تھی۔ جس جگہ قصبہ آباد ہے اس جگہ سے دریا گزرتا تھا اور گرد و نواح کے لوگ اس جگہ سے ہو کر اپنی منزل کو جاتے کھتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں پیر پل ہو یا بیڑی ڈالی جاتی ہو۔ مجھے یاد ہے۔ کنواں جو کہ اندرون محلہ تھا کی صفائی کے لئے ۱۹۲۱ء میں ایک بہت بڑا گڑھا کھودا گیا تھا تاکہ کنوئیں کا پانی موٹر کے ذریعہ سے کھینچا جائے۔ اس گڑھا میں سے پرانے وقتوں کی ایک بیڑی نکلی تھی جو کسی وجہ سے دریا میں غرق ہو گئی ہوگی یا بے کار سمجھ کر دریا میں پھینک دی ہوگی۔ اس پر مٹی کی تہ جم گئی اور نیچے آگئی۔ بہر حال قصبہ مٹانیاں شریف حضرت باباجی کا اپنا آباد کردہ ہے اس جگہ پر پہلے کوئی مستقل آبادی کا ہونا یقینی امر نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس قصبہ میں کسی سابقہ آبادی کے آثار نہیں تھے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس قصبہ کے گرد و نواح میں جتنے بھی دیہات تھے وہ قصبہ مٹانیاں سے بہت غرصہ بعد میں معرض وجود میں آئے تھے۔ یعنی موضع ریاط گڑھا، منوہ پور، پنڈ پرا، وڈالہ، پنڈ سیٹریاں، بیچ گرائیں وغیرہ یہ سب سکھوں کی حکومت کے وقت آباد ہوئے تھے جو خالی زمین پر بسائے گئے تھے۔ مزید برآں قصبہ مٹانیاں کی کل اراضی سوائے ملکیت حضرت شاہ عبدالعزیز کے جو کہ وراثت نامہ میں مذکور ہوئی ہے جو غالباً ۸۰ بیگم کے لک بھگ سے اس کے علاوہ تمام رقبہ مزار کے نام وقف تھا جو انگریزی عہد میں سید احمد علی

بن سید نور شاہ صاحب کے مقدمہ کے فیصلہ کے ذریعہ ساداتِ مثنائیاں کے نام منتقل ہوا تھا۔ ہم اُس مردِ قلندر کے بڑے مشکور ہیں کہ ان کے بروقت اقدام کے نتیجہ میں ساداتِ وقف شدہ اراضی کی مالک بن گئی تھی ورنہ ساری زمین جو ہزاروں ایکڑوں پر مشتمل تھی، محکمہ اوقاف کے پاس رہتی۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ حضرت بابا شاہ بدر دیوان ایک غیر آباد جگہ پر ڈیرہ لگا کر بیٹھ گئے جہاں سے کئی اطراف کو راستے جاتے تھے اور لوگ اس جگہ سے ہو کر اپنی منزل تک پہنچتے تھے۔ اس لحاظ سے یہ جگہ تبلیغِ دین کے لئے بڑی موزوں تھی۔ حضرت بابا شاہ بدر اپنی مخصوص جگہ پر جہاں پر بعد میں حجرہ شریف بنایا گیا تھا، بیٹھ کر مخلوقِ خدا کو دینِ اسلام کی تبلیغ دین فرمایا کرتے تھے۔ شرعی زبان اور وہ بھی تاثیر میں ڈوبی ہوتی تھی۔ آہستہ آہستہ لوگ دین میں داخل ہو کر فلاح دارین حاصل کرنے لگے۔ چند سالوں میں طالبینِ حق اور دیگر مہمانوں کے لئے چند مکانات تعمیر ہو گئے اور پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا یا سلسلہ قادریہ بدریہ میں شامل ہو کر علم و عرفان کی برکات سے محظوظ ہونے شروع ہوئے۔ دینِ اسلام میں لوگوں کو اس طرح داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر اس علاقہ کے پرہیزگار اور پنڈت، مہاشے برداشت نہ کر سکے اور آپ کو اس جگہ سے چلے جانے کے بارے میں پیغامات بھیجنے لگے۔ آپ نے واپسی جواب دیا کہ میں تو ایک فقیر ہوں۔ یادِ الہی کے لئے یہ جگہ موزوں سمجھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ اب میرا دل کسی اور جگہ جانے کو ہرگز نہیں چاہتا۔ میں تو بس اس کو ہی اپنا وطن بنا چکا ہوں۔ جب اس طرح کام نہ چلا تو لوگوں کو آپ سے دور دور رہنے کے لئے جگہ جگہ پر اپدیش اور سندیے دیئے گئے مگر مخلوق کے دل باجی کی سمٹی میں تھے۔ وہ پہلے سے زیادہ تعداد میں آنے

لگے۔ آخر تنگ آکر اس وقت کے سادھو یا پنڈت، اچل اور نیچل حضرت بابا جی کے ڈیرے پر آگئے اور مقابلہ میں آنے کے لئے دعوت دی حضرت بابا جی بو خلیق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ اور تصویر تھے۔ ان کو اپنے ڈیرے میں بڑی عزت و تکریم سے بٹھایا۔ روٹی پانی کی صلح کی مگر وہ تو غصہ میں آگ بھگولا تھے۔ بس ایک طرح سے مقابلہ پر ہی اترے ہوئے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ یا آپ اس جگہ رہیں گے یا ہم رہیں گے۔ حضرت بابا جی نے بڑی نرمی اور حلیمی سے وجہ دریافت کی کہ معاملہ کیا ہے۔ میں تو ایک عاجز فقیر ہوں، کسی سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں۔ اس پر اچل نے بتایا کہ آج صبح ہماری ایک بچارن یہاں سے کھیر لے کر گزری تھی۔ آپ نے اس سے کھیر مانگی۔ اس نے نہ دسی۔ آپ نے بذریعہ جادو اس کو برشت کر دیا۔ وہ لہو اور کیرڑوں میں تبدیل ہو گئی۔ اس کی تصدیق اس میرے چیلے نیچل سے کر لیں۔ نیچل جواب تک خاموش تھا اور طبعاً شریف تھا، بڑے بادب طریقہ سے گویا ہوا اور اپنے گرو کے بیان کی تصدیق کر دسی۔

اس کے بعد اچل پھر گویا ہوا کہ آپ نے ہمارے کھانے کو بارو کے ذرا بھرشٹ کر دیا ہے۔ بارو ہم بھی جانتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ ہم سے مقابلہ کر لیں تاکہ روز بروز کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اچل تم ہی کچھ دکھاؤ، ہم تو عاجز ہیں۔ ہمارا آرا تو تو ذات خداوندی کی نصرت و مدد پر ہے یا میرے اجداد اللہ کی اجازت سے ہی میری مدد و دستگیری فرمائیں گے۔

اچل شکوہ بابا جی کا اذن پا کر اپنے جادو کے زور سے اپنے چیلے نیچل کو ساتھ لے کر آسمان کی وسعتوں میں گم ہو گیا۔ حضرت بابا جی نے اپنی کھٹاؤں



(جو تیوں) کو حکم دیا کہ جاؤ اس شریک کو اتار کر واپس لاؤ۔ ہمارے صبر اور خلق کو یہ موزی غلط سمجھا ہے۔ چنانچہ دونوں کھڑاؤں بھی آسمان کی طرف پرواز کر گئیں اور دونوں کے سروں پر پڑنے لگیں۔ ستنی کہ دونوں ہی باباجی کے قدموں میں بیٹھ کر ان کھڑاؤں سے خلاصی دلوانے کے لئے منت سماحت کرنے لگے۔ آخر کار حضرت باباجی نے دونوں کو اشارہ کر کے ان کو اپنی جگہ پر بلایا۔ اب دونوں نے معافی مانگی اور فیض دنیاوی کے طالب ہوئے۔ حضرت نے فرمایا کہ دوستو، دنیا کو چھوڑو۔ آخرت میں حصہ لے اور مسلمان ہو جاؤ۔ مگر انہوں نے مسلمان ہونے سے اپنی معذوری ظاہر کی اور دنیاوی شہرت اور عزت کو ہی عطا کرنے کے لئے استدعا کی۔

حضرت نے فرمایا۔ اچھل ڈھائی دن دنیا والے تیرے ڈیرہ پر حاضر ہوں اور دنیاوی کھیل اور تماشہ میں مصروف رہ کر واپس چلے جائیں گے اور اے نہیل تیرے ڈیرے پر مخلوق خدا ڈھائی پہر جمع ہو کر اپنی دنیاوی کھیل کو دیکھ کر مصروف رہ کر واپس چلی جائیں گی۔ خبردار آئندہ تم یا تمہارا کوئی پیلا میری اس نگری کا رخ نہ کرے۔ دونوں نے آپ یا آپ کی اولاد سے امن اور دوستی کا وعدہ کیا اور چلے گئے۔ آپ کا قول درست ثابت ہوا۔ اچھل سنگھ کے ڈیرہ پر ڈھائی دن تک مخلوق خدا، مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی سب جمع ہوتے اور کھیل اور تماشہ دیکھتے۔ اس طرح نہیل سنگھ کا ڈیرہ جو دور پہاڑوں پر ہے، وہاں ہر سال لوگوں کا بڑی تعداد میں اجتماع ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں مذہب و ملت کی تمیز نہیں ہوتی تھی۔ بس مخلوق کے قلوب اس طرف خود بخود مائل ہو جاتے تھے۔ اچھل سنگھ کے میدان میں شامل ہو کر غیر مسلم افراد ان کی بدحرکات سے نفرت کرنے لگے۔ اور دائرہ اسلام میں شامل ہونے لگے۔ یہ میلے اس طرح دین

روز افزوں ترقی کا موجب بن گئے۔ یعنی جو چیز انہوں نے طلب کی وہی ان کے لئے مفید اور مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔

## کفر و باطل کی پہلی شکست

اچل اور نہیل کا مقابلہ خالص مذہبی تھا، سیاسی نہ تھا۔ یہاں پر تیر و تلوار کو بالکل دخل نہ تھا۔ یہ مقابلہ دو شخصیتوں کے درمیان تھا۔ ایک روحانی دنیا کا مالک تھا اور دوسرا شیطانی دسوا اس اور سحر کا بہت بڑا عامل تھا۔ برصغیر ہند میں ہنود نے اس طرح کسی بھی ولی اللہ کو برائے مقابلہ نہیں پکارا تھا جس طرح اچل نے حضرت شاہ بدر کو مقابلہ کی دعوت دی تھی اور اس طرح پہلے کسی کی پٹائی بھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ افواج اسلام کفار پر ہر میدان میں غالب آتی رہیں جو ہاری ہوئی قوم اعلیٰ حربی اسلحہ کی نایابی کا بہانہ بنا کر ولی تسکین حاصل کرتی رہتی مگر اپنے دینی راہنماؤں کی چھوٹی اور غلط تسلیوں پر بھروسہ کر کے دین سے وابستہ رہتی مگر یہاں تو ہندو دھرم کے پروردگار ذات خود پرست گئے اور معافی مانگ کر اپنی جان بچائی ورنہ کھڑائیں تو ان کے جنازہ پر بھی برستی رہتیں۔ اچل کی شکست اور شاہ بدر کی فتح کا اثر علاقہ میں دور دور تک ہوا۔ بے شمار لوگ اسلام میں شامل ہو گئے اور جو نہ ہوئے انہوں نے ذاتی طور پر اسلام کی سپائی کا اقرار کر لیا اور آئندہ کسی فقیر یا ولی اللہ سے چھینٹنوائی کرنے سے توجہ کر لی۔ یہ دراصل اسلامی مبلغین کے لئے بڑی خوش آئندہ بات تھی جس کے مستقبل میں بڑے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ اولاد شاہ بدر خلفا ریابیر بڑے دور دراز علاقوں میں پیدل یا سوار سفر کرتے رہتے۔ کسی مسلم یا غیر مسلم کو جو آتے اور جاتے کسی قسم کی زیادتی یا مزاحمت کرے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ رات غیہ سلسوں کے

گزارنی پڑتی۔ وہ پوری طرح عزت و توقیر سے پیش آتے اور شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی نسبت اور محبت کا اظہار کرتے تھے۔

## حضرت شاہ بدر کا روحانی مقام

ہم یہ پہلے بیان کر آئے ہیں کہ حضرت شاہ بدرؒ نے اپنے والد ماجد سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہری اور علوم باطنی کی تکمیل کی تھی اور ان سے فرقہ خاندان بھی حاصل کیا تھا۔ لیکن حضرت شاہ بدرؒ میں اللہ نے کچھ ایسے جوہر اور اسرار رکھے تھے کہ آپ نے اپنی محنت اور اپنے اجداد کی شفقت سے بڑی بڑی سلوک کی منازل طے فرمائیں۔ اور آخر کار دیوان کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوئے۔ آپ کی روحانی اعلیٰ اور ارفع شان کی وضاحت کے لئے بہت ضروری ہے کہ کچھ سلوک اور ولایت کے بارے میں اجمالاً ذکر کر دیا جائے تاکہ پڑھنے والے حضرات اور دیگر حضرات کے لئے راہنمائی اور علمی وسعت کے اسباب پیدا ہوں۔

## ولایت

اللہ تعالیٰ نے جسد انسانی میں بہت سے اسرار، انوار اور کلیات رکھے ہوئے ہوئے ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان انوار اور اسرار پر حجابات کے پردے پڑھ جاتے ہیں۔ جن کے سبب سے یہ انوار اور اسرار اپنی روشنی کھو بیٹھتے ہیں۔ ان حجابات کا زیادہ تر اثر اولاد پر ان کے والدین کی معاش و کردار کا ہوتا ہے۔ بظاہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے لیکن اس کے خون میں، گوشت میں، روح میں ایسی زہر ہوتی ہے جو اس کے انوار اور اسرار پر اثر انداز ہو کر اُسے زائل کر دیتی ہے وہ جب بالغ ہوتا ہے شیطان عادات اور وسوس اس پر

پوری طرح مسلط ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نیک کی اولاد بد اور بروں کی اولاد نیک بن جاتی ہے۔ یہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ یعنی نیک لوگوں کی صحبت بروں کو نیک کر دیتی ہے اور نیک لوگ بروں کی صحبت میں برے افعال کے حامل ہو جاتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ نیک والدین کی اولاد بھی نیک پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان پر سے حجابات کے پردے اٹھا لیتا ہے۔ یعنی ان کے انسانی انوار و اسرار پوری طرح کام کرنے لگتے ہیں اور یہ عمل ان میں پیدا ہونے لگتا ہے۔ اس بات کو ہم آئندہ اوراق میں بڑی وضاحت سے بیان کریں گے۔

سلوک میں اس قدر ترقی عمل کو وہی کہتے ہیں۔ یعنی من جانب اللہ تعالیٰ کئی انسانوں میں اس پر حجابات کے پردے نہیں پڑے ہوتے اور وہ اپنے انوار اور اسرار کو پوری طرح کام میں لانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ ایسے برگزیدہ انسانوں کو وہی ولی کہتے ہیں۔

اور جو اللہ کے بندے اپنے کسب و افعال سے ولایت کے درجہ میں داخل ہو جاتے ہیں وہ ولایت کسی کے مالک ہوتے ہیں۔

## ولایت کسی اور ولایت وہی میں فرق

اصلی ولایت تو ولایت وہی ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی اپنے برگزیدہ بندے میں ودیعت فرمایا ہوا ہوتا ہے۔ وہی اس کا نگہبان بھی ہوتا ہے۔ یعنی ولایت وہی کا مالک ولی کسی غلطی کا ارتکاب نہیں کرتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور ولایت کسی کا حامل ولی جس نے اپنی محنت اور عبادت سے اپنے اندر ولایت جیسے جوہر پیدا کر لئے ہیں وہ لغزش کر سکتا ہے اور اپنا

مقام بھی کھوسکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو لغزش سے روکنے والے اسباب تفویض نہیں فرمائے۔

## کسب فیض

کسب فیض سے دونوں ہی طرح کے انسان فائدہ اٹھاتے ہیں جو ولایت وہی کے حامل ہیں وہ اپنے درجات میں ترقی پا جاتے ہیں اور جو عام سالک ہوتے ہیں وہ ولایت کے درجہ میں ترقی پا جاتے ہیں۔ اس مضمون کو خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خوبصورتی سے ادا فرمایا ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر اور خدا ناقصاں را پیر کامل کمالاں را رہنما  
مطلب یہ ہے کہ کسب فیض سے ناقص کاملوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور  
کامل مزید مدارج ولایت میں ترقی کر کے دیوان، قطب، غوث بن جاتے ہیں۔

## مدارج ولایت

ہم یہ بات بھی واضح کر آئے ہیں کہ ولایت کے دو مدارج ہیں یعنی جو ولی لطیف نفس نفس انسانی کے افعال اور انوار معلوم کر کے لطیفہ قلب انسانی پر فتح حاصل کر لیتا ہے وہ ولایت صغریٰ میں داخل ہو جاتا ہے اور جو کامل انسان نفس، قلب، روح، سر، مخفی، افضلی کے لطائف انسانی کے انوار اور اسرار پر مطلع ہو جاتا ہے وہ ولایت کبریٰ میں داخل ہو جاتا ہے۔

## ولایت کبریٰ

ولایت کبریٰ میں انبیاء اور رسول کے درجات ہیں۔

## ولایت صفری

ولایت صفری میں اولیائے امت محمدیہ کے انوار اور اسرار ہیں۔ ولایت صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص اور منسوب ہے۔ پہلی امتوں کے وقت باب نبوت کھلا تھا اور ان کی ہدایت بذریعہ نبوت اور رسالت فرمائی جاتی رہی ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے بعد باب نبوت اور رسالت بند ہے اور باب ولایت کھلا ہے اور اولیائے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دونوں اقسام یعنی وہبی ولی اور کسی ولی برائے تبلیغ اسلام اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے۔ وہبی ولی کو اگر کتاب علم اور عمل کے مواقع حاصل ہو جائیں تو وہ غوث، اقطاب اور دیوان کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو جاتے ہیں۔ کسی ولی سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد مقام ولایت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں ولایت کے خواص اور اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنا کسب جاری رکھے تو اس عہدہ پر قائم رہتا ہے ورنہ اس میں زوال آ جاتا ہے۔

## علم طریقت یا طریقہ ہائے اکتساب علم معرفت

علم طریقت یعنی علم باطن، علم شریعت یعنی علم ظاہری پر عمل پیرا ہونے کا ہی نام ہے۔ علم ظاہری یعنی عبادات، علم معاشرت، علم اعتقادات اور کائنات کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یعنی جو علوم حاصل ہوئے ہیں ان میں جو کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں ان پر تحقیق اور تسمیہ کر کے علم اور ایمان میں مضبوطی پیدا کی جائے۔ اس طریقت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرمانِ حرزِ جاں "الطریقۃ اعمالی" جاری بنمانی کے لئے کافی ہے۔

## علم طریقت کے اقسام

۱۔ علم کشف۔ (۲) علم الہام (۳) علم عشق۔ ان تینوں اقسام کی تشریح علمائے ربانی اس طرح کرتے ہیں۔ یعنی حضرت عبدالعزیز دباغ قدس سرہ اپنی بلند پایہ کتاب "تبریز ترجمہ التبریز" میں اس طرح فرماتے ہیں کہ:-

**علم کشف** | ایسی باتوں کا علم جو غیب میں ظہور ہوں۔ علم کشف کی تین اقسام ہیں۔ ان اقسام کے ذریعہ اولیاء اللہ غیبات کا علم حاصل کر کے مخلوق خدا کو خبر کر دیتے ہیں۔

**وحی** | یہ صرف انبیاء اور رسول کے لئے مخصوص ہے، جو احکام بشارت یا رہنمائی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذریعہ جبریل علیہ السلام اللہ کا پیغام نبی کو دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ختم ہو گیا ہے۔

**الہام** | اولیاء اللہ کو جو مختلف اوقات میں روحانی طور پر القاء ہوتا ہے وہ الہام ہے۔ واردات قلب جو نیک لوگوں کے دلوں میں قدرتی طور پر اشارے ہوتے ہیں۔ صالح اور نیک لوگ ان اشارات سے مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ ان کا اخذ شدہ القاء یا مطلب عموماً سچ اور درست ہوتا ہے۔ حکماء اس کو عرف عام میں چھٹی حس کا نام دیتے ہیں۔ یہ چھٹی حس جتنا کوئی انسان نیک اور یقین کامل کا حامل ہوگا، اتنی ہی اس کی چھٹی حس زیادہ کام کرتی ہے۔

**اعمال سحر** | کچھ لوگ اعمال سحر کے ذریعہ سے غائبات کے احوال معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ اکثر غلط بھی ہوتے ہیں ان کا انحصار بھی عامل کی عقل اور علم پر ہوتا ہے۔ اعمال سحر سے حالات مکانی تو معلوم ہو سکتے

ہیں مگر حالات امکانی ممکن علم نہیں ہیں۔

نیک اور صالح لوگ خواب میں  
بعض دفعہ سچے اور قبل از وقت

نیک اور صالح لوگوں کے خواب

ہونے والے واقعات سے باخبر ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں روحانیت کے ارتقاع کو بڑا دخل ہے۔ جتنا کہ انسان نیک، اہل اللہ اور روحانی طور پر برگزیدہ ہوگا، اتنا ہی اس کا خواب سچا اور درست ہوگا۔

بعض اولیائے اللہ اپنی روحانی طاقت سے کارخانہ قدرت

کو دیکھ لیتے ہیں اور بنی نوع انسان کو اس سے باخبر کر دیتے

مشاہدہ

ہیں۔

بعض اولیاء اللہ اپنے روحانی علم و ادراک سے حالات سے آگاہی

عاصل کر لیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن اللہ والوں کو اس سلسلہ

قیافہ

میں ادراک دے رکھا ہوتا ہے۔ وہ اس علم کی بدولت ہر مکانی اور امکانی واقعات سے باخبر ہو جاتے ہیں۔

بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو کئی واقعات

کا علم بذریعہ رجال الغیب دے دیتا ہے اور اس

رجال الغیب

بنا پر اولیائے کرام حالات و واقعات سے مخلوق خدا کو باخبر کر دیتے ہیں۔

بعض دفعہ اولیاء اللہ جو بہت ہی مقربین درگاہ الہی ہوتے ہیں۔

اُن کو اللہ تعالیٰ بغیر کسی ذریعہ کے بعض حالات اور واقعات کا

عشق

علم عنایت کر دیتا ہے جو صرف ان کی ذات تک ہی محدود ہوتا ہے۔

علم توحید ہے۔

علم طریقت و معرفت کا اکتساب کرنے کے لئے عاقل اور بالغ فرد



یا عورت ضروری ہے۔ عورت چونکہ ناقص العقل اور ضعیف البدن ہوتی ہے اس لئے عورتیں اس طرف بہت ہی کم توجہ دیتی ہیں۔ نیز عورت کی عبادت، پردہ، حیا، بچوں کی پرورش، خدمت اقرار اور خاوند ہے۔ اس میں اس کا مجاہدہ کافی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عورت کو ان ہی امور کی بجائے اور سی پر مرفراز فرمادیتا ہے۔ مرد البتہ اس بحرناکنار میں اترتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عاقل ہوں۔ دیوانے یا منبوط الحواس پر شرعی امور کی بجائے اور سی معطل ہو جاتی ہے اس لئے طریقت میں آکر کسب فیض حاصل کرنا ان کے لئے بہت مشکل امر ہے۔

**مجبذوب** | مجذب اپنے برعقابل پر اپنی روحانیت کا سارا وزن فی الفور ڈال دیتا ہے اور سالک میں اتنی روحانیت کے برداشت کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا سالک اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی مجذب ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجذب ولی کا مرید بھی مجذب ہی ہوتا ہے۔ علم شریعت اور طریقت کے مسائل حلال و حرام کے سمجھانے کے لئے باشعور اور عاقل اولیاء ضروری ہیں۔ اس لئے مسلمان کسی ولی کامل کی بیعت کر کے کسب فیض کے ذریعہ درجہ ولایت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ طالب حق کا عاقل ہونا ضروری ہے اس لئے علمائے طریقت نے مسلمانوں کی بیجاظ عقل درج ذیل اقسام بنائی ہیں۔ یعنی عام مسلمان سلوک میں داخل ہونے سے پہلے ان دو اقسام میں ہوتا ہے۔

## عقل اور اس کی اقسام

برائی اور نیکی کا علم رکھنے والی جبلت جو بنی نوع انسان میں اللہ تعالیٰ

نے اس کے بند میں دو لیت لڑائی ہوئی ہے۔ اُسے لغت میں عقل کہتے ہیں۔  
عقل کی دو قسمیں ہیں۔

## اقسام عقل

(۱) عقل تام (۲) عقل ناقص

عقل تام | جو عالم دنیا اور جہاں کو عدم اور ذات حق کو وجود مطلق  
خیال کرے۔

عقل ناقص | جو عوالم ظاہر کو دیکھ کر اس کے غیر حقیقی کو جانے اور ان  
کی حقیقت کو وحدت نہ جانے۔

دنیا | دنیا سے مراد اللہ تعالیٰ سے غفلت سے کارہائے دنیا از قسم  
روزی کانا، شادی، پرورش اولاد، لوگوں سے ربط و ضبط،  
دنیا نہیں ہے۔ بلکہ اگر اللہ کے قوانین کے تحت کارہائے دنیا سرانجام  
دیئے جائیں تو یہ بھی عبادت ہیں اور ان کا اللہ کے نزدیک بہت بڑا  
اجر اور ثواب ہے۔

چھت دنیا از خدا غافل بودن

نے قماش نقرہ و فرزند و زن (رومی)

دنیا اصل میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے حقوق سے غافل ہو جانے  
کا نام ہے۔ معاش، روپیہ پیسہ یا اولاد یا بیوی دنیا برگز نہیں ہے۔

## آگاہی

حقوق العباد اور حقوق اللہ کی بجا آوری ہے۔ اس سے تقرب باری تعالیٰ  
کے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو عقیقی اور آخرت میں کام آنے والے ہیں۔

**غفلت** | حقوق العباد اور حقوق اللہ کی بجا آوری میں سستی اور جوہس اور طمع میں آکر قانون شریعت سے انحراف جو دین اور دنیا میں باعث

عذاب ووزخ اور رسوائی کا موجب بن جاتی ہے۔

**غفلت کے اقسام** | غفلت دو قسم کی ہے۔ ایک غفلت ذاتی ہوتی ہے جو ناقابل اصلاح ہے۔ یعنی ایسی شخصیت

جن کے لئے تبلیغ دین یا اصلاح کی کارروائیاں بے فائدہ ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اجساد میں اصلاح پا جانے والے عنصر ہی نہیں ودیعت کئے ہوئے۔  
عَمَّ بَاكِرٌ مِّمِّيٌّ فَهُوَ لَا يُبْصِرُونَ ایسے لوگوں کے حق میں فرمانِ خداوندی ہے۔

**غفلت صفاتی** | یہ غفلت انسانی قابل اصلاح ہے۔ اس زمرہ میں آنے والے انسان، تبلیغ اور ہدایت سے مقربین

درگاہ بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے سلسلہ ہائے تصوف بنائے گئے ہیں تاکہ طالبین حق اپنے شوق، ولولہ، عشق اور مجاہدہ سے کرب فیض حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ بندوں میں شامل ہو جائیں۔

## طالبین حق کی اقسام

طالبین حق کو اہل تصوف نے چار اقسام میں تقسیم کر دیا ہے جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

**افساق** | وہ انسان جو دنیا کی بے ثباتی کو اپنے کانوں سے سنے اور اپنی آنکھوں سے دیکھے مگر عبرت حاصل نہ کرے، توبہ نہ کرے

اور دنیا کی حرص نہ چھوڑے۔

**عاصی** جو گناہوں سے نفرت تو کرے مگر ان کو ترک نہ کر سکے مگر تو یہ بھی کرتا رہے اور عبادت بھی کرے۔

**زہاد** ایسے اللہ والے جو جنت کے انعامات کے لالچ اور دوزخ کے عذاب سے ڈر کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ زہاد ہوتے ہیں۔

**عشاق** جو ذات باری تعالیٰ کو اپنا خالق اور معبود جان کر اور اس کا حق جان کر اس کی عبادت کرے وہ عاشق خدا ہے۔ کیونکہ اس کی عبادت شکرِ خداوندی کے طور پر ہے۔

## منازل سلوک

اگر کوئی عام مسلمان شریعتِ محمدیہ کا عالم اور عامل سلوک کی منزلیں کامیابی سے طے کرے تو دلالتِ صغریٰ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ان منازل سلوک کا طے کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔

**توبہ** طالبِ حق اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اعمالِ بد سے یہاں تک پرہیز کرے کہ اپنی ہستی کو معدوم کر دے اور صرف ذات اللہ کو باقی رہنے دے۔ تصوف میں اس کو فنا اور بقاء کہتے ہیں۔

**زہد** طالب اللہ بن کر اللہ کی عبادت اس شوق اور دلولہ سے کرے کہ سالک کے دل میں سے دنیا کی رغبت تباہی رہے۔

پر یقین کرے کہ آخرت دنیا والوں کو، دنیا آخرت والوں کو، مال اللہ والوں کو حرام ہے۔ عبادت اللہ کا حق سمجھ کر کرتا رہے۔ اس کا بعض کچھ

طلب کرے۔

طالب حق تعالیٰ اپنے تمام امور اللہ کی رضا پر چھوڑ کر اللہ پر بھروسہ رکھے اور اس کو ہی اپنا بہترین کارساز سمجھے۔ یہی توکل ہے۔

توکل

طالب حق دنیا میں اپنے لئے صرف اتنا کچھ حاصل کرے کہ جس سے ضروریات زندگی پوری ہو جائیں۔ اس سے زیادہ طلب نہ کرے۔

قناعت

طالب حق دنیا سے منہ موڑ لے۔ اپنا فارغ وقت اپنے آپ یعنی اپنے اعمال و افعال میں خامیاں معلوم کر کے ان کو رفع

عزالت

کرنے کی تدبیریں سوچے اور اللہ کی یاد میں محور ہے۔ سوائے نماز باجماعت میں شمولیت کے گھر سے باہر نہ جائے۔ اس طرح اپنے آپ نفی اور اثبات کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔

طالب صادق اللہ تعالیٰ کو اپنا حاجت روا تصور کرے۔ صرف

ملازمت

اسی سے ہی سوال کرے۔ ماسوائے اللہ سب کو بھول جائے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عاقبت کی فکر میں مشغول رہے۔

ساک ایسے تمام ذرائع سے منہ موڑ کر صرف اللہ سے

توجہ الی اللہ

اپنے خالق اور مخلوق کا رشتہ استوار کرے اور اپنی ضرورت کا سوال اس سے ہی کرے۔ جو کبھی مانگے صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے۔

ساک اپنے نفس کو قابو کرے اور مجاہدات کے لئے اس کو اپنے

صبر

قابو میں کرے۔ اس کی تمام کدورتوں، سرکشیوں، مستیوں کو دور کرے۔ لکھنے اور مشکلات پر صبر کرے اور ان کو باعث ترقی درجات خیال کرے۔

ساک اپنے نفس کی خواہشات کو چھوڑ دے اور صرف رضا

رضا

الہیہ کو تسلیم کرے اور اپنے تمام امور انوار الہی کی روشنی میں سرانجام دے۔

دے۔ احکام خداوندی انوار الہیہ میں۔

**شکر** اللہ تعالیٰ کی ہر رضا پر شکر ادا کرنا۔ دنیاوی تکالیف اور راحت من جوایب اللہ خیال کر کے ان پر صبر اور شکر ادا کرتے رہنا اور یہ تصور کرنا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بہتری رکھی ہوئی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ میری بخشش اور ترقی درجات فرمائے گا، شکر ادا کرنا، راضی برضا رہنا بھی ایک منزل سلوک ہے۔

اگر کوئی اللہ والا ان منازل کو کامیابی سے طے کر کے نفس اور قلب کی وارداتوں پر قابو پالے تو ولایت صغریٰ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ورنہ محال ہے۔ ان منازل سلوک کو طے کر دانے اور سالک کی ہر قدم پر راہنمائی فرمانے کے لئے ایک ہادی، ایک راہنما، ایک مرشد یا رہبر کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس راہبر کی زیر نگرانی سالک اپنی منزل کو جلد حاصل کر لیتا ہے۔

## مرشد یا راہنما

سالک کو ذات باری تعالیٰ سے لاحق کرنے والا مرشد کامل ہوتا ہے۔ جس کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر طالب حق سلوک کی منزل میں جلد از جلد طے کرے، ہوا منزل مقصود پر جا پہنچتا ہے۔ اس طرح مرشد کی بھی دو اقسام ہیں۔

**مرشد کامل** | مرشد کامل وہ ہوتا ہے کہ جس کی صحبت میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد آئے۔ اور ماسواہ اللہ کا خیال دل سے نکلتا ہے۔

جب سالک اس کی مجلس میں جائے اللہ کی صفات اور توحید باری کا کلام سنے۔

## مرشد ناقص

جس کی صحبت میں بیٹھ کر سالک دنیا اور اہل دنیا کا ذکر شروع کرے۔ اللہ اور اس کے اولیاء سے محفل خالی ہو۔ اس کی محفل میں قصہ ہائے دنیا، دولت، خیرات کا ذکر ہوتا رہے۔ اس سے سالک کا مقصد حاصل کر لینا دشوار اور بہت ہی مشکل امر ہے۔ اس سے پرہیز لازمی ہے۔

ایسے اولیاء اللہ جن کو اللہ تعالیٰ وہی طور پر ولی پیدا فرماتا ہے وہ اپنے علم، زہد، مجاہدات، مکاشفات کے ذریعے ترقی کی منازل طے کرتا ہوا غوث، قطب اور دیوان کے عہدوں تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بزرگ و برتر ہستیاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کارہائے دنیا کا انتظام چلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں مومنین اور سالکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان کو تصوف میں مفہمین کے لفظ سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت عبدالعزیز دباغ قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب "البریز" میں ان مفہمین کے بارے میں مفصل ذکر فرمایا ہے جس کو ہم اپنے قارئین کے لئے اس رسالہ میں برائے استفادہ تحریر کر رہے ہیں۔

حضرت قدس سرہ موصوف فرماتے ہیں کہ مفہمین یعنی غوث، قطب دیوان اللہ تعالیٰ کے منتخب اولیائے کبار ہوتے ہیں جو خلق خدا کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت امر و نہی میں مصروف رہ کر کارہائے دنیا اور دین میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ باطنی طور پر انتظام دنیا چلاتا ہے۔ یعنی ظاہری انتظام جو بادشاہ یا خلیفہ کے ذریعہ سرانجام پاتا ہے اس کے اوپر ایک باطنی نظام ہے جو غوث وقت اپنے اقطاب اور دیوان کے ذریعہ چلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں ہم ان اولیائے کبار

کے انتظام باطنی کے بارے میں ذکر کریں گے۔

## غوث

سب اولیاء اللہ کا سرخیل ہوتا ہے اور حضور محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرلیضیٰ سے براہ راست احکام وصول کر کے انتظام باطنی میں مشغول رہتا ہے۔ اس کی روحانی قدر و منزلت لامحدود ہوتی ہے اس سے بے شمار کرامات اور جرق عادات واقعات معرض وجود میں آتے ہیں۔ سرور کائنات کی بادشاہت شریعت ابدی ہے۔ اس لئے غوث وقت ہر زمانہ میں ان سے کسب فیض اور احکام برائے امور دین و دنیا حاصل کرتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امور اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے رہتے ہیں اور اپنی شان قاسمیت کی رو سے تمام فیوض برکات غوث کے ذریعے مخلوق خدا کو تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

## قطب

اللہ کا وہ برگزیدہ ولی جو غوث وقت کے ذریعے سے فیوض و برکات حاصل کرتا ہے اور یہ برگزیدہ ولی تمام امور کے بارے میں چاہے وہ دینی ہو یا دنیاوی غوث وقت سے ہدایات حاصل کرتا ہے اور اس کے لئے بموجب عمل کر کے کامیاب ہے دین و دنیا میں ہر وقت کامیاب رہتا ہے۔ شاہ ولی اللہ اپنی کتاب الوار الخ میں ہیں شاہ ۵۴ میں فرماتے ہیں کہ میں



نے خود اپنا نور دیکھا جو بڑا عظیم الشان تھا۔ جس نے کائنات کی تمام اقلیتوں کو ڈھانپ لیا تھا۔ اس کی روشنی ان اقلیتوں میں رہنے والوں پر غالب آگئی۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ادراک نے مجھے یہ بتایا کہ یہ اُز کا قطبیت کا نور تھا جس نے تمام انوار کو ڈھانپ لیا اور خود کسی سے نہ ڈھانپا گیا۔ یہ نور ایسا زبردست تھا کہ سب انوار کو زیر کر گیا مگر خود کسی کا زیر نہ ہوا۔ کوئی دوسرا نور اس کو اپنے اثر میں نہ لاسکا اور اس پر کسی کا اثر نہیں ہوا۔ نہ تابع ہوا۔ مگر یہ ہر ایک پر اثر انداز ہو گیا۔ سبحان اللہ یہی غیر مقلدی کی ابتدا ہے۔ قطب وقت کا نور کائنات کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے۔ اس کے نزدیک و بعد کا سلسلہ اکٹھا جاتا ہے۔ وہ ہر چیز کو اپنے منہ میں دیکھتا ہے۔

## دیوان

اللہ تعالیٰ کا وہ برگزیدہ ولی جو قطب وقت کی زیر ہدایت کام کرتا ہے اور دین و دنیا کے معاملات اپنے زیر تصرف علاقوں میں قطب وقت کا ہدایت کے تحت سرانجام دیتا ہے۔ اس کے لئے بھی نزدیک یا بعد۔ فاصلے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک قدم میں زمین و آسماں کے فاصلے طے کرتا ہے اس کے لئے بھوک، پیاس یا دیگر ضروریات محسوس ہوتی ہیں۔

## اولیاء اللہ

اولیاء اللہ دیوان وقت کے ارشاد کے مطابق کارہائے دین و دنیا

دیتے ہیں۔ تمام امور حسب ہدایت دیوان وقت کے طے پاتے ہیں اور مخلوق خدا کو دین اور ایمان کے فیض و برکات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہی انتظام باطنی کی ترکیب ہے۔

## مجلس دیوان

مجلس دیوان ہر سال شعبان کی ہم تاریخ کو غار حرا میں منعقد ہوتی ہے۔ اس مجلس پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، اصحاب کرام، اہل بیت اطہار، ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء و رسول، ملائکہ، ارواح، اولیاء اللہ شامل ہوتے ہیں۔ اس مجلس پاک میں جو اولیاء اللہ ابھی پیدا نہیں ہوئے، ان کی جگہ پر اس سے متعلقہ ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ اس مجلس پاک میں کچھ ایسے اولیائے کرام بھی ہوتے ہیں جو وصال کر چکے ہیں۔ ان کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ ہمیشہ ایک لباس اور ایک ہی وضع میں رہتے ہیں اور جو زندہ ہوتے ہیں ان کا لباس اور وضع تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس مجلس پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرمی صدارت پر رونق افروز ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے ازواج اور بنات رسول اللہ کی جگہ ہے۔ آپ کے دائیں طرف حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر اصحاب کبار اور بائیں طرف حضرت حمزہ اور دیگر شہدائے عظام تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے بالمقابل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے غوث پاک اور ان کے دائیں طرف چار اقطاب اور بائیں طرف تین اقطاب بیٹھتے ہیں۔ ان کے پیچھے اولیائے

عظام یعنی دیوان اپنے مقام پر بیٹھتے ہیں۔ ان کے چاروں طرف ملائکہ اور جنات صفت بستہ کھڑے ہونے ہوتے ہیں۔

غوث پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ حضورؐ بمشورۃ علی المرتضیٰ اس کو جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ اقطاب اپنے غوث سے ہم کلام ہوتے ہیں اور دیوان اپنے اپنے اقطاب سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ غوث کے سوا کوئی دیگر ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم کلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں انوار پر ضبط کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ اور غوث سے بھی صرف اقطاب ہم کلام ہوتے ہیں۔ کسی دیگر ولی کو ان سے ہم کلام ہونے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ عام ولی مجلس دیوان میں حاضر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں غارِ حرا کے انوار ضبط کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی صرف اعلیٰ پائے کے اولیاء اللہ مجلس دیوان میں شامل ہوتے ہیں۔ ان ہی باند مرتبہ اولیاء اللہ کو دیوان کہتے ہیں جو فرمان رسول اللہؐ، غوث پاک، علی المرتضیٰ کے منظور شدہ فیصلوں کے بارے میں اپنے اپنے علاقوں میں تصرف کرتے ہیں اور مخلوق خدا کو دین حقہ پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت فرماتے ہیں۔

## غارِ حرا کے علاوہ مجلس دیوان کا انتقاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں بھی تشریف لے جاتے ہیں اُس علاقہ کے دیوان، اقطاب، غوث، اولیاء، مجلس حضورؐ کی کچھری مبارک میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضورؐ کے ہمراہ حضرت علی المرتضیٰ، غوث پاک، اصحاب کرام، ملائکہ، جنات، ارواح آتے ہیں مگر غارِ حرا جتنا بڑا اجتماع نہیں

ہوتا ہے۔ کیونکہ غار حرا میں جتنی انوار کو خدیبہ کو لے کر گیا تھا اس وقت ہے کسی دوسری  
 جگہ میں ایسی خاصیت نہیں ہے۔ اس لیے غار حرا کے علاوہ جہاں پر مجلس  
 دیوانہ ہوتی ہے اس کی مدت اور تعداد کم ہوتی ہے۔ عموماً عام طور پر  
 اولیاء اللہ کی محفلوں، مجلسوں، عرسوں، عرسوں پر کئی لاکھ لاکھ رہتے  
 ہیں اور ان کے ساتھ دو سو سے نفوس خدیبہ آگے جگہ پر حاضر ہی دیتے ہیں۔  
 اس وجہ سے وہ جگہ حضور کی آمد کے طفیل بابرکت ہو جاتی ہے۔ اس طرح  
 اس جگہ سے فیض و برکات عوام الناس کو پھیلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

**دیگر برکات** | علمائے طریقت اور عارفانہ باللہ حضرات کا خزانہ ہے کہ  
 جگہ ایک بار ملائکہ اور ارواحِ مقدسہ ان کے ذریعے پھرتی ہیں۔  
 اللہ کے فیض اور برکات کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ رحمت و عالم کا کسوٹی  
 پر آ کر لیتے آتا ہے اس جگہ کے شرکاء ہر جگہ سے منعم ہوا ہوتا ہے۔  
 کوئی طرح ان کے بارے میں پتہ چل گیا تھا۔ اور اللہ کے مزارات  
 اور پارکوں کی نقابوں میں برائے رعب اور برکات عام ہوتے جاتے ہیں۔  
 اور مائت پشنت تک ہر صغیر بڑھکتا کرتا ہے۔ جب انہوں نے  
 ان کے ساتھ چلنا اور حکمت بھی ہے۔

## شاہانِ شیعہ فیضِ برکات

شاہانِ شیعہ فیضِ برکات کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف  
 دور و نزدیک کے لوگ ہی جانتے ہیں۔ ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف  
 بہرہ ور ہوتے اور واپس جاتے ہیں اور دور سے لوگ آ کر حلقہ ہوتے

میں شامل ہوتے یا اسلام کا دین قبول کر کے مسلمان ہوتے گئے اور حضرت شاہ بدر دیوان کا بول بالا ہونے لگا۔ سا لکین اپنی جسمانی، روحانی بیماریوں کا علاج شفاغاً مشائیاں شریف سے کروانے لگے۔ یہاں پر مانگی ہوئی دعائیں اللہ کے دربار میں منظور کی کا شرف پا کر دکھی انسان کو ان کی ہر قسم کی حاجات پوری کرنے لگیں۔ سا لکین اپنے مرشد درائنا حضرت شاہ بدر کی تعلیمات، دعاؤں اور تبلیغ سے فیض و برکات کے خزانے لٹنے لگے۔ رات ہو یا دن، امیر ہو یا غریب حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ کے ہاتھ برائے دعا اللہ کی درگاہ میں بندھتے تھے۔ آپ کسی بھی سالک یا نو مسلم کو تشریح روئی سے جواب نہ دیتے تھے۔ ہر کسی کے دکھ اور تکلیف پر بے چین ہو جاتے اور تسلیاں دیتے۔ اللہ کی جانب سے رحمت کی امید دلاتے۔ خود دعائیں مانگتے۔ اس سے بے شمار لوگوں کی کار سازی ہو جاتی اور وہ اپنے مطلب کی تکمیل پا کر حضرت جی کے جان نثار بن جاتے اور دین و دنیا میں اپنا مقام پیدا کر لیتے۔ اس طرح آہستہ آہستہ لوگ مسلمان ہوتے گئے اور حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت دور دور تک جا پہنچی۔

حالات بڑے سازگار تھے۔ بادشاہ وقت عقیدت مندوں میں شامل تھا اور غیر مسلم اچل سنگھ کا حشر دیکھ چکے تھے۔ اب کوئی آدمی آپ کے کام میں مزاحمت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا اور غیر مسلم مبلغ تو خود اسلام کے لئے حاضر ہوتے اور اپنی اطاعت اور فرما برداری کا یقین دلاتے رہتے تھے۔ حضرت شاہ بدر دیوان بھی ان سے بڑی مروت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور ان پر اپنے اخلاق و عادات کا اچھا اثر ڈالتے تھے۔ ان کے اسی خلق اور سادگی، خندہ روئی کے نتیجہ میں بہت سے غیر مسلم حلقہ اسلام

میں داخل ہو گئے۔ آپ دیگر مسلمانوں کی طرح ان کے لئے بھی اللہ کے دربار میں  
 اور فرماتے اور اللہ ان کے بھی کام کر دیتا تھا۔ اس طرح یہ لوگ حضرت جی  
 کے اور قریب آجاتے تھے اور پھر اپنے جو گیوں اور اس ولی اللہ کی ظاہری  
 زندگی پر تجسس کر کے دین اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جاتے تھے اور بے شمار  
 دوسرے لوگ اس طرح اسلام کے قریب آ گئے تھے اور اس وقت کے بڑے  
 پروہت اچھ سنگھ کے طے شدہ وعدہ پر قائم تھے۔ حسب وعدہ ہمارے گاؤں میں  
 ہندو یا سکھ کبھی کسی بُری نیت سے داخل نہیں ہوئے، نہ ان کے پیلے آتے  
 تھے اور نہ چور یا ڈاکو آتے تھے۔ ہمارا ہمیشہ سکھ بڑا احترام کرتے تھے۔ تقسیم  
 ہند کے وقت اگرچہ گردنواح میں سکھ آبادی کھٹی مگر سکھوں نے ہمارے احترام  
 میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔ بلکہ ہم جب بھی دربار حضرت شاہ بدر پر جاتے ہیں  
 دور دور سے سکھ ہمارے سلام کو آتے ہیں۔

## شادی مبارک

جب حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ تعالیٰ نے بول بالا فرمایا  
 اور ہر خطہ اور ہر قریہ میں لوگ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کی صفت و ثنا کرنے  
 لگے تو حضرت داؤد بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اوج شریف والوں کے بخاری  
 خاندان سے تعلق رکھتے تھے، کو بھی آپ کی کرامات ظاہرہ اور خلقِ عظیم کی خبر  
 ہوئی تو آپ کو اپنی اکلوتی لڑکی کا پیغام دیا۔  
 حضرت داؤد بخاری رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت موضع سوبل شریف رہتے  
 تھے جو موضع مٹانیاں شریف سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر تھا۔ آپ

تھے پیغام بالکل اسی نوعیت کا ارسال فرمایا تھا جو حضرت صومعیؓ نے حضرت ابوالہولؓ کو اپنی عصمت آب لڑکی کے بارے میں دیا تھا۔ یعنی لڑکی جو آنکھوں کانوں اور ہاتھ پاؤں سے معذور ہے، اُس کو قبول فرمائیں۔ حضرت بابا جی نے غیبی اشارہ سے اسی کو قبول فرمایا اور حسب رواج دن مقررہ کر لئے گئے۔ مقررہ دن کو حضرت داؤد بموجب رواج ایک اعلیٰ اور رفیع شان والے دولہا کی برات کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ کو دور سے آتے ہوئے دیکھا کہ حضرت شاہ بدر دیوان اکیلے ہی اپنے خادم علی درویش کے ساتھ پیدل آ رہے ہیں۔ حضرت شہاب الدین نے برات کے لئے کچھ کھانے اور آرام کرنے کا انتظام کر رکھا تھا۔ برات کے گھوڑوں کے لئے چارہ اور دوسرے لوازمات بھی تیار تھے مگر حضرت بابا جی صرف ایک نوکر کو ساتھ لے کر موضع سوبل شریف تشریف لے گئے۔ اس پر حضرت شہاب الدین داؤد بخاری برہم ہوئے کہ لوگوں میں میری بیٹی ہوئی ہے آپ کو برات لے کر آنا چاہیے تھا۔ پھر آپ پیدل ہی تشریف لے آئے کوئی سواری کا انتظام کر لیا ہوتا۔ میری برادری اور دوسرے لوگ کیا کہیں گے۔

## جلال قادری

حضرت شہاب الدین داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ باتیں سن کر حضرت شاہ بدر دیوان کو جلال آگیا۔ فرمایا حضرت برات میں ہمیشہ اقربا شریک ہوا کرتے ہیں اور میں ان کو ساتھ لے کر آیا ہوں۔ ذرا ظاہری آنکھیں بند کر کے ان کی زیارت فرمائیں۔ حضرت داؤد نے جب اپنی ظاہری آنکھوں کو بند کر کے باطنی آنکھوں

سے ملاحظہ فرمایا تو اس میں انبیاء و رسل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین  
 کریمین، شہدائے کربلا، اصحاب کبار، حضرت میراں غوث اعظم و دیگر اولیاء اللہ  
 و اکابرین ملت کو برات میں حاضر دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ جب  
 ہوش میں آئے تو آپ چھلانگ لگا کر ایک دیوار پر چڑھ گئے۔ وہ دیوار آپ  
 کے زیر تصرف ایک تیز و طرار گھوڑے کی طرح حرکت کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر  
 حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی لجاجت اور پیار سے فرمایا کہ نقیروں کو  
 اس قدر غصہ میں نہیں آنا چاہیے۔ دیوار سے نیچے تشریف لے آئیں۔ بس اتنا  
 ہی کافی ہے۔ حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے ان کلمات کا اثر حضرت شاہ بدر  
 دیوان رحمۃ اللہ علیہ پر بڑا ہوا اور آپ مسکراتے ہوئے ہوئے دیوار سے نیچے  
 اتر آئے اور حضرت داؤد کو بڑے ادب سے فرمایا کہ حضرت میں برات تو  
 ساتھ لایا تھا اور سواری کی مجھے حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ کی رحمت سے  
 ہر چیز میرے تصرف میں ہے۔

حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا زیارت رسول پاک ﷺ لپھو اور ہی سماں  
 تھا۔ آپ نے یہ شعر پڑھا۔

برات آمد چوں لیلة القدر

منور شد دلچوں لیلة البدر

ترجمہ: اسے شاہ بدر تیری برات، سبحان اللہ جس طرح لیلة القدر کی ہے۔

جیسے لیلة القدر کی رات، یعنی جس طرح لیلة القدر کی رات ہے۔

ملائکہ زمین پر اترتے ہیں اس طرح تیری برات کے ساتھ اللہ تعالیٰ

فقیہ جن کو دیکھ کر ہمارے دل اس طرح نور سے بھونکے ہیں۔

کے چاند کی روشنی اور نور سے ہر چیز نور سے بدستور روشن ہو جائے۔



کشمکش : لیلة القدر ایک اندھیری رات ہے۔ جب دنیا اندھیرے میں ہوتی ہے تو ملائکہ اور ارواح مبارکہ جو اندھیرے کو بہت پسند کرتے ہیں، زمین پر اتر آتے ہیں۔ روایت ہے کہ جب سورج سطح زمین پر روشن ہوا تو ملائکہ اور ارواح اس وقت زمین پر آباد تھے۔ سورج کی روشنی سے ڈر کر اس کے آگے آگے بھاگتے گئے۔ جب ساری زمین منور ہو گئی تو آسمان پر چڑھ گئے۔ اب ہر سال ستائیس رمضان کو زمین پر دوبارہ آکر اپنی حمد و ثنا میں صبح تک مصروف رہتے ہیں اور پھر آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔ اس طرح ساری رات عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ سورج سطح زمین پر ۲۸ رمضان کو چمکا کھا اور قرآن عظیم کا نور ستائیس کی شب کو نازل ہوا۔ اس طرح یہ نور ظاہری اور باطنی لگا تا رہا اس مبارک ساعتوں میں نازل ہوئے ہیں اور ملائکہ اور ارواح اپنی عادت کے بموجب ہر سال اس مبارک ساعت میں حمد پاک باری تعالیٰ ارض زمین پر اتر کر دیگر کائنات کے ساتھ مل کر سزا انجام دیتے ہیں کیونکہ اللہ کو اجتماعیت بڑی پسند ہے۔

لیلة البدر چودھوی رات کو کہتے ہیں۔ اس دن چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ زمین کو ساری رات منور رکھتا ہے۔ عابد اور دیگر کائنات عالم چاند کی روشنی کی سحر کاری میں ڈوب کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اپنے دل روشن کر لیتی ہے اور اس طرح انسان نیک اطوار، خوش خصال بن جاتا ہے۔ کیونکہ دل کی روشنی اس کو تازگی اور فرحت بخشتی ہے۔

ما باہم مبعو حیاں تسبیح گو یاں  
سلاماً صیحا حتی مطلع الفجر

توجیہ: ہم نے اُن تیسع اور ذات باری تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والوں کے ساتھ مل کر ذات باری تعالیٰ کی حمد اس طرح بیان کی کہ صبح نمودار ہو گئی۔ یعنی ذات میں سے تاریکی اور ضلالت ختم ہو گئی اور صبح اپنی پوری نورانیت کے ساتھ نمودار ہو گئی ہے۔

تشریح: جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان کرتا ہے تو ارواح اور ملائکہ کے تقرب کی وجہ سے اس کی حمد اور ثنا رعبہ دربار خداوندی میں حاضری کی راہ پاتی ہے۔ اس وجہ سے اس کی بندگی منظور ہو جاتی ہے اور ذات میں کفر و شرک کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور ایمان و اسلام کا نور پھیل جاتا ہے۔

حضرت داؤد بخاری اپنے صاحبِ فضیلت و امامت سے بہت خوش ہوئے اور ضروری رسومات نکاح ادا کر دی گئیں۔ جب حضرت شاد بدہ اپنی بیوی سے ملاقات کو گئے تو واپس آگئے کہ شاید یہ کوئی اور عورت ہے۔ حضرت شہاب الدین داؤد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میاں وہ لہا کیا بات ہے اپنی دلہن کو ملتے نہیں آپ نے کہا کہ حضرت آپ نے پیغام جس عورت کا دیا تھا یہ وہ نہیں ہے اس پر حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور بتایا کہ برہنہ دار یہ رہتی ہے اس میں جو لقا کھسکتے وہ بھی درست ہیں۔ وہ اس طرح کہ یہ تین بیٹی ہیں سب سے پیدا ہوئی ہے اس نے کسی آدمی کی شکل تک نہیں دیکھی ہے اس وجہ سے میں نے اس کو اندھی کہا تھا۔ باہر چل کر نہیں گئی، اس کو پہلے یہ معاف کرنا شریعت کے سوا کوئی دیکر بات نہیں تھی اس وجہ سے یہ عورت کھسکتی ہے۔ نہ کسی غیر مرد و عورت سے بات لی ہے اس لئے یہ زبان سے نہ

ہے حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ ان کی ان صفات کا سن کر بہت خوش ہوئے حضرت مائی صاحبہ کو بیاہ کر کے بیان کر لیتے آئے۔ آپ کے اس عارفہ کاملہ مائی صاحبہ سے چار فرزند پیدا ہوئے اور ایک بی بی جو خود بھی صاحبِ فضیلت تھی، پیدا ہوئے۔ ان اولاد والوں کا ذکر ان کے اپنے مقام پر آئے گا۔

## شاہ بدر دیوان کے ہند میں آنے کی چھوٹی

اگر ہم حضرت شاہ بدر دیوان کی سوانح حیات اور ان کے صاحبِ ہمدرد بیٹوں، پوتوں اور ان کی اولاد کے کارنامے نمایاں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو چند اہم امور کو سراہنا ہم دینے کے لئے خاص طور پر ہندوستان میں روانہ کیا گیا تھا اور جیسا کہ ہم سابقہ اوراق میں بیان کر چکے ہیں کہ آپ نے لاہور، امرتسر، بنالہ میں سرِ عالم دار تبلیغ دین کے ذریعہ بیچ بھار لوگوں کو حلقہٴ اسلام میں داخل فرمایا تھا اور متعدد مسلمانوں کو اسلام کے روح پرور امرا اور رکنوں سے مطلع فرمایا۔ جن لوگوں نے حضرت شاہ بدر دیوان سے ان کے صاحبِ بصیرت فرزند ان اور ان کی اولاد اظہار کے ہاتھوں اسلام کا کلمہ تحریر فرمایا، ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ ان کی اولاد آج تک ساداتِ شاہانیاں شریف کی مریدی میں داخل ہے۔ اس طرح حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے وارد ہندوستان سے بے شمار لوگوں کو کلمہ تحریر یا معرفتِ اسلام حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ اور بہت سے امور میں ہی نواحِ اسیان کو فیض و برکات حاصل ہوئیں۔

**پہلی دلیل** حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ولایت ہند دوبارہ غنایت فرمادی اور کفار کو

ایسی ذلت آمیز شکست ہوئی کہ وہ تین صدیاں کسی میدان میں نکلنے کی جرأت نہ کر سکا۔ یہ سب کچھ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ کی دعا کا نتیجہ تھا۔

**دوسری وجہ** آپ کے ہند پر تشریف لانے کی دوسری وجہ آپ کو حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری مجاہد اعظم تحریک ختم نبوت اور بانی تحریک احرار اسلام

بارٹی، کی زبانی سنواتے ہیں۔ ۱۹۰۰ء میں حضرت شاہ صاحب قبلہ اپنے تحریک کے سلسلہ میں مثنائیاں شریف تشریف لائے تھے۔ قصیدہ مثنائیاں کو

یہ شرف ہے کہ شاہ صاحب کی تحریک ختم نبوت کا ہدف یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے آباؤ اجداد مثنائیاں شریف کے اولیاء اللہ کے ارادت مندوں میں

سے کھے۔ شاید ایک دو مرزا صاحب کی اہل خاندان بیبیاں بھی سادات مثنائیاں کے گھر میں تھیں اور وہ صاحب اولاد ہوئی ہیں۔ نیز قادیان ایک سٹیٹ کی

شکل محض مثنائیاں شریف کی مخالفت اور محاصرہ کی وجہ سے نہ بن سکی۔ کیونکہ مثنائیاں شریف کے مریدین ان مواضع میں آباد تھے جو قادیانی سٹیٹ

میں لٹے جانے والے تھے۔ مثنائیاں شریف کے دولوعزم مبلغ دین، پیر طریقت، شارح حقیقت رات دن اپنے مریدین کو مرزا قادیانی کے

کذب اور افتراء کے بارے میں وعظ اور تلقین فرماتے تھے۔ اس کی وجہ قبلہ شاہ صاحب کو معلوم تھی۔ چنانچہ عطاء اللہ شاہ بخاری جب اپنے

مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں لاہور آئے تو وہاں سے مثنائیاں شریف تشریف لائے۔ غالباً بارہ ربیع الاول کا دن تھا۔ اس دن عرس میاں کبیر شاہ

بدر دیوان کا ہوا ہے۔ عرس میں تمام ہندوستان کے لوگ آکر شرکت کرتے

تھے۔ چنانچہ شاہ صاحب کے لئے بھی اپنا پیغام پہنچانے کا یہ اچھا موقعہ تھا۔ آپ جب تشریف لائے تو آپ نے اولین کام دربار شاہ بدر دیوان پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ اور جب حسبِ پروگرام نماز عشاء کے بعد اپنی تقریر کا آغاز کیا تو جو کلمات انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں ادا فرمائے وہ ان کے علم معرفت اور عرفان کے بارے میں روشن دلیل ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز آیات قرآن حکیم اور احادیث پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اور آپ نے فرمایا: "بھائیو! میں عقیدہ غیر مقلد ہوں۔ میرے عقیدہ میں اولیاء اللہ کی بعد از وصال کسی قسم کی دستگیری یا رہنمائی ممکن نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی آدمی کے علم غیب یا پیش گوئی کا قائل ہوں۔ مگر اس خراب والے اولیاء اللہ پر جب سے حاضر ہوا ہوں میرے دل میں کچھ عجیب قسم کا اضطراب اور سہجان ہے۔ میں نے ہندوستان اور دیگر ممالک میں بے شمار اولیاء اللہ کے درباروں پر حاضری دی ہے۔ مگر جو بات مجھے یہاں عجیب نظر آئی ہے وہ ایسی ہے کہ جو دیگر مزارات پر نہیں ہے۔ وہ یہ کہ خاتم النبیین والی قرآنی آیات اور سلسلہ نبوت کی قاطع احادیث مزار شریف کی دیوڑی کی دہلیز والی دیوار پر لکھی ہوئی ہیں۔ مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْكُمْ - پوری آیت کریمہ دائیں طرف لکھی ہوئی تھی اور لائیبی بَدَدِي بَائِسْ طرف لکھی ہوئی تھی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس مزار والے ولی اللہ کو آج سے ۵۰۰ سال پہلے علم تھا کہ اس خطہ میں ایک جھوٹا مدعی نبوت اور رسالت پیدا ہوگا۔ اس کا ازالہ از قرآن اور حدیث ضروری خیال کرتے ہوئے مزار کی عمارت گزرگاہ پر لکھ دیا گیا تاکہ لوگ اس ہدایت سے مستفید ہوں۔ اس سے اوپر زیادہ کرامت کیا ہو سکتی ہے۔

شاہ صاحب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ ایسا انتظام کریں کہ ایک آدمی صرف یہاں کھڑا کریں جو ہرگز ان کو ایک چھڑی کے اشارہ سے ان احکام کی طرف رجوع کر دائے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت شاہ بردیوان مثنائیاں شریف والی سرکار نے بغداد سے آکر قصبہ مثنائیاں شریف میں ڈیرہ کسی حکم اور اجازت سے لگایا تھا۔ اور بغداد سے کسی مشن پر ہندوستان میں تشریف لائے تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورے ہوئے۔

**تیسری دلیل** یہ ہے کہ جب شہنشاہ اکبر اور اس کے وزیروں نے گمراہ ہو کر لوگوں کو صراط مستقیم سے دور لے جانے کے لئے اپنا خود ساختہ دین الہی جاری کیا۔ پھر اس کا پرچار شروع کیا تو اس وقت حضرت بابا شاہ بردیوان، اس کے اہل بصیرت بیٹوں، مریدین نے گلی گلی، کوچہ کوچہ میں جا کر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہونے والے دین اسلام کی تبلیغ کر کے عوام الناس کو اس فتنہ سے آگاہ فرمایا تھا اور لوگ اس تبلیغ کے طفیل اپنے دین و ایمان کو سلامت رکھ سکے۔ بلکہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدافعت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

پنجاب اور دیگر علاقوں میں ازلاہ حضرت شاہ بردیوان رحمۃ اللہ علیہ پانچ صدیوں سے تبلیغ دین میں مصروف ہے۔ پشت در پشت اس تبلیغ دین کو اپنا شمارہ قرار دے کر ملک کے کونہ کونہ میں جا کر عوام الناس کو دین توحید اور دیگر ارکان دین سے بہرہ ور کر رہے ہیں۔ اَلْفَقَّاهُ فَخْرِي کے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا فرض جان تصور کر کے دنیا لوہیوں کو توحید کے لئے مصروف کار ہیں۔ چنانچہ پانچ صدیاں گزر جانے پر بھی ان کے حالِ قنال میں فرق نہیں آیا۔ کوئی دنیاوی مال اور زینت انہیں نہیں لی ہے فقہی

اور تنگدستی میں صبر اور شکر کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے خون اور لہیہ سے پیدا شدہ فضل، جھوٹے نبی اور ولی اور مبلغ دین، بڑے بڑے القابات اور اشتہاروں سے دنیا اکٹھی کر رہے ہیں۔ ایک تقریر کا ہزاروں روپیہ وصول کرتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں چاروں طرف سے دنیا سمیٹتے ہیں۔ بہت سے معنک سبز پیرا سن پہنا کر چھوڑ دیتے ہیں جو سادہ لوح دیہاتیوں کو پیر صاحب کے خود ساختہ قصے اور کہانیاں سنا کر مرعوب کر لیتے ہیں۔ پیر صاحب خود لوگوں کو آوازیں دے کر اپنا مرید اور بالک بنا تے ہیں۔ پھر اُس کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ مگر یہ بات اولاد شاہ بدر میں ہرگز نہیں ہے۔ اس وجہ سے پنجاب میں خصوصاً اور دیگر علاقوں کے عوام عموماً دینی اور رفاہی کاموں میں بڑے صدقہ یقیں سے حصہ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اولاد شاہ بدر دیوان کا کارنامہ ہے کہ انہوں نے تبلیغ دین کے ذریعہ سے اہل اسلام کو اپنے دین پر قائم رکھا ہے۔

## وصال

حضرت شاہ بدر دیوانؒ نے بڑی لمبی عمر پائی، مشہور ہے کہ آپ نے سات بادشاہوں کا عہد دیکھا تھا۔ اس حساب سے آپ عہد اکبری یا جہانگیری میں وصال کر گئے۔ آپ کے سن وصال میں کئی روایات ہیں۔ خزینۃ الاولیاء کا مؤلف مفتی غلام سرور لاہوری آپ کا سن وصال ۱۰۱۸ھ بیان کرتا ہے اس نے ایک شعر اپنی تالیف خزینۃ الاولیاء میں بطور سند پیش کیا ہے۔ مثلاً

بچوں بدر الدین از دنیا ئے فانی

سفر در زیدہ و شد روشن بجنبت

۱۰۱۸ھ

رسالہ حقیقات الاخیار از مولانا محمد احسن چشتی نے بھی اپنی تالیف میں  
۱۲ ربیع الاول ۱۰۱۸ھ لکھی ہے۔ اور یہی درست ہے۔ دیگر

رقم کن فضل حق یا شیخ حق  
۱۰۱۸ھ ۱۰۱۸ھ  
دگر سید ولی یا بدر الکرامت  
۱۰۱۸ھ

مگر حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ کا شجرہ نسب سید احمد حسین بن  
سید علی حسن شاہ صاحب گیلانی نے بھی تالیف کر کے چھپوایا ہے۔ شاہ  
صاحب موصوف نے اپنی تالیف باغ بدر میں حضرت شاہ بدر کا وصال  
۱۲ ربیع الاول ۹۶۱ھ فرمایا ہے جو دیگر ریکارڈ سے مختلف ہے۔  
حضرت سید فیض محمد بن حافظ سید محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اولاد  
سید شاہ بدر دیوان کا شجرہ بنام ”گلستان بدر“ تالیف فرمایا تھا۔ سید فیض  
محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تالیف شدہ شجرہ ایک شاہکار تالیف ہے۔  
در اصل آپ نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کوائف جمع کر کے چھپوانے  
کھے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔ حضرت شاہ صاحب نے سید  
شاہ بدر دیوان کا سن وصال تحریر نہیں فرمایا۔

دیگر حضرت مولانا محمد احسن چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی  
کتاب ”وقیات الاخیار“ میں بھی حضرت غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا  
ہی بیان شدہ سن وصال بتایا ہے۔ بلکہ مفتی صاحب نے صرف سال کا  
ذکر کرنے پر اکتفا کیا تھا۔ مگر مولانا محمد احسن چشتی صاحب نے ۱۲ ربیع الاول  
۱۰۱۸ھ تحریر کیا ہے جو قرین قیاس ہے اور درست ہے۔ اس طرح  
حضرت شاہ بدر اپنے آخری ایام میں بابا شاہ بدر مشہور اور معروف تھے۔



اس حساب سے یعنی تاریخ ولادت پاک سے لے کر یعنی ۱۸۶۰ء سے  
 ۱۸۸۰ء تک تقریباً ۲۰ سال عمر بنتی ہے۔ اس طرح اندازاً آپ نے  
 ۱۰۰ سال تک ہندوستان کے لوگوں کو رشد و ہدایت کرنے ہوئے گزار  
 دیئے تھے۔

**اولاد امجاد** | حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے  
 بی بی مرصہ رحمۃ اللہ علیہ کے بطن پاک سے چار لڑکے  
 حضرت سید شاہ علی صابر، حضرت سید محمد لطیف، حضرت سید محمد صادق  
 حضرت سید حبیب اللہ اور ایک لڑکی حضرت سیدہ فاطمہ المعروف بی بی  
 پاک دامن رحمۃ اللہ علیہا پیدا ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ سید احمد حسن  
 بن علی حسن گیلانی مؤلف "باغ بدر" تھے تحریر کیا کہ حضرت شاہ بدر دیوان  
 کا ایک لڑکا سید شہاب الدین حامد الہی بغداد میں تھا اور اس کی وہاں اولاد  
 بھی ہے۔

حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش قسمت اولیاء اللہ میں  
 سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بڑے صاحب بصیرت، عالم، فاضل، نیک  
 باعمل، صالح اور صاحب نظر فرزند عطا فرمائے جنہوں نے حضرت شاہ  
 بدر دیوان کے نہ صرف مشن کو جاری رکھا بلکہ اس میں کچھ اضافے بھی کئے  
 سید شاہ علی صابر آپ کے بڑے صاحب زادے تھے جو بہت ہی متوکل  
 اور صابر و شاکر تھے۔ حضرت شاہ بدر عموماً ان کو صابر کے لقب سے پکار  
 کرتے تھے۔ آپ کو یہ لقب بہت پسند آیا اور اپنے نام کے ساتھ اضافہ  
 کر کے علی صابر مشہور ہو گئے۔

علاوہ انہی حضرت شاہ بدر دیوان کا پوتا یعنی حضرت شاہ عبدالشکو

رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ بدر دیوان کی بیعت کر کے آپ کی راہنمائی میں ولایت میں داخل ہو گیا۔ سید عبدالشکور اپنی علمی اور تبلیغی مشن کے اعتبار سے اپنے جد حضرت عماد الدین صالح نصر تھا۔ جو بیک وقت گدڑی پوٹھی بھی تھا اور مملکت اسلامیہ کا قاضی القضاة بھی تھا۔ اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی، قطب ربانی کے مشن کو عالم اسلام میں پھیلانے کا سہرا سید عماد الدین صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے تو اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ ولایت ہند میں جاری کرنے اور اُسے شہرت سے ہمکنار کرنے کا سہرا بھی سید عبدالشکور بن سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے۔ ان سب حالات اور واقعات کا ذکر ہم اس کے مقام پر کریں گے۔ یہاں تو صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت شاہ بدر دیوان نے جو خواب بظاہر میں دیکھا تھا اس کی تعبیر آپ نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائی۔ بیٹے اور پوتے ولی اور صاحب نظر دیکھے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ خوش نصیب اور قابل صد مبارک باد ہیں وہ اللہ والے جن کی اولاد نہ صرف صالح ہوئی بلکہ ان کے مشن کو مزید ترقی اور زینت بخشنے کے قابل ہوئی جیسے اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام اولاد حضرت ابوطالب، اولاد حضرت امام حسن علیہ السلام، اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام، اولاد حضرت نبوت الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان اللہ والوں نے اپنی زندگیاں اللہ اور اُس کے دین کی تبلیغ کرنے میں صرف کر دیں اور دنیا کے عالم میں اسلام کا بول بالا رہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
جَدِّ الطَّیْبِیْنَ وَالطَّاهِرِیْنَ وَاٰلِهِ وَاَوْلِیَاۤئِهِ  
وَاَصْحَابِهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

## حضرت سیدہ فاطمہ صغریٰ المعروف بی بی پاکدامن رحمۃ اللہ علیہا

روایت ہے کہ آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ صغریٰ المعروف بی بی  
پاکدامن جو اپنی والدہ ماجدہ کی طرح بڑی عابدہ، زاہدہ، عارفہ کاملہ، نیک  
سیرت، خوش اطوار اور نیک خصال تھی، آپ نے اس کی شادی اپنی بیوی  
کے اقربا، یعنی حضرت شہاب الدین داؤد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اقربا  
میں منسوب کر دی اور شادی کی تاریخ کٹھڑادی مقرر شدہ تاریخ کو دو لہا  
بارات لے کر آیا اور ضروری رسومات کے بعد نکاح پڑھ دیا گیا۔ جب  
دوسرے دن صبح کو رخصتی کر دی گئی اور آبادی سے باہر یعنی ڈیرہ شاہ بدر  
رحمۃ اللہ علیہ سے کھوڑے کا صلہ پڑوولی رکھ دی گئی تاکہ دولہن کے  
اقربا ان سے مل کر اسے رخصت کر دیں۔ اس موقع پر خدا معلوم کیا  
بات ہوئی کہ اللہ کے حکم سے دولہن کا ڈولہ زمین میں جذب ہو گیا۔ صرف  
اس کا کھوڑا سا کپڑا باہر نظر آتا تھا جس پر بابا جی نے پیار اور دعا دی اور

وہ بھی غائب ہو گیا۔ اس اسرار پر سے پردہ نہیں اٹھایا گیا کہ اصل واقعہ کیا تھا۔ صرف ایک بات پر عمل کرنے کی ہدایت ہمارے بزرگ پشت در پشت اپنے اہل خانہ کو کرتے آئے ہیں جو اس سانحہ کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحب بصیرت اور ہدایت یافتہ فرزند ان کو فرمائی تھی۔

**فرمان حضرت شاہ بدر دیوان** | اس موقع پر حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہدایت یافتہ فرزند ان کو جو نصیحت فرمائی وہ کچھ اس قسم کی تھی۔

”خبردار ہو جاؤ۔ میری اس نصیحت کو اچھی طرح سن لو کہ آئندہ تم اپنی بیٹی کا رشتہ اپنوں میں دینا۔ باہر کے کسی غیر برادری یا نامحرم کو ہرگز نہ دینا۔ یہ تمہارے لئے باعث برکت اور عزت اور وقار کا موجب ہوگی۔ اس بات کو سوچو، غور کرو اور عمل کرو۔ بس یہی تمہاری آزمائش اور امتحان کا عمل ہے۔“

**ہدایت پر عمل** | اس ہدایت پر عمل حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پوری طرح عمل پیرا ہے۔ ہم اس کو بھی ایک مذہبی عقیدہ یا ایمان کا ایک جزو بنائے ہوئے ہیں۔ اس نیک عمل کے نتیجہ میں اولاد شاہ بدر دیوان ”اللہ تبارک و تعالیٰ کی خیر و برکات سے فیضیاب ہوتی رہی ہے۔“

**اثرات** | اس ہدایت پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اولاد شاہ بدر دیوان کو بہت سی برکات سے نوازا ہے۔ باطنی فوائد اور عوامل کو چھوڑ کر صرف ظاہری اثرات کو دیکھا جائے تو ان کا شمار

مکن نہیں ہے۔ ان میں سے خاص خاص اثرات اور برکات کا ذکر ہم درج ذیل سطور میں کریں گے۔

۱۔ ساداتِ مثنائیاں میں ناکام شادیاں بہت ہی کم یا نہ ہونے کے برابر ہیں یعنی چار صدیوں میں ناکام شادیاں صرف تین چار ہیں، وہ بھی مرد حضرات کی کچھ خلقتی، غصہ اور طیش کا نتیجہ تھیں یا دوسرے فرقے نے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا تھا۔ ورنہ ان پر قابو پایا جاسکتا تھا۔

۲۔ خون کی آمیزش سے پاک اور طہارتِ نسبی کی وجہ سے اولادِ شاہِ بدر و دیوان بڑی پارسا، ہدایت یافتہ، متقی اور پرمیزگار رہی۔ نجیب الطرفین ہونا ایک بہت بڑا وصف ہے۔ بنی نوع انسان میں صکبی اور رسمی اثرات قدرت کی طرف سے ودیعت فرمائے جاتے ہیں۔ تاریخِ عالم اسلام میں جو بڑے بڑے صالحین پیدا ہوئے ہیں ان میں بیشتر خصائل اور محاسن موروثی طور پر پائے جاتے تھے۔ ان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین کریمین علیہ السلام، حضرت عبداللہ محض بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام باقر علیہ السلام، حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ بدر و دیوان اور ان کی اولاد اطہار رضوان اللہ علیہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

۳۔ طالب علم جو مسائل اور معارف اسلام عمر کا ایک حصہ صرف کر کے حاصل کرتے ہیں۔ وہ تمام مسائل اور معارف مثنائیاں شریف کا بچہ اپنی والدہ کی آپ بیٹیوں، کہانیوں اور لوریوں میں یاد کر لیتا ہے اور جو کچھ کتبِ سیر و اسلامیات میں درج ہے وہ ہمارا بچہ گھر پر والد کے عام علم و عمل سے ہی واقف ہو جاتا ہے۔ اس لئے ساداتِ مثنائیاں کی ابتداء علمِ طریقت سے

شروع ہوتی ہے۔ علم شریعت تو وہ بچپن میں ہی پڑھ لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چار صدیاں تک اولاد شاہ بدر میں لا تعداد اولیاء اللہ، پیر، قلندر، عارف اور صاحب نظر پیدا ہوئے اور مخلوق خدا کو ہدایت کرنے میں مصروف رہے۔

۳۔ خون کی طہارت کی وجہ سے اولاد شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بڑی سادہ مزاج، فقیر صفات، متواکل، صابر، شاکر، مخیر اور حلیم الطبع پیدا ہوتی رہی ہے۔

۴۔ عزیزوں، رشتہ داروں میں بہت قریبی اور خاندانی رطب اور ایک دوسرے سے ہم آہنگی ہونے کی وجہ سے باہمی اتحاد، محبت دکھ درد میں ایک دوسرے کی شراکت، جو دو کرم، آپس میں بہتری اور محبت دانوٹ کا اظہار ایسے خصائل کھتے کہ ساکین کو برسوں کی ریاضت اور عبادت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے بزرگ طمع، بغض، عناد، حرص اور رقابت سے خالی کھتے اور باہمی راز و نیاز اور ذکر و فکر میں مشارکت کی وجہ سے ظاہری فخر و نمائش یا دوسرے برے افعال سے بالکل پاک کھتے۔ اس وجہ سے بڑے صاف گو، بھولے، سادہ اور نیک دل و پاک طینت کھتے۔ اس وجہ مستجاب الدعاء سیف زبان اور خدا رسیدہ ولی کامل ہوتے کھتے۔

گاؤں میں شادیوں کا سب سے بڑا فائدہ جو زیادہ بصیرت افروز اور دور رس نتائج کا حامل تھا۔ وہ یہ تھا کہ باہر کے نامحرم اور دیگر ذات صفات کے افراد پر وہ نشیں مستورات سے دور رہتے اور اس طرح اسلام میں پردہ کا جو اہم ترین رکن ہے اس پر خود بخود عمل ہوتا رہتا اور اس کے لامحدود اجر و ثواب سے اہل مشائخاں فیض یاب ہوتے رہتے کھتے۔ علاوہ ازیں جو دیگر دیہات میں شادیوں پر ہزاروں روپے کے سفری اخراجات، تکالیف، حادثات اور وقت کا ضیاع سے محفوظ رہتے کھتے۔

ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے بچوں کو یہ بات ذہنی نشین کروادیں کہ بیرون خاندان سے جو سب سے زیادہ نقصان دہ پہلو ہے وہ اہل خانہ کا غیروں کے ربط و ملت سے ذلیل ہونے کے خطرہ سے لاحق ہے۔ مثال کے طور پر کسی کا بیٹا یا بیٹی کسی غیر خاندان یا غیر سید سے شادی کر لیتا ہے۔ وہ ایسے جرم کا مرتکب ہوا ہے کہ اس کی ماں، بہن، دیگر اقرباء، اس غیر کے سامنے بے پردہ اور ذلیل ہوتیں۔ یا وہ لڑکا یا لڑکی ہمارے خاندان میں اپنی اصلی قدر و قیمت نہ حاصل کر سکی، اس کی اولاد بھی حقیر اور ذالمت میں ڈوبی ہوئی ہوگی جو بالکل بے سہارا اور اجنبی ہوگی۔ اس لئے اُسے اپنے خاندان سے باہر جانے کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیے۔ یہی شاہ بدردیوان کا بصیرت افروز حکم تھا جو آپ نے باطنی اشارہ سے اپنے بیٹوں کو دیا تھا۔

اس بات پر تمام حکماء، فلاسفر، مورخ، ڈاکٹر حضرات متفق ہیں کہ اعلیٰ النسی کے اثرات مخلوط نسل کی نسبت زیادہ یقینی ہوتے ہیں۔ اُن کا قول واقعی درست ہے۔ کیونکہ پھولوں، پھلوں، پرندوں، جانوروں میں اچھی یا بُری خصوصیات اُن کی اولاد میں منتقل ہوتی رہتی ہیں مثلاً

بھینس تیلی کی زیادہ دودھ دیتی ہے۔

ولایتی مرغی انڈے زیادہ دیتی ہے۔

کچھو ر بصرہ کی زیادہ میٹھی اور خوبصورت ہوتی ہے، آم انور ریٹول زیادہ خوش ذائقہ اور خوشبودار ہوتا ہے۔ مگر انسان کی پیدائش بھی تو اولاد آدم کے ناطے سے یکساں نہیں ہے۔ کافر مرد یا کافر عورت کی اولاد، صالح مرد یا عورت کی اولاد سے کم روحانی مدارج کی پیدائش ہوگی۔ نیک اور صالح مرد اور عورت کی اولاد اور کچھ نہیں تو صالح اور مرد ہوگی اور یہ بات قابل ترقی درجات ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِکَ وَاصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبِ  
 اللّٰهِ وَبَارِکَ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ -

## کرامات حضرت شاہ بدر دیوان

حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سرکارِ مثنائیاں شریف کی کچھ کرامات اور فرق عادات کے بارے میں سابقہ اوراق میں ذکر ہو چکا ہے۔ مگر پھر بھی آپ کی کرامات کا بیان تشنہ تکمیل رہا ہے۔ اس لئے آپ کی ذات والاصفات سے ظاہر ہونے والی چند اور کرامات اور فرق عادت واقعات کا ذکر ضروری خیال کرتے ہوئے کچھ مزید واقعات کا تذکرہ برائے استفادہ پیش ہے۔

امید ہے کہ قارئین کرام اس کو پڑھ کر لطف اندوز ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ کرامات اور فرق عادات واقعات کا ذکر کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے تاکہ قارئین اس ضمن میں پوری طرح واقفیت حاصل کرنے کے بعد علم و عرفان کو سمجھ سکیں کہ کرامات، فرق عادات، تصرفات اور معجزات کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ علم تصوف کی اصطلاحات ہیں۔

معجزہ صرف نبی یا رسول سے ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی نبی یا رسول  
 معجزہ اپنی نبوت یا رسالت اور اپنی بات کو سچ اور ٹھیک ظاہر



کرتے کے لئے جو عام رواج یا عادت الہیہ یا اصولِ فطرت کے خلاف کوئی کام کر کے عوام کو اپنی ذات کو دیگر لوگوں سے الگ اپنا امتیاز کروانا ہے۔ وہ معجزہ ہوتا ہے۔ جیسے سطحِ آب پر چلنا۔ آگ کا گلزار بن جانا، درخت کا چلنا، سورج کا واپس آنا، چاند کا دو ٹکڑے سے ہو کر کچھ جڑ جانا وغیرہ وغیرہ سب معجزات ہیں۔

**خرقِ عادات** | خرقِ عادات واقعاتِ انبیاء، رسل، اوصیاء، اولیاء سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً کچھوروں کا بہت جلد پھل دینا، ستون کا باتیں کرنا، جانوروں کا باتیں کرنا، مردوں کا زندہ ہونا بے دھڑ سہرا تلاوتِ قرآنِ الحکیم کرنا۔ دستِ خیب کا ظاہر ہونا، نوشتہ دیوار ہونا۔ شیر اور دیگر درندوں کا پاسبانی کرنا۔ صحرا میں سے سامان خورد نوش لے جانا۔ دیوار کا مثل گھوڑے کے دوڑنا۔ مرغی کا سانپ کو کھا جانا وغیرہ یعنی جو واقعاتِ اصولِ فطرت الہیہ کے خلاف مکانی یا زمانی طور پر ظاہر ہوں وہ خرقِ عادت ہوتا ہے۔

## کرامت اور خرقِ عادت میں فرق

**کرامت** | کرامت کو صرف اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بلا مقصد اور طلبِ ظاہر کرو دیتے ہیں۔ یعنی اولیاء اللہ کا کرامت دکھانے کا قصد نہیں ہوتا بلکہ ان کے روحانی مقام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے فرمان کی وجہ سے عادت الہیہ کے خلاف واقعہ ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ کرامت ہے۔

**خرقِ عادت** | اگر کوئی کرامت قصداً دکھائی جائے تو یہ خرقِ عادت واقعہ

ہوگا۔ اس میں ادلیار اللہ کی مرضی اور عمل کو دخل ہوتا ہے۔ یعنی کرامت ادلیار اللہ سے ظاہر واقع کو کہتے اور معجزہ انبیاء سے ظاہر واقعہ کو کہتے ہیں۔

**تصرف** | خرق عادت قصداً دکھائی جانے والی کرامت ہوتی ہے اور تصرف۔ اگر کسی چیز کو قصداً ادلیاء اللہ اپنی مرضی اور ارادہ سے اپنے قبضہ میں کر کے اُس سے کام لیتی تو وہ تصرف ہے۔ مثلاً دیوار پر چڑھ کر اس کو دوڑانا، یہ تصرف ہے۔

## کرامت کی اقسام

کرامت کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ کرامت عامہ۔ ۲۔ کرامت خاصہ

**کرامت عامہ** | اللہ نے اولاد آدم کو یہ اختیار عطا کر رکھا ہے کہ یہ کرامت کے بقاضائے خداوندی "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" کے حکم کے تحت ہے۔ کرامت دکھا سکتا ہے چنانچہ کرامت ہر شخص حسب استعداد ظاہر کر سکتا ہے۔ خواہ صاحب معاملہ ہو یا نہ ہو۔ یا وہ بانجبر ہو یا نہ ہو۔ اس کا صاحب ایمان ہونا بھی شرط نہیں ہے۔

**کرامت عامہ کی اقسام** | ۱۔ مؤنث۔ ۲۔ استدراج

**مؤنث** | اگر کرامت عامہ کسی صاحب ایمان اور مومن سے ظاہر ہو تو اسی کو مؤنث کہتے ہیں۔ بعض اوقات صاحب کرامت ولی اللہ خود حیران رہ جاتا ہے کہ یہ کرامت اُس سے کس طرح ظاہر ہو گئی۔ وہ تو اس لائق ہی نہ تھا۔ اس طرح اگر وہ اللہ کا شکر اور عاجزی کرنے لگے تو مقرب درگاہ

الہی بن جاتا ہے اور اگر اس کو اتفاقی امر کہے اور غرور اور تکبر کرے تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس طرح عوام الناس سے مونت کا ظاہر ہونا ان کے لئے ایک بہت بڑے استمان کا سبب بن جانے کا خطرہ ہے۔ نہیں اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان اور سلامتی میں رکھے۔ آمین۔

**استدراج** | اگر کوئی کرامت کسی بے دین، مشرک یا کافر سے ظاہر ہو تو وہ استدراج کہلاتی ہے۔ یہ بھی اتفاقاً ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور استدراج بھی ہدایت بجانب اللہ تعالیٰ رجوع ہو کر صاحب ایمان بن جانے کا موجب یا پھر ہمیشہ کے لئے راندہ درگاہ الہیہ بن جانے کا سبب ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی غیر مسلم نے اپنی عزت اور شان میں ترقی کی وجہ اللہ کا فضل خیال کر کے اس کی توحید اور رسالت پر یقین کر لیا تو مومنین کے زمرہ میں شامل ہو گیا ورنہ مشرکین کا سرکردہ بن کر کلمہ شیطانی میں مصروف کار ہو کر دوزخی بن گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ایمان نصیب کرے اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ آمین۔

**کرامت عامہ کے اثرات** | بعض اوقات کرامت عامہ کا بے دین لوگ اعتبار نہیں کرتے بلکہ ایک اتفاقی امر خیال کر کے صاحب کرامت کا مذاق اڑاتے ہیں اور بعض دفعہ کرامت عامہ کا پتہ ہی نہیں چلتا اور کرامت ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کرامت کے ظہور کا مشاہدہ کرنے کا کسی کو ادراک نہیں ہوتا اور کرامت کے ظہور کا مشاہدہ کرنے کے لئے اس کا ادراک ہونا بہت ضروری ہے۔

**کرامت خاصہ** | یہ کرامت صرف اولیاء اللہ، انبیاء اور رسولوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے جو بقاضائے خداوندی "إِنَّ اللَّهَ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ"۔ ترجمہ: اللہ اپنی رحمت سے

جسے چاہتا ہے مخصوص کرتا ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ کرامت خاصہ کے لئے ذات باری تعالیٰ کا قرب بہت ضروری ہے۔ مقربین درگاہ الہی صرف اولیاء، اوصیاء، انبیاء اور رسول ہوتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہونے والے واقعات جو قدرت الہیہ کے خلاف ہوں، کرامت، تصرف، خرق عادت یا معجزہ کہلاتے ہیں اور یہ تمام باتیں لوگوں کو اللہ کی وحدانیت، رسول کی حقانیت کو درست اور اس کو قبول کر کے دین اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب دلانے کے لئے مقربین درگاہ الہیہ انہیں ظاہر کرتے ہیں۔

کرامات، تصرفات، خرق عادت یا واقعات بعض اولیاء اللہ سے ان کی زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں اور بعض اولیاء اللہ تعالیٰ ان کے وصال کے بعد بھی ظاہر کرنے کی قوت اور طاقت عطا فرمادیتا ہے۔ اس زمرہ میں بہت سے اہل مقبرہ اولیاء اللہ شامل ہیں۔ لیکن بعض میں یہ طاقت بہت ہی زیادہ ہوتی ہے اور وہ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے عقیدت مندوں اور محبتوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔ جیسے انبیاء اور رسل میں سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات، حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ، سید الشہداء کربلاؑ، امام حسن المجتبیٰؑ، حضرت فاطمہ الزہراءؑ طیبہ، طاہرہ، حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات اوصیاء علیہ السلام، حضرت علیؑ، مجوسیرؑ، میراں حسین، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؑ اور شاہ بدر دیوانؑ کی ذات بابرکات ہیں۔

حضرت شاہ بدر دیوان  
رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خصوصیت

حاصل ہے کہ آپ نے قبل از وصال اور بعد از وصال بے شمار کرامات خرق عباد

واقعات اور تصرفات کو ظاہر فرمایا ہے۔ مثلاً

۱۔ اچل اور نہچل کی کھڑاؤں سے پٹائی۔

۲۔ علاقہ کی عورتوں کا چکی کے ذریعہ آٹا پینا۔

۳۔ لوٹا شریف میں سے پانی کبھی حتم نہ ہوتا۔

۴۔ مٹانیاں شریف میں مرکز تعلیم اسلام بنانا۔

۵۔ دیوار پر سوار ہو کر اُسے تازمی گھوڑے کی مانند دوڑانا۔

۶۔ حضرت شہاب الدین داؤد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت رسول اللہؐ،

انبیاء، اوصیاء، اولیاء اور غوث پاک اور دیگر بزرگوں سے مشرف

کروانا۔

۷۔ آپ کے لئے زمینی حاصلوں کا سٹ جانا۔

۸۔ آپ کی لاڈلی بیٹی فاطمہ صفری المعروف بی بی پاکدامن کے دولا کا زمین

میں جذب ہو جانا۔

۹۔ آپ کا اپنے بیٹوں، پوتوں اور دیگر اولاد کو ان کے اعلیٰ اور ارفع

مستقبل کی بشارت دینا۔

۱۰۔ اچل اور نہچل کو فیض یاب کرنا۔

۱۱۔ مسلمانوں کو دوبارہ بادشاہت عطا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

## بعد از وصال کرامات

پور کا نائب ہونا۔ یہ بات میرے اپنے مشاہدہ کی ہے کہ ایک دفعہ دُبا

شریفہ پر خزانہ کو ایک تالا لگوادیا گیا تاکہ روزانہ جو زائرن ندریں یا چڑھاؤ  
 دربار میں پیش کریں، اُن کو جمع کر کے دربار کی مرمت اور توسیع میں خرچ  
 کیا جاسکے چنانچہ اس میں کچھ رقم جمع ہو گئی۔ ایک رات کو ایک اجنبی چور  
 تالا کو توڑ کر خزانہ میں داخل ہو گیا۔ خزانہ میں داخل ہوتے ہی اس کے سب  
 قومی معتقل ہو گئے اور اس میں خزانہ سے باہر آنے کی سکت یا طاقت نہ  
 رہی۔ اُس چور نے درد اور کرب کی وجہ سے چلانا شروع کر دیا۔ کچھ سا لکین جو  
 چدہ خانوں میں محو درد و غم تھے، اس کے پاس آئے اور احوال دریافت  
 کیا۔ چور نے سب واقعہ بیان کیا اور خزانہ سے اُسے باہر نکالنے کے لئے  
 منت و سماجت کرنے لگا۔ چنانچہ اس کو بصد مشکل خزانہ سے باہر نکال کر  
 اس کے گھر بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد وہ چوری کی عادت بد سے تائب ہو گیا اور  
 دربار پر آ کر توبہ اور استغفار میں مصروف رہنے لگا۔ سبحان اللہ

## حضرت شاہ بدر کا اعصاب مبارک

حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے اردت مندوں میں اب تک ایک  
 خاندان لاہور میں آباد ہے۔ ان کو عرف عام میں خلیفے حضرت شاہ بدر دیوان  
 کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تقسیم ہند سے پہلے یہ خاندان شانیان شریف  
 میں حضرت شاہ بدر دیوان کے دربار پر چراناں کیا کرتا تھا۔ چدہ شاہ بدر  
 دیوان لاہور کا انتظام بھی ان کے سپرد تھا۔ ان کے گھر میں حضرت شاہ  
 دیوان کا اعصاب مبارک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اس اعصاب  
 مبارک کو ایک علیحدہ کمرہ میں رکھا ہوا ہے۔ چند سال ہوئے اعصاب مبارک

اپنے کمرہ سے باہر جاتا ہوا دیکھا گیا۔ یہ سب لوگ ڈر گئے اور توبہ استغفار میں معروف ہو گئے۔ دوسرے ثانیہ میں اعصار مبارک والا مخصوص کمرہ زمین بوس ہو گیا۔ اس طرح اعصار مبارک بالکل صحیح اور سالم محفوظ رہ گیا۔ اسے کیا کہیے کہ خاتمہ انگشت بندیاں ہوں۔ سبحان اللہ۔

ایک ارادت مند سالک کا اولاد شاہ بدر سے ناراض ہوتی اور پھر توبہ کرنا

روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک سالک جو کہ حضرت شاہ بدر کے حلقہ ارادت میں شامل تھا۔ دربار شریف پر برائے سلام حاضر ہوا۔ فراغت کے بعد وہ اپنے گھر جاتے ہوئے مسجد قتل گڑھ کے نزدیک سے گذر رہا تھا کہ اُسے چند شہزادے چھکڑی کھیلتے ہوئے نظر آئے۔ اس نے اُن کے کھیل کو ناپسند کرتے ہوئے اُن بچوں کو ڈانٹ دیا اور کوڑیاں اٹھا کر تالاب میں پھینک دیں اور بڑ بڑھاتا ہوا اپنے گاؤں چلا گیا۔ سید زادے افسوس اور دل میں غم لئے ہوئے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

جب وہ سالک اپنے گھر پہنچا تو اس کا اکلوتا بیٹا بیمار پڑا تھا۔ وہ آدمی اس کو پیار سے کبھی کچھ کھیل لاکر دیتا، کبھی کوئی چیز لاکر دیتا کہ کسی طرح بچہ کسی کھیل میں مصروف ہو کر خوش ہو جائے۔ مگر وہ کسی کھلونے یا چیز کی طرف توجہ ہی نہ کرتا تھا۔ آخر اس نے پریشان ہو کر پیر کے نام کی دوہائی دی۔ یعنی یا غوث اعظم اغثنی، یا شاہ بدر امدادنی بلطفک و کرمک بحق المصطفیٰ والمرتب والفاطمہ وانبہما علیہ السلام۔ یہ پڑھتا پڑھتا وہ سالک ارادت مند رات کو سو گیا اور عیندگی حالت میں دربار شاہ بدر دیوان میں حاضر ہوا۔ زیارت

ہوئی۔ اپنی مشکل عرض کی۔ بواب آیا کہ تونے میرے بچوں کو جو کھیل رہے تھے  
 آزرده کیا ہے اور اپنے بچے کے لئے میری مدد چاہتا ہے۔ جاؤ پہلے میرے  
 بچوں کو ان کی کوڑیاں تلاش کر کے دو۔ پھر ہم تمہاری عرض پر غور فرمائیں گے  
 چنانچہ وہ ساک صبح کو مشانیاں شریف حاضر ہوا۔ تالاب سے کوڑیاں  
 تلاش کیں۔ کچھ مزید خرید کر دیں اور ان سیدزادوں کی منت اور سماعت کر کر  
 کے دوبارہ کھیل شروع کرنے کے لئے عرض کیا بلکہ دیر تک ان کو خوش کرنے کے  
 لئے ان کے کھیل کی تعریف کرتا رہا۔ ان سے معافی مانگ کر جو بگھر گیا تو اس  
 کا اپنا بچہ کھیل میں مصروف اور بالکل تندرست لکھا۔

نہ تخت و تاج ، نہ لشکر و سپاہ میں ہے  
 جو بات اک مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

صنم کہہ ہے جہاں اور مرد حق ہے خلیل  
 یہ نقطہ وہ ہے جو پوشیدہ لایہ میں ہے

حضرت سید شاہ بدر دیوان کا اپنے ورثا کی ظاہری مدد اور  
 اعانت فرمانا

حضرت سید محمد رشید گیلانی بن حضرت سید شفیع محمد رحمۃ اللہ علیہ قلو گوہر سنگھ  
 والے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ پاکستان بننے سے پہلے دیگر سادات کے  
 ساتھ حضرت پیر ظہوری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر سلام کرنے کے لئے  
 گئے تھے۔ حضرت پیر ظہوری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دینے والا تھا  
 ڈولے کتے کے کاٹے کی وجہ سے یاد لاپن کا شکار نہیں ہوتا تھا۔ یہ حضرت پیر  
 ظہوری کی کرامت تھی۔ اس وقت باؤ لے کتے کے کاٹے کا علاج دریافت نہیں



ہوا تھا۔ اس لئے ہر وہ شخص جس کو باؤلا کتا کاٹ لے وہ حضرت پیر ظہوری کے دربار عالیہ واقع امرتسر میں جاتا تھا۔

چنانچہ سادات کے دس بارہ آدمی دربار حضرت پیر ظہوری پر برائے سلا گئے ہوتے تھے۔ راستہ میں ایک سکھ سے لڑائی ہو گئی۔ اس نے اپنی مدد کے لئے بے شمار سکھوں کو بلا لیا۔ بہت سے سید تھانے اطلاع کرنے چلے گئے مگر سید محمد رشید گیلانی اور ان کے برادر نسبتی سید محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ وہاں پر کھڑے رہے۔ ان کو خوف تھا کہ سکھ ہمیں کہیں زخمی نہ کر دیں۔ مگر ایک درویش ہاتھ میں کھوٹی لہراتا ہوا عین لڑائی میں آگیا اور اپنی کھوٹی سید رشید شاہ صاحب کو دے دی اور تسلی دی کہ کوئی بات نہیں۔ سکھ ڈر کے مارے میدان سے چلے گئے تو وہ درویش (شاہ بدر دیوان) اپنی کھوٹی لے کر غائب ہو گئے۔ حضرت سید رشید شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت شاہ بدر کے غائب ہونے کے بعد مجھے ہوش آیا کہ بابا صاحب آئے تھے۔ جتنی دیر وہ ان کے ساتھ کھڑے رہے، ان کا خیال اس طرف نہ گیا ورنہ ان سے کچھ حاصل کر لیا جاتا۔ مگر میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ اللہ والوں کی آمد پر انسان اپنی عقل اور شعور کھو بیٹھا ہے یا سلب ہو گیا جاتا ہے۔ اُس وقت اس کا ذہن اور دل کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ بعد میں جب اُس کو معلوم ہوتا ہے تو وقت گزر چکا ہوتا ہے۔

جہاں بانی سے ہے دشوار تر کار جہاں بینی

جگر خوں ہو تو چشم دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و رپیدا

کتاب کی ضخامت کے بڑھ جانے کے خوف کے پیش نظر چند کرامات

کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ درنہ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے اتنی کرامتوں، خرق عادات، واقعات اور تصرفات کا ظہور ہوا کہ ان کے لئے ایک دفتر درکار ہے اور آپ کی اولاد پاک سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوتیں۔ ان کا ذکر ممکنات میں نہیں ہے۔

## تقسیم ہند کے بعد کرامات کا ظہور

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد ہم اہل مثانیوں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے تھے۔ یہ کسی خوف یا تشدد کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ خالص اسلامی جذبہ تھا کہ پاکستان میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا قانون شریعت نافذ ہوگا۔ اسلام کی شانِ خلافت راشدہ کی مثل چار سو عالم میں پھر آب و تاب سے چلنے لگے گی۔ ہم اس کی ضیاء پاشیوں سے اپنی ظاہری اور باطنی ذاتوں کو روحانی اور جسمانی نور سے بھر لیں گے۔ اور ایک بار پھر ہاتھ میں حیدری تلوار لے کر دنیا کو درس توحید، سیاست، امامت، خلافت، شجاعت اور عدل انصاف دیں گے۔

ہجرت کی رات بڑی درد انگیز اور کرب آمیز تھی۔ دربار شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑنا، اپنے اجداد کی قبور سے علیحدہ ہونا، ہمارے لئے ایک قیامت سے کم نہ تھا۔ مگر ہمارے اجداد کا مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، نجف اشرف کربلا معلیٰ، بغداد شریف، کانپیں شریف، سامرہ، مشہد سے بغرض تبلیغ اسلام ہجرت کر جانا اور لاکھوں سادات کا میدان جنگ، تنگ و تاریک و خفا یا حکومت وقت کے جلاؤں کے ہاتھوں شہید ہونا بھی یاد تھا۔ جو انصاف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہوئے قانون

حکومت اور قرآن و سنت کا احیاء اور عمل جاری کرنے کے لئے تھا۔ اس لئے ہم اپنے غیر مسلم دوستوں کے مشوروں، اور تسلیوں کے باوجود ہجرت کر جانے پر مصر تھے۔ غیر مسلم ہندو اور سکھ ہمارے ساتھ ہاتھ جوڑتے کہ شاہ صاحبو! مسلمانوں کی طرح ہم بھی آپ کے خدمت گار اور واسی ہیں۔ ہم آپ لوگوں کا پوری طرح دفاع کریں گے۔ آپ نہ جائیں۔ ان میں سے سردار مکھن سنگھ، سورن سنگھ، دلپ سنگھ، سوہن سنگھ وغیرہ نے اپنے چھکڑے مہیا کئے کہ اپنا سامان لے جائیں اور کوئی قیمت بھی وصول نہ کی اور ہم پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے وائیکہ یاد رکھو۔ جب عبور ہوئے تو اس ملک خدا داد کی سر زمین پاک کو سلام کیا۔ جس میں نفاذ اسلام کا وعدہ کیا گیا تھا خدا کرے وہ وقت جلد آئے کہ نفاذ اسلام ہو۔ امین۔ مملکت خدا داد پاکستان بن جانے کے بعد ہمارا شیرازہ بکھر گیا۔ چنانچہ اس وقت ہم پنجاب اور سندھ کے ۵۰ مختلف مقامات پر آباد ہیں۔ باپ بیٹے سے، بہن بھائی سے اور بھائی بھائی سے جدا ہو گیا۔ اس کا حدسہ ہم نے بڑی شدت سے محسوس کیا ہے مگر دین کے احیاء کا اشتیاق اور خوشی ہمارے سب غموں اور اندیشوں پر غالب ہے۔

## زیارت شانیاں شریف

دیگر متبرک مقامات، بغداد شریف، نجف اشرف، کربلا معلیٰ، مدینہ النبیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مکہ مکرمہ کی فہرست میں شانیاں شریف بھی شامل ہو گیا ہے۔ بدریہ کمیٹی نے بڑی کوشش اور مساعی سے شانیاں شریف کی زیارت کے لئے حکومت پاکستان سے اجازت حاصل کرنے کے بعد ۱۰۰ آدمیوں کو ہندوستان بھجوایا تھا۔ ان زائرین نے دربار پر آہوں اور سسکیوں کی حالت

بمقام حضرت شاہ بدر دیوان پر حاضری دی۔ صلوٰۃ و سلام، نعت اور سہروں کو ترنم میں بطور ہدیہ سرکارِ مثنیاں کے حضور پیش کیا۔ اہل قصبہ اور گرد و نواح کے غیر مسلم دوست احباب برائے زیارت سادات اور سلام پیش ہوئے۔ وہ سب لوگ حضرت شاہ بدر دیوان علیہ الرحمۃ کی وہ کرامات اور خرق عادات تصنیفات کا ذکر کہہ کے آپ کے دربار پر اسلامی طریقہ سے بعد عجز و نیاز اور احترام پیش ہوتے تھے۔ انہوں نے بابا صاحب کی بے شمار کرامات کا تذکرہ زائرین سے کیا تھا۔ مثلاً

بے اولاد خاندان کو اولاد عطا کرنا | مثنیاں شریف میں زائرین کی خدمت میں ایک غیر مسلم خاندان اپنے ننھے

ننھے بچہ کے ساتھ حاضر ہوا اور سلام کرنے کے بعد عرض کی کہ یا حضرت یہ بچہ ہمیں اس صاحب مزار نے ۲۰ سال شادی کے بعد عنایت کیا ہے۔ اس کو آپ مسلمان کریں۔ کیونکہ ہم نے منت مانی ہوئی ہے کہ اس کو اس مزار والے کا خادم کر دیں گے۔ زائرین نے حکومت ہند سے ڈرتے ڈرتے ان کی بات کو مان کر اسے اول کلمہ طیب پڑھایا اور اسے پاک صاف رکھنے کی ہدایت کی۔

دربار کا چراغ دان بیچ کھانے والوں کا حشر | زائرین کے پاس ایک

اپہنچ اور معذور نوجوان حاضر ہوا اور ہاتھ جوڑ کر ان سے عرض کرنے لگا کہ حضرت اس مزار والے بابا سے میرا گناہ معاف کروادیں۔ زائرین نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ یا حضرت میں اور میرے دو دیگر ساتھیوں نے دربار کا پتیل کا بنا ہوا چراغ دان اٹھا کر بازار میں فروخت کر کے نئے کپڑے سلوائے تھے۔ میرے ساتھیوں میں ایک تو آگ میں جل کر مر گیا اور دوسرا گنوں میں

میں گر گیا اور ہلک ہو گیا۔ اور میرے ہاتھ پاؤں بے کار ہو گئے ہیں۔ اب میں بڑی اذیت میں ہوں۔ مجھے ان سے معافی دلوادیں، زائرین نے اُن کو ہدایت کی کہ توبہ اور استغفار کرو۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا

دربار حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ، شہنشاہِ مثنایاں کے

دربار میں ایک برتن برائے تیل رکھا ہوا تھا۔ ارادت مند اس برتن میں تیل برائے چراغاں ڈالتے تھے۔ پھر خادم دربار اُس تیل سے دربار پر چراغ جلاتا تھا۔ اُس میں پانچ سیر تیل جمع تھا۔ ایک غیر مسلم نے اُس تیل والے برتن کو اکٹھا کر لے جانے کی کوشش کی تو وہ اندھا ہو گیا۔ جب اُس نے برتن اس جگہ پر رکھ دیا تو ٹھیک ہو گیا۔ اس نے اپنی کار بند سے توبہ کی اور دربار پر اب وہ خور خادم بن کر چراغاں کرتا ہے۔ سبحان اللہ۔ تارین اس کھوڑے کو بہت خیال سر کے سرکار مثنایاں کے مقام روحانی کا تصور کریں کہ کیا ارفع اور اعلیٰ ہے۔

اپنی لاڈلی بیٹی حضرت بی بی ناطا صغریٰ المعروفہ والمشہور

اقربار میں رشتہ داری کرنے کا حکم

بی بی پاک دامن رحمۃ اللہ علیہا کا ڈولہ زمین میں جذب ہو جانے کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اہل بصیرت بیٹوں کو جو الہامی حکم دیا تھا۔ اس پر غور کرنے سے آپ کا مقام ولایت ہی ظاہر نہیں ہوتا بلکہ آپ کبھی علمی مقام اور رفعت شان کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے ذمی وقار شخصیتوں اور اعلیٰ اوصاد اور کردار کے مالکہ حامل اولاد لفظ اور مصلح الدین والدنیا افراد کے نسب ناموں کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ تمام رہبران قوم نجیب الطریفین

صالحین کی اولاد تھے۔ مثلاً حضرت ثیت علیہ السلام، حضرت مہدائیل علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عبدالمطلب، حضرت محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت قاطب الزہرہ اسلام اللہ علیہا۔ حضرت حسنین کریمین علیہ السلام، حضرت عبداللہ محض علیہ السلام، حضرت امام باقر علیہ السلام دو دیگر ائمہ پاک۔ حضرت محبوب سبحانی، شہباز لامکانی، محی الدین سید عبدالقادر جیلانی، حضرت ابوصالح نصر حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ معب نجیب الطرفین تھے۔

اس لئے حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نیک سیرت اور پاک طہیزت بیٹوں کو آپس میں رشتہ دار کرنے کا تاریخی اور الہامی حکم فرمایا تاکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرات حسنین کریمین علیہ السلام کے بابرکت عمل کو جاری رکھتے ہوئے طہارت خون اعلیٰ النبی، بلند ہمتی اور اعلیٰ اوصاف و کردار کی صفات کو جاری رکھا جاسکے اور میں یہ بات بڑے دعویٰ سے عقلی و شکلی اور منطقی طریقہ سے بیان کر سکتا ہوں کہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے اس الہامی حکم کی وجہ سے مثانیاں شریف کو "پیری پور" کے خطاب سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔ دنیا بھر کے ڈاکٹروں، فلسفیوں، دانشوروں کے مقولہ جات اور مفروضات ناکام اور جھوٹے ثابت ہوئے کہ ایک نسل کا بار بار ملاپ اس کی افادیت کھو دیتا ہے۔ مگر مثانیاں شریف کی سادات کی افادیت، اوصاف یا کردار زائل نہیں ہوئے یہاں اب بھی شب بیدار، روزہ دار، دین و ملت کے شہدائی اور پروانے پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ شرف صرف مثانیاں شریف کی سادات کو حاصل ہے کہ چار صدیاں گزر جانے کے باوجود اولاد شاہ بدر اب بھی توری

سلسلہ سے منسلک اور رہبر دین ہیں اور تبلیغ دین کا وہی پرانا طریقہ ہے کہ  
 ساکین کو اپنے حلقہ میں شامل کر کے درس شریعت، طریقت، معرفت اور  
 حقیقت دیتے ہیں۔ یعنی ہر ساکک اپنے حال اور مقام کے مطابق تعلیم حاصل  
 کرتا ہے۔

مثانیاں شریف والے پیر، صاف گو، شرم و حیا کے مالک، نورمی چہرے  
 والے، سیدھے سادھے، خوش گفتار، خوش وضع، طبیعت میں رکھ رکھاؤ اور  
 امتیازی حیثیت کے مالک ہوتے ہیں، بڑی عاجزی کرنے والے، اللہ سے  
 ڈرنے والے، تکبر اور غرور سے خالی، اللہ اور اس کے رسول کو اپنی مدد کے  
 لئے پکارتے والے ہوتے ہیں۔ کبھی بڑائی یا لاف زنی نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ  
 والے غوث پاک کے شیدائی۔ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے فدائی ہوتے  
 ہیں۔ اور یہ سب خوبیاں طہارتِ نون اور نجیب الطرفین ہونے کا نتیجہ ہے۔ جو  
 ان کو الگ شخص اور امتیازی شان کے حامل انسان بناتی تھی۔ چنانچہ مثانیاں شریف  
 والے پیر یا واعظ گھر پر ہوں یا سفر میں ہوں لوگ ان کو میاں صاحب، شاہ صاحب  
 یا صاحب کے القابات سے ارادت مند، مرید یا زائر پکارتے ہیں جو کہ ایک  
 بزرگی یا پارسائی کا موجب ہوتی ہے۔

”صلہ شہید کیا ہے، تب و تاب جاودانہ“

یہ فلسفہ اخلاق کا ایک باب ہے جو حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ نے اپنی

معرکہ الامار کتاب ”مذاق العارفين“ میں بیان کیا ہے کہ

”افراد کی عزت و شان ان کے بلند کردار، آباؤ اجداد کے ذریعے سے حاصل

ہوتی ہے۔ جس کو عرف عام میں نجابت کہتے ہیں۔ بعض اکابرین دین و ملت کو

اعلیٰ اور ارفع مقام ان کی اولاد کے کردار اور اعلیٰ افعال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً

بیٹا اس لئے قابل احترام ہے کہ اس کا باپ گورنر ہے اور باپ اس لئے قابل احترام ہے کہ اس کا بیٹا گورنر بن گیا ہے۔ یہ صرف مثال ہے۔

حضرت شاہ بدر دیوان کا اعلیٰ اور ارفع مقام اس لئے ہے کہ آپ کے اجداد اعلیٰ اور بلند مقام کے حامل رسول، ولی، غوث، شہید تھے۔ کچھ مزید شان بلند ہوئی کہ آپ کی اولاد پاک ولی، عالم، پیر، فقیر، ادیب، مفکر، شہید اور مبلغ دین ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ یہ امتیازی شان عالم اسلام میں عموماً اُوپاک دہند میں خصوصاً صرف چند بزرگوں کو حاصل ہے۔ ان میں حضرت سید شاہ بدر دیوان اور اولاد شاہ بدر دیوان سرفہرست ہے۔

مجھے یہ بات لکھنے میں کوئی تردد نہیں ہے کہ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے لائق اور ولی کامل پوتے حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے الہام کی بنا پر لاہور میں ایک محلہ آباد کیا تھا تاکہ اس کے درشاہی آنے والے وقت میں اس محلہ کو اپنا مسکن بنا سکیں۔ مورخ گفصیا لال نے اپنی تاریخ لاہور میں محلہ شاہ بدر کے بارے میں ایک مکمل مضمون لکھا ہوا ہے۔ اس محلہ میں آباد شدہ سادات پر سکھوں کا ظلم اور انگریز سامراج کی بندر بانٹ کا تذکرہ موجود ہے۔ مگر ہمارے بزرگ اس اثاثہ کا تحفظ نہ کر سکے اور نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تمام جائیداد غیروں کے قبضہ میں چلی گئی۔ صرف تھوڑا سا قطعہ اراضی چوہچہ حضرت شاہ بدر دیوان کے نام وقت تھا اس پر قبرستان سادات اہل مشائخ شریف قائم کیا گیا ہے۔



## نقل

## سندوراشت و خلافت

شاہ جهان  
مہر  
بادشاہ ہند

شاہ جهان  
مہر  
بادشاہ ہند

شاہ جهان  
مہر  
بادشاہ ہند

شاہ جهان  
مہر  
بادشاہ ہند

اس مسودہ کی نقل باہمائے بدریہ کمیٹی مشترکہ کی جاتی ہے

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود طالعا و راغبا سید عبدالشکور  
ولد سید صابر ابن زبدة الاقباد سلالة الاصفياء حضرت شاہ بدر الدین  
قادری قدس اللہ سرہ العزیز ساکن موضع مسانے حملہ پر گنہ بتالمہ فی  
حالة صحت البدن و ثبات العقل آنچہ ملکیت در قبض و تصرف من  
بود از موازی حویلی کلاں بمعہ عمارت پنختہ و ایوانہا و حویلی خورد علیحدہ  
متصل و دہلیزہا و صحن خانہا و مہمانی خانہا متصل خانہاست و نیز باغچہ  
و چاہ پنختہ و ظرفہا ستے و فرشس قالین ہائے ایوانہا کواہ تارہ و  
دراز و کتابہای نظم مخزن اسرار و قرآن السعدین و تحفۃ العرقیبین و  
دیوان النوری و خاتانی و کتب ہائے از قسم کانیہ و شرح ملا و قطبی و  
کنز الدقائق و حاشیہ مولوی عبدالحمیم و شرح و قایہ و ہدایہ و  
بیضاوی و نیز پنج جلد مصحف شریف بحط و لایبی و مفردات ملا غنی  
و از اقسام اسلمہ کہ معدد دست و چہرہ اسب سرنگ و تانہ ہا  
و نوگادان بیل گجراتی و زمین آہمیہ لکھے بیگمہ بمعہ چاہ پنختہ و اتہار

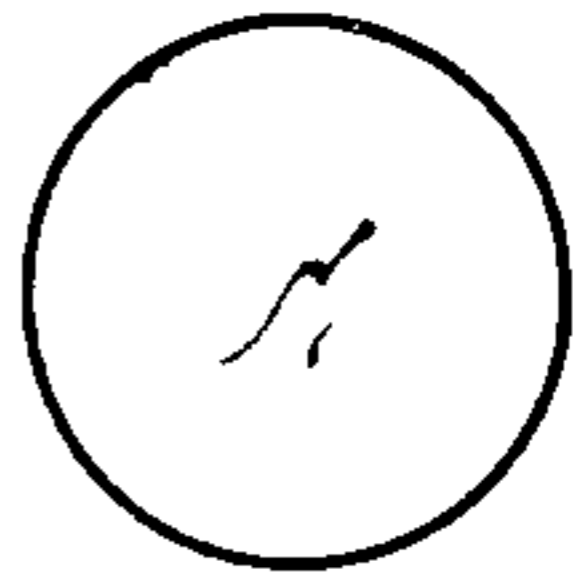
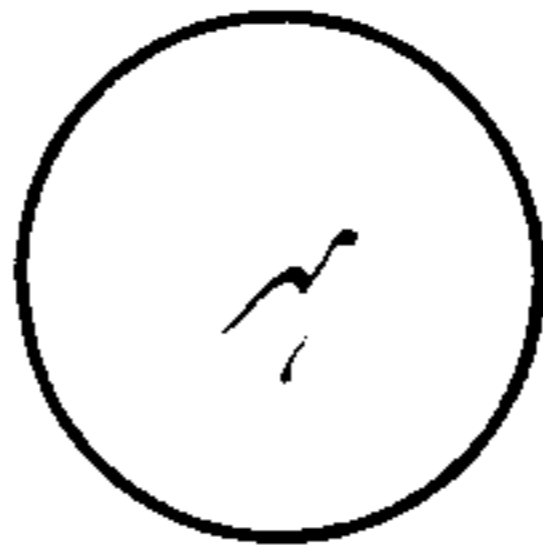
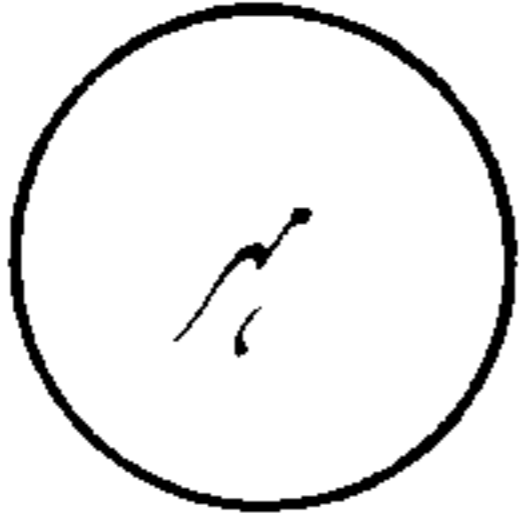
کواہ شد  
بیش داس خانوگم

کواہ شد  
سید قطب الدین ولد سید عبدالمطیف

کواہ شد  
اللہ دین حلوانی

مشمرو غیر مشر و ما یسے علیہ اسمہ علی ملکہ بفرزند ان خود کہ اسم معلوم  
 است ہمہ کردم و تملیک نمودم و تسلیم فرزند ان خود کردم و نہ التملیک  
 معتبراً صحیحاً شرعیاً نااندا جائزاً لایشبہ فیہا دعوض این ہمہ  
 اشیا مذکورہ اراضی دیگر کہ در ملک من از آبائے رسیده و نفع از  
 زمین بالا کہ نوشته شدہ کہ پانزودہ بیگم می باشد بہ برادران خود سید  
 عبدالبی و سید حامد و سید حمید و سید کبیر و البوسید را و دم سقا کردم  
 دور وقت کہ از لاہور در خانہ آمدہ ام ای ہمہ نامہ ترقیم کردہ دم  
 مطابق تاریخ باز دہم ماہ رمضان ۱۰۵۵ھ مقدس ۔

بازیدار پیت  
 محسن الوبین  
 گواشد  
 گواشد



گواشد  
 مقدمات وضع مسانی

الواقف منہ  
 علی درویش  
 خادم رخصت شریفہ

گواشد  
 حافظ عبد العفور

شہد علیہ  
 خلیفہ عبد القادر لاہوری

# قصبہ نشانیاں شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
صَاحِبِ الْكُوْثْرِ مَدَنِ الْمُنِیْرِ اللّٰهُ وَاٰلِكَ وَاَصْحَابُكَ يَا خَیْرُ  
خَلْقِ اللّٰهِ ۝

یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ حکم خداوندی  
بنا لہ سے مشرق کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک ایسی جگہ پر ڈیرہ  
لگا کر بیٹھ گئے جہاں سے آنے یا جانے والے راہی مسافر یا نزدیک بستیوں  
کے لوگ سستانے کے لئے کھوڑی دیر رک جاتے یا اپنے حق میں دعا کر دینے  
کے لئے یہاں سے ہو کر گزرتے تاکہ کام پر جانے سے پہلے سلام کر کے برکات  
حاصل کر لی جاتیں۔ اس طرح حضرت بابا شاہ بدر دیوان کا ڈیرہ ہر وقت بارونق  
رہتا تھا۔ لوگ ہر وقت آپ سے دین کی باتیں سنتے رہتے تھے۔ حضرت بابا  
شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بڑے اچھے انداز میں ان کو تبلیغ دین فرماتے۔  
طرز تقریر بڑا ہی سادہ اور دل نشیں ہوتا تھا جو سامعین کے دل و دماغ  
میں اترتا چلا جاتا۔ لوگ پہروں بیٹھ کر آپ کے پند و نصائح کو سنتے تھے اور  
ان پر غور و فکر کرتے تھے۔ اس طرح ان کے دلوں میں اسلام کی حقانیت کا جذبہ  
پیدا ہو جاتا تھا اور وہ حلقہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔

تعمیر کی ابتداء | کھوڑے عرصہ میں طالبین اور ساکین کا ہجوم ہونے لگا  
ان کی رہائش اور طعام کے لئے ضروری بندوبست کر دی گئی

اس طرح نگر جاری ہو گیا اور مریدین اور دوسرے لوگوں کے لئے چند ایک مسافر خانے  
 یہاں خانے بنائے گئے۔ اس طرح جو ایک چھوٹی سی بستی معرض وجود میں آئی تھی  
 اس کا نام قرآن العظیم کی آیت مبارکہ نمبر ۸۷ سورہ الحجرات - وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا  
 مَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر ہم  
 نے جو سات آیات مبارکہ نازل فرمائیں ہیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہیں۔  
 جو اپنی وسیع و عریض برکات کی وجہ سے سارے قرآن العظیم کو احاطہ کئے ہوئے  
 ہیں۔ ان آیات والی سورہ مبارکہ کو الحمد شریف بھی کہتے ہیں جو سارے قرآن  
 شریف کا پچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازنے کے لئے مسلمانوں  
 کو الحمد شریف ہر نماز، دعا، عبادت میں پڑھنے کا حکم فرمایا ہوا ہے۔ اس کی  
 فضیلت تو اس امر سے ثابت ہے کہ ہر نماز میں الحمد شریف کا پڑھنا واجب ہے  
 اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ دعا قبول نہیں ہوتی۔ الحمد شریف سارے قرآن کا  
 خلاصہ ہے۔ الحمد شریف سارے دین کا لب لباب ہے۔ اس نثر فیض کو  
 حضرت شاہ بدر دیوان نے اپنی اولاد اطہار کا آباد شدہ مسکن کا نام تجویز فرمایا  
 تاکہ سالکین اس بستی کے رموز و اثرات پر غور کریں۔ جس طرح الحمد کے بغیر کوئی  
 عمل قابل قبول نہیں ہے اس طرح ثنائی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فیض  
 حاصل کرنے کے لئے اہل ثنائی کا وسیلہ ضروری ہے۔ اس طرح سالکین مریدین  
 ثنائی جمع مشائخاں والی سرکار کے وسیلہ سے دعا مانگتے تھے حضرت سید العارفین  
 والسالکین حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے جو تقسیم وراثت نامہ ۱۵۵۰ء  
 میں اپنے برادران اور فرزندان کے نام لکھا تھا۔ اس میں ایک غیر مسلم نبشی نے  
 ثنائی کو مسانی لکھا ہے کیونکہ سنسکرت میں ث نہیں ہے اور اس کی بجائے  
 حرف 'س' استعمال ہوتا ہے۔ ویسے مسانی "لفظ لغت میں نہیں ہے۔ نہ

اردو میں نہ سنکرت یا ہندی میں۔ تو ظاہر ہے کہ اس عربی لفظ کو غلط طور پر لکھا گیا اور اس طرح مثانی سے مسانی اور پھر مسانیاں بنا لیا گیا۔ لیکن یہ دونوں الفاظ لغت میں موجود نہیں ہیں۔ البتہ مسانیا لفظ موجود ہے جس کے معنی میں ہندوؤں کا وہ کھین جو سرگھٹ پر سے بنی ہو پڑیاں یا راکھ اور گوشت صاف کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے آدمی کے نام کوئی مسلمان تو کیا ایک غیر مسلم بھی گاؤں آباد نہیں کرے گا۔ مسانیاں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اولیاء اللہ کا مسکن تھا۔ اس لئے آپ حضرات اب آئندہ مسانیاں شریف لکھا اور پڑھا کریں۔

مثنیاں شریف کا قصبہ لا تعداد  
مثنیاں خیر و برکت کا خزانہ

منبع اور معدن تھا۔ اولیاء اللہ کا مسکن ہونے کی وجہ سے اس کی ہوا اور فضا میں اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی خیر و برکت اور شفاء رکھی ہوئی تھی یہاں سے بے شمار لوگ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج کرواتے تھے قصبہ کے درودیوار پر نور اور رحمت کی بارشیں ہوتی تھیں۔ اللہ نے مثنیا کی زمین میں خوشبو اور خاص وجدان رکھا تھا۔ پانی ٹھنڈا اور میٹھا خوش ذائق اور خوشبودار تھا۔ درخت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا سرچشمہ تھے آل کا درخت تو اپنے اندر بے شمار اثرات اور اسرار لئے ہوئے تھا۔ پیر اللہ کا یہ فضل عظیم تھا کہ دربار شاہ بدر پر حاضری بڑی روح پرور اور برکات کا موجب ہوتی تھی اور سالکین چند روزہ عبادت سے اپنی منزل پالیتے تھے۔ اس مزار پر اکثر ملائکہ، ارواح، جنات حاضری دیتے اور اولیاء کبار تو اکثر آتے رہتے تھے۔ دربار کے اردگرد لا تعداد اولیاء

اولاد شاہ بدر دیوان کی قبریں تھیں۔ ان قبور پر جب بارش ہوتی تو برسات کا پانی بہہ کر نزدیکی تالاب میں جمع ہو جاتا تھا۔ اس پانی کی تاثیر کے بارے میں حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف والمشہور بغدادی پیر اپنے علم لدنی کی بناء پر مطلع ہوا اور وہ ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جو کہ عرس حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا تھا ہر قسم کے بیمار کو اس تالاب سے پانی دیا کرتا تھا۔ اس کا پورا ذکر حضرت مصوف کے اپنے ذکر میں آئے گا۔

جوڑ کا یہ پانی ہر بیماری کا شافی علاج تھا اور لوگ اس کو کراچی تک لے جاتے تھے۔ یہ پانی بالکل خراب نہ ہوتا تھا۔ سب سے فیض رساں تو اولاد شاہ بدر دیوان کا بذریعہ دعا اور مناجات اپنے مریدین کے لئے دربار خداوندی میں وسیلہ بن جانا ہوتا تھا۔ اس سے ہی اس کے سب کام بخیر و خوبی سرانجام پاتے اور ہر مصیبت کے لئے عقدہ کشائی ہوتی تھی۔

ساکنین کا اولاد شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا وسیلہ پکڑنا، ان کے وسیلہ سے اللہ سے اپنے امور کے لئے اور کارسانی کے لئے اللہ سے دعا مانگتے رہنا ہے۔ یہی ان کے لئے دین اور دنیا میں باعث فلاح اور خیر و برکت ہے۔ مزید برآں سید حسین علی بن امیر علی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق شدہ علمی نسبیہ میں مشانی کی تعریف و توصیف میں چند اشعار ہیں۔ وہ آپ کی عوش و تازوں طبع کے لئے پیش ہیں۔

أَنَا الْقُرْآنُ وَسَبْعُ الْمَشَانِي دَرُوحِ الْبُرُوحِ الْارُوحِ الْاَلْهَانِي

ترجمہ: میں قرآن ہوں اور سات آیات، الی مشانی (الحمد للہ)

روح کی روح ہوں۔ ایسی روح ہوں کہ یہ برتنوں۔ اجسام اور بند نہیں ہو سکتی۔ یعنی لامحدود قوتوں اور وسعتوں کی مالک ہوں۔

فَوَارِي عِنْدَ مَشْهُدِي مَقِيمٌ      لِشَاهِدَةٍ وَعِنْدَ كُمْ لَسَانِي

ترجمہ:۔ میرا دل میرے مشہود کے پاس (اللہ تعالیٰ کے حضور) مقیم ہے اور اُس کا مشاہدہ کرتا ہے۔ مگر میری زبان آپ لوگوں سے جو گفتگو ہے۔ یعنی مثانی شریف کو مخزن خیر و برکات بیان فرمایا ہے

اس کے علاوہ حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "تحفہ مرسل" میں جو کہ آپ نے حضرت ابو محمد سعید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے برائے تبرک اور راہنمائی تحریر فرمایا تھا۔ اُس میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے شعر

وَ اَنْتَ وَجُودٌ نَفْسٍ وَ جُودٌ      وَمَا فَيْدُكَ مَوْجُودٌ كَالْجُحْرِ

ترجمہ:۔ تو خود ہی وجودِ نفس ہے اور خود ہی وجود ہے اور جو کچھ تیرے اندر ہے وہی تیرے لئے کافی ہے۔ اس لئے تو اپنی ضروریات اپنے اندر سے پوری کر۔ تجھے باہر سے کچھ بھی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وَ اَنْتَ الْكِتَابُ الْمُبِينُ الَّذِي      بِاَسْرَفِهِ، يَطْهَرُ الْمُنْظَرُ

ترجمہ: اسے میرے عزیز تو اللہ تعالیٰ کی کھلی ہوئی کتاب ہے۔ نورانی اور روشن ہے اور تیرے وجود کا ہر ایک حرف پوشیدہ امور کو ظاہر کرنے والا ہے۔ تشریح: انسان کامل کتاب المبین ہے جو بہت سے حروف کا مجموعہ ہے اور اس کا ہر ایک حرف ظاہری اور باطنی طور پر خود اپنے آپ اور ایک ایک دوسرے کو روشن اور منور کرنے والا ہے۔

انسان کامل سے مراد اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو آل پاک کنار المبین کے حروف یعنی اولیائے کبار مراد ہیں۔ حروف یا اولیائے کبار اور سالکیم حضرات اللہ کے نیک اور ہدایت یافتہ انسان اعلیٰ درجات کے حامل ہوتے

ہیں۔ گویا حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی نو تعمیر شدہ آبادی کا نام رکھا تھا وہ انہی برکات اور انوار کا حامل تصور کر کے رکھا تھا۔ اس کے علاوہ قرآن شریف کی ایسی سورہ شریف جن کی تعداد ۱۰۰ آیات سے کم ہوتی ہے ان کو مثانی کہتے ہیں۔ ان میں سورہ شریفہ یسین سے سورہ شریفہ ق تک آئی ہیں۔ جو قرآن العظیم کا قلب و روح ہیں گویا کہ لفظ مثانی بڑا ہی فیض رساں اور خیر و برکت کا حامل ہے۔

سلام، سلام اسے مثانیاں تم پر لاکھوں سلام  
**دریا شریف** | مثانیاں شریف کو منبع خیر و برکت بنا دیتے والی ذات تبارک و تعالیٰ  
 منبع برکات و المناسات جمع الفيضات والكرامات قدوة الاولیاء  
 الكرام زیدة الاحقیاء الاعظام سلالة النخازان مصطفوی دودمان بہر تفضوی سید  
 الحسنى والحسینی البغدادی قطب الاقطاب والی صویہ پنجاب واصل مولیٰ  
 نازک الدنیا راعب عقبی امیر العارفین سید حسن بدر الدین رضی اللہ تعالیٰ  
 المرحم المرحمین ہے۔

**فضیلت** | اپنی ارفع اور اعلیٰ شان کے اعتبار سے سب مقامات سے  
 بڑی فضیلت بیت اللہ شریف کو ہے۔ اس کے بعد  
 مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت حاصل ہے۔ اس کے بعد بیت المقدس  
 شریف کا مقام ہے۔ اس کے بعد روضہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی  
 فضیلت ہے۔ اس کے بعد روضہ سید الشہداء حضرت امام حسین کربلائے معلیٰ  
 کو فضیلت ہے اس کے بعد روضہ حضرت سید عبد لقادر جیلانی محبوب سبحانی کی  
 کی فضیلت ہے۔ اس کے بعد روضہ نور حضرت سید حسن بدر الدین مثانیاں  
 شریف کو شرف فضیلت حاصل ہے۔



# احوال آبادی

## قصبہ مثنائیاں شریف

ہجرت کے وقت قصبہ مثنائیاں شریف کی آبادی تقریباً پانچ ہزار کے قریب تھی۔ اس قصبہ میں زیادہ تر اولاد شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ مالک تھی۔ قصبہ کی آبادی کے بارے میں سابقہ صفحات میں ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بقرض تبلیغ دین اسلام بغداد شریف سے تشریف لائے تھے اور قصبہ مثنائیاں شریف والی جگہ ڈیرہ لگا کر رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ بعد آپ نے موضع سوبل شریف کے حضرت سید شہاب الدین داؤد بخاری جو سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تھے کی دختر نیک اختر بی بی مرصعہ رحمۃ اللہ علیہا سے شادی کر لی تھی۔ اس عارفہ، کاملہ، زاہدہ، بی بی سے حضرت سید شاہ علی صابر، حضرت سید حبیب اللہ، حضرت سید عبد اللہ، حضرت سید محمد صادق بیٹے اور ایک بیٹی حضرت فاطمہ صغریٰ اللہ بندی المعروفہ المشہورہ بی بی پاکدامن پیدا ہوئی تھی۔ جن کا ڈولہا زمین میں جذب ہو گیا تھا۔ چاروں فرزند ان کی اولاد اللہ کے فضل و کرم سے خوب پھیلی ہے۔ ان اللہ نے اپنی سعی اور کوشش سے اپنے بزرگوں کے تبلیغی کام کو جاری رکھا ہوا۔

مثنائیاں شریف میں دیگر سادات کے خاندانوں کی آبادی کا بھی ذکر ہے۔ ہجرت کے وقت مثنائیاں شریف میں کچھ دیگر سادات کے خاندان بھی آباد تھے۔

تھے۔ ان خاندانوں کی مثالیاں شریف میں آمد کی وجوہات کے بارے میں بے شمار روایات مشہور ہیں۔ جن کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ خاندان مثالیاں شریف میں منتقل ہونے سے پہلے اولاد حضرت شاہ بدر دیوان کے ارادت مندوں میں سے تھے اور سکھوں کے عروج کے وقت یہ مثالیاں شریف میں منتقل ہو گئے۔ اس ضمن میں مورخ گھنیا لال مولف تاریخ لاہور میں لاہور کے محلہ شاہ بدر کی آباد کاری اور سکھوں کے ہاتھوں اس کی تباہ کاری کے بارے میں ایک مفصل رپورٹ تاریخ لاہور میں موجود ہے۔ مورخ گھنیا لال نے محلہ شاہ بدر لاہور کی بربادی کے بعد سادات کا وہاں سے ہجرت کر کے دیگر مقامات کو چلے جانے کے بارے میں نشاندہی تو کی ہے۔ مگر وہ ان سادات کی جائے ہجرت بیان کرنے کے بارے میں خاموش ہے۔

ظاہر ہے کہ محلہ شاہ بدر میں آباد سادات الکرام اپنے مرشد و رہنما کی عادات خصائل اور جذبہ محبت اور عزت سے آگاہ تھے۔ اس لئے یہ حضرات محلہ شاہ بدر لاہور کی بربادی کے فوراً بعد مثالیاں شریف میں گئے اور ان کو تمام حقیقت حال سے آگاہ کیا تھا۔ سادات مثالیاں نے ان کو اپنے گلے نکایا اور رہائش کے جگہ اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کر دیں۔ اس طرح حضرت سید عبدالصمد بدانی رحمۃ اللہ علیہ مورث اعلیٰ حضرت سید کیٹن جعفر حسین شاہ، حضرت سید ابو حسین صاحب ریٹائرڈ حوالدار پولیس، حضرت سید علی حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ کونول لاہور مستقل طور پر مثالیاں شریف میں آباد ہو گئے۔ چونکہ یہ خاندان لاہور سے ہجرت کر کے مثالیاں شریف میں آباد ہوا تھا اس لئے یہ لاہور کے مشہور شخصیات کے درمیان سے تھے۔ حضرت سید علی درویش بخاری رحمۃ اللہ علیہ خادم اور خلیفہ حضرت سید حسن بدر الدین المعروف والمشہور حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ

کے تھے۔ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب  
 حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت شاہ بدر دیوان  
 رحمۃ اللہ علیہ بن گئے تو آپ نے سید علی درویش کو خادم روضہ مقرر فرمایا تھا۔  
 حضرت سید شاہ علی صابر کے وصال کے بعد جب حضرت سید عبدالشکور  
 مغفور حق تبارک تعالیٰ سجادہ نشین بنے تو آپ نے حضرت علی درویش علیہ الرحمۃ  
 کو ان کے عہدہ پر بحال رکھا چنانچہ ۱۰۵۵ھ میں حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ  
 نے جب تقسیم نامہ دراشت اور خلانت تحریر کیا تو سید علی درویش، نہاد م روضہ شریف  
 کے دستخط اُس پر بطور گواہ کردائے گئے تھے۔ اُس دراشت نامہ پر بڑی وضاحت  
 سے عبارت "خادم روضہ شریف" درج ہے۔

چونکہ یہ تقسیم نامہ لاہور میں تحریر ہوا تھا اور سید علی درویش بخاری نے اس  
 پر دستخط کئے تھے تو ظاہر ہے کہ جب سید شاہ عبدالشکور لاہور میں مقیم تھے تو سید  
 علی درویش بھی ان کے ہمراہ لاہور میں مقیم تھے یا اکثر ان کے پاس آتے رہتے تھے۔  
 مزید برآں حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حضرت بہار الدین آ  
 ساکن چک بازید نے ایک رسالہ موسومہ "اذکار الابرار" یعنی تاریخ حضرت سید  
 شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ تالیف فرمایا تھا جس میں حضرت سید علی درویش علیہ  
 الرحمۃ کے بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ تحریر ہے کہ حضرت سید علی درویش  
 رحمۃ اللہ علیہ حکومت وقت کی طرف سے پرکنہ بٹالہ پر بطور عامل مقرر تھے جو اکثر  
 علاقہ میں آتے رہتے تھے اور لوگوں سے اجناس وغیرہ وصول کر کے بیگار میں لوگوں  
 سے کام لے کر اس جنس کو اپنے ڈیرہ پر لے جانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔  
 ایک دن وہ بے گار میں کام لینے کے لئے لوگوں کی تلاش میں، ڈیرہ حضرت شاہ  
 بدر دیوان پر آئے اور حضرت جی کے مریدوں اور سالکوں کو زیر دستی وزن اٹھانے

کے لئے جانا چاہا۔ حضرت شاہ بدر دیوان نے ان کو سمجھایا کہ دوست یہ لوگ جو عبادت اور ریاضت میں ان کو چھوڑ دو اور اپنا کوئی اور انتظام کرو۔ اس پر سید علی درویش نے کہا کہ بزرگو! اگر آپ کو ان لوگوں سے اتنا ہی پیار ہے تو آپ خود یہ بوجھ اٹھا کر میرے ڈیرہ پر چھوڑ آئیں۔ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ یہ دزن میں خود تیرے ڈیرہ پر چھوڑ آنا ہوں۔ اس پر علی درویش خود گھوڑے پر سوار ہو گیا اور حضرت جی کو وہ بوجھ اٹھا کر پیچھے آنے کو کہہ کر روانہ ہو گیا۔ ٹھوڑ ناصلہ پر جا کر جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حیرت زدہ ہو کر فوراً گھوڑے سے نیچے اتر آیا۔ کیونکہ بوجھ والا گھٹہ ہوا میں بابا جی کے سر سے کافی بلندی پر تھا اور حضرت بابا جی اس کے سایہ میں بڑی فراغت سے چل رہے تھے۔ علی درویش نے فوراً پاؤں پکڑ کر معافی مانگی۔ حضرت بابا جی نے فرمایا کہ اے نوجوان کیا بات ہے۔ ہم تیری اس چیز کو تیرے گھر ہی لئے جا رہے ہیں۔ مگر علی درویش کی حالت اپنی کوتاہی پر بڑی غیر ہو رہی تھی اور جسم پر لرزہ طاری تھا۔ ہاتھ جوڑ کر اپنے گناہ کو معاف کر دینے کی التجا کی۔ حضرت جی نے فرمایا کہ بر خور دار، کیوں مخلوق خدا کو ستاتا ہے۔ قیامت کو کیا جواب دو گے۔ علی درویش نے توبہ کر کے ملازمت چھوڑ دی اور سرکارِ شانیاں کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا اور اس دولت خانہ پر تمام عمر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ بعد میں ان کی اولاد نے اولاد شاہ بدر کے ساتھ اپنا رابطہ قائم رکھا چونکہ اس خاندان کے ذمہ خدمتِ روضہ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ تھی اس لئے یہ خاندان مجاہد حضرت شاہ بدر دیوان کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔ حضرت سید علی درویش نجفی علیہ الرحمۃ مورثِ اعلیٰ حضرت سید محمد شاہ صاحب، حضرت سید محمد حسین صاحب اور حضرت سید احمد شاہ صاحب مرحوم اور حضرت سید احمد شاہ صاحب

مرحوم کے تھے۔

حضرت سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم باعمل تھے ان کا شجرہ نسب گیارہ واسطوں کے بعد حضرت سید حسن بدر الدین ہرکار مثنائیاں شریف سے مل جاتا ہے۔ یعنی حضرت سید جلال الدین بن حضرت سید قطب الدین بن حضرت سید ابراہیم بن حضرت سید فتح اللہ شاہ بن حضرت سید عبدالقادر بن حضرت سید ابوبکر بن حضرت سید داؤد بن حضرت سید بہاؤ الدین بن حضرت سید احمد علی بن حضرت سید تاسم بن حضرت سید شرف الدین بن حضرت سید یحییٰ زاہد بن حضرت سید شہاب الدین۔ یعنی سید جلال الدین گیلانی حضرت سید یحییٰ زاہد شہید تاتار سے آکر حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے مل جاتے ہیں۔

حضرت سید جلال الدین گیلانی حضرت سید فاضل شاہ بن حضرت سید رشید کے زمانہ میں مثنائیاں شریف میں بفرض تعلیم و تدریس تشریف لائے تھے۔ اس وقت استاد یا پیش امام کو ملاں جی کہا کرتے تھے۔ اس نسبت سے اولاد حضرت سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ "ملائے" مشہور ہو گئی۔ اس طرح مثنائیاں شریف میں اولاد شاہ بدر کے علاوہ تین مزید خاندان یعنی لاہور علیے اولاد حضرت سید عبدالصمد بہدانی رحمۃ اللہ علیہ - ۲۔ مجاور اولاد حضرت سید علی درویش بخاری - ۳۔ ملائے اولاد حضرت سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ نام صرف شناخت کے طور پر مشہور تھے۔ کسی تضحیک یا نقص کی وجہ سے نہ تھے۔ ان خاندانوں کی آپس میں رشتہ داری، بھائی چارہ، اُنس و محبت اور باہمی ربط و ملاپ بڑے خوش گوار ماحول میں ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہے۔ ایک دوسرے کو بڑی محبت و احترام سے ملتے تھے۔ آپس میں پیار سے گلے ملتے

تھے۔ رفاہی امور میں ہمیشہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے تھے اور ان میں کبھی کبھی مذہبی یا سیاسی نوعیت کا تنازعہ نہیں ہوا اور نہ اب ہے۔

اولاد شاہ بدر اگر حضرت سید شاہ بدر دیوان کی نسبی اولاد ہے تو یہ سب خاندان یعنی دیگر سادات حضرت سید شاہ بدر دیوان کی روحانی اولاد ہے۔ ان سب لوگوں کا محبوب اور پیشوا حضرت سید حسن بدر الدین مدد ذات والاصفات ہے جس کے لئے یہ سب ایک فرد احد کی طرح ہمیشہ متحد رہتے ہیں اور رحمت خداوندی کے سزاوار بنتے رہتے ہیں۔ خدا کے ہمارے بھائی چارہ تا قیامت قائم رہے۔ آمین۔

بیکر اقوام۔

اولاد شاہ بدر نے زمین پر کاشت کاری اور اس کی آباد کاری کے عمل کو باری رکھنے کے لئے اپنے مریدین کے بہت سے خاندانوں کو شانیاں شریف لاکر آباد کر لیا تھا۔ کیونکہ ان کو تبلیغ دین کے کام سے فرصت نہیں تھی۔ اس وجہ سے زمین بے آباد پڑی رہتی تھی اور دیگر قصبات میں اکثر مرید زمین کی نایابی کی وجہ سے بڑی بڑی تکالیف کا سامنا کرتے تھے۔ اس لئے اولاد شاہ بدر نے راجعت پیشہ اقوام یعنی راجپوت، جاٹ، اراٹیں، ڈوگر اور کھوڑوں کے خاندان شانیاں شریف میں بغرض کاشت کاری لاکر ان کو اپنی زمینیں دے دیں۔ اس طرح یہ خاندان خوشحال ہو گئے تھے۔

دیگر ضروریات زندگی فراہم کرنے کے لئے دوسرے قصبات سے ضرور ہمیشہ اقوام نائی، موچی، تیلی، گمار، ترکھان، لوہار، فقیر، بروالے، قصائی، مراٹی وغیرہ لاکر آباد کر لئے۔ بلکہ غیر مسلم سرکاری اور نیم سرکاری مہانوں کی خاطر تواضع کے لئے سکھ ترکھان بھی آباد کئے۔ تجارت ہمیشہ کھوجے یا شیخ بھی گاؤں میں آباد تھے۔

دیگر اقوام کے ساتھ اولاد شاہ بدر کا برتاؤ

اولاد شاہ بدر دیوانِ رحمۃ اللہ علیہ بڑی خوش طبع، خوش خلق، نرم مزاج اور سخی تھی۔ اپنے ملنے والوں سے اس طرح پیش آتے کہ دوسرے لوگ ان سے مزید راہ و رسم پیدا کرنے کی آرزو کرتے تھے، جو ایک دفعہ مل گیا وہ ہمیشہ کے لئے ان کا ہو گیا اور یہ اس کے ہو گئے اور جو ایک دفعہ مشائیاں آگیا دوبارہ نہ گیا۔

## مشائیاں شریف کے محلہ جات

قصبہ مشائیاں شریف کے مختلف محلہ جات تھے۔ ان محلہ جات کو مندرجہ ذیل نام تھے۔

### اندرون محلہ یا کھوہ والا محلہ

یہ محلہ سید عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ کی قلعہ نما رہائش گاہ یعنی اندرون فصیل قصبہ آباد تھا۔ اس محلہ کے وسط میں ایک بہت ہی بڑا کنواں تھا جو اپنی گہرائی میں لاشانی تھا۔ اس کا پانی بہت ہی ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔ اس میں اولاد حضرت شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ آباد تھی۔

### ہٹ والا محلہ

یہ محلہ ہٹ والا سید عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ کے اردگرد آباد تھا۔ یعنی اولاد سید عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ نے جگہ کی تنگی کی وجہ سے بیرون محلہ کے مشرقی حصہ کچھ مکانات اور جو بلیاں تعمیر کر لیں تھیں۔ اس کو ہٹ والا محلہ کا نام دیا ہوا تھا۔

## حجرے والا محلہ

یہ محلہ حجرہ شریف حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے اردگرد آباد تھا۔ اس میں اولاد حضرت سید عبدالغنی اور حضرت سید عبدالحمید لیسراں سید شاہ علی صابر آباد تھی۔

## ماڑیاں والا محلہ

یہ محلہ قصبہ مٹانیاں شریف کے جنوب مغرب میں آباد تھا۔ اس میں زیادہ تر اولاد حضرت سید عبداللطیف اور سید محمد صادق بن حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ آباد تھی۔

## جولیاں

جگہ کی تنگی اور آبادی کے زیادہ ہوجانے کی وجہ سے اولاد حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے قصبہ کے شمالی حصہ میں ایک کالونی تعمیر کر لی تھی۔ اس محلہ یا کالونی کو جولیاں کہتے تھے۔

اس طرح سادات اکرام اولاد حضرت سید شاہ بدر و ایدان علیہ الرحمۃ قصبہ کے بالکل وسط میں آباد تھی ان کے اردگرد دیگر اقوام آباد تھیں۔ اولاد حضرت سید عبدالصمد بہانی قصبہ کے مغربی حصہ میں آباد تھی اور اولاد حضرت سید جلال الدین گیلانی قصبہ کے جنوب مغرب میں آباد تھی۔ مزدور پیشہ اقوام قصبہ کے اردگرد آباد تھی۔



## نمبرداریاں

قصبہ میں چار نمبردار تھے ان پر ایک چیف نمبردار ہوا کرتا تھا۔  
 ۱۹۴۷ء سے پہلے حضرت سید صابر حسینؒ، حضرت سید غلام مرتضیٰؒ  
 حضرت سید احمد علی بن غلام دستگیر نمبردار تھے اور حضرت سید محمد حفیظؒ  
 چیف نمبردار قصبہ مثنائیاں شریف تھے۔

## مثنائیاں شریف کے مقبرہ حاجات

قصبہ مثنائیاں میں سب سے بڑا اور لاثانی دربار حضرت سید حسن  
 بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ جہاں پر ہر وقت رحمت باری تعالیٰ کا نزول  
 ہوتا تھا۔ اس دربار شریف سے ہر وقت سالکین اور عارقین فیض یاب  
 ہوتے رہتے تھے۔ عرس حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ ہر سال  
 ۱۲۔ ربیع الاول اور ہر ماہ نوچندہ جمعرات کو ہوا کرتا تھا۔ روضہ شریف میں  
 خزانہ کے سامنے دالی قبر شریف حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ  
 کی تھی۔ ان کے دائیں جانب حضرت بی بی مرصعہ رحمۃ اللہ علیہا محو خواب  
 ہیں اور حضرت سید شاہ بدر وادان رحمۃ اللہ علیہ کی بائیں جانب حضرت  
 سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اور خلیفہ اول حضرت سید  
 حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے۔ ان کے بائیں جانب حضرت  
 سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اور خلیفہ حضرت سید شاہ علی صابر  
 رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے۔ ان کے بائیں جانب حضرت سید جان محمد  
 بن حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے۔ ان کے

بی جانب حضرت سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے۔ دربار کے  
 عن میں اولاد حضرت سید شاہ علی صابرح اور سید عبدالشکور کی قبور ہیں۔  
 زمانہ کے بالکل نزدیک خادم حضرت شاہ بدر کی قبر ہے۔ قرین قیاس  
 قبر حضرت علی درویش کی ہوگی۔ روضہ سے باہر حضرت بہاؤ الدین کی قبر  
 قی آل کے درخت کے سایہ میں رہتی تھی۔

دربار شریف کے شمال مغرب میں تقریباً ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر حضرت رشید رحمۃ  
 اللہ علیہ اور حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ محو خواب ہیں۔ ان کے سرانے یعنی شمال  
 جانب حضرت سید چراغ علی شاہ، حضرت سید امداد علی شاہ، حضرت سید  
 عاشق حسین اور دوسرے بزرگوں کی قبور ہیں۔

### مقبرہ حضرت بی بی پاکدامن رحمۃ اللہ علیہا

دربار حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے شمال میں ۵۰۰ گز کے  
 فاصلہ پر مقبرہ بی بی پاکدامن تھا۔ یہ مقبرہ بڑا فیض رساں تھا۔ یہاں پر مانگی ہوئی  
 دعا دربار خداوندی میں قبول ہوئی تھی۔

### مقبرہ حضرت سید ابرار رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقبرہ قصبہ مٹانیاں شریف کے شمال میں تھا۔ یہاں پر سالکین کو بہت  
 فیض حاصل ہوتا تھا۔ یہ روضہ حضرت سید ارشاد حسین برادر سید ابرار حسین نے  
 تعمیر کروایا ہوا تھا۔ اس پر ہر سال ربیع الثانی میں عرس ہوتا تھا۔ حضرت سید  
 حسین بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔

## مقبرہ حضرت سید اولاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقبرہ قصبہ کے اندر محلہ حویلیاں میں تھا۔ اس کو آپ کے صاحب زادے حضرت سید عاشق حسین نے تعمیر کروایا تھا۔ سید اولاد علی شاہ کا عرس ہر سال ماہ ماٹ میں ہوتا تھا۔ آپ کے مرید اور دیگر طالبین ملک کے دور دراز علاقہ سے آکر عرس شریف میں شرکت کرتے تھے اور فیض یاب ہوتے تھے۔

## قصبہ مشانیاں شریف میں مساجد

قصبہ میں مندرجہ ذیل مساجد آباد تھیں۔ یہ مساجد ہر وقت نمازیوں سے بارگاہِ ربانی رہتی تھیں۔ ان مساجد میں اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ تفسیر قرآن الحکیم اور حدیث رسول صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معقول انتظام تھا۔

- ۱- مسجد دربار حضرت شاہ بدر دیوان۔ یہ مسجد دربار سے ملحق تھی۔
- ۲- مسجد قتل گڑھ۔ اس مسجد میں سکھوں نے اپنے دور اقتدار میں عدالت اور قتل گاہ بنایا ہوا تھا۔
- ۳- ہٹ والی مسجد۔ یہ مسجد نزد اندرون محلہ تھی۔
- ۴- مسجد حضرت منزل شاہ۔ یہ مسجد حضرت منزل شاہ نے بنوائی ہوئی تھی۔ اس کو دوبارہ حضرت سید ارشاد حسین نے کوشش کر کے مرمت کروایا تھا۔ یہ مسجد روضہ بی بی پاکدامن کے نزدیک ہے۔
- ۵- مسجد ہڈیاں والی۔ یہ مسجد بازار مشانیاں شریف کے وسط میں تھی۔ اس کی تعمیر پرانی تھی۔
- ۶- مسجد نائیاں والی۔ اس مسجد کے نزدیک اولاد حضرت سید عبدالصمد آباد

تھی۔ کچھ گھرنائیوں اور بولاہوں کے ہتھے مگر مسجد تائیوں کے نام سے مشہور تھی۔

مسجد محلہ ماڑیاں والا۔ یہ مسجد اولاد حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کردہ تھی۔ اس کے نزدیک ہی قبر حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ تھی۔ ہجرت کے بعد یہ قبر غیر مسلموں نے اکھیڑ دی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سید اکرم شاہ صاحب نے مثنائیاں شریف میں آباد لوگوں کی مدد سے اس کو دوبارہ تعمیر کرایا ہے۔ سبحان اللہ

سید محمد اکرم شاہ صاحب نے بیان کیا ہے کہ وہ سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں بڑے پریشان تھے۔ اس معاملہ میں ان کی اللہ تعالیٰ نے یوں مدد فرمائی کہ چوہدری بلونت سنگھ ایڈووکیٹ سرینچ مثنائیاں شریف جو بابا گورو ناتک صاحب کے جنم دن کے تہوار میں شرکت کرنے کے لئے لاہور شریف لائے ہوئے تھے، سے ملاقات ہو گئی۔ سید اکرم شاہ صاحب نے سردار بلونت سنگھ جو سید دلاور حسین بن سید الطاف حسین ریٹائرڈ ایس پی کے مکان میں سکونت پذیر تھے حالات بیان کئے۔ سردار صاحب موصوف نے اس کام کو کرے کی حامی بھری۔

سردار بلونت سنگھ صاحب نے حسب وعدہ قبر شریف حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ تیار کروادی ہے۔ اس سلسلہ میں سردار مسود اللہ ریٹائرڈ پرنسپل جو کہ مثنائیاں شریف میں ایک معروف شخصیت ہیں۔ ان کی بڑی مدد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَ اَحْسَنَ مِنْكَ تَرَاقُّطٌ عَيْنِي  
وَ اَجْمَلَ مِنْكَ لَم تَلَا النِّسَاءَ

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھوں نے آپ سے  
زیادہ حسین نہیں دیکھا ہے اور کسی عورت نے آپ سے زیادہ خوبصورت  
فرزند پیدا نہیں کیا ہے۔

خَلَقْتَ مَبْرَأً مِنْ كُلِّ مَيْتَبٍ  
كَافَكَ قَدْ خَلَقْتَ كَمَا تُشَاءُ

ترجمہ: یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہر عیب  
سے پاک ہیں۔ آپ ایسے برگزیدہ ہیں کہ آپ کی تخلیق آپ کی مرضی سے ہوئی

مَنْ ذَا الَّذِي مَا سَاءَ قَطُّ  
وَمَنْ لَهُ الْحَسَنَىٰ نَقَطُ

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ایسا بھی کوئی شخص  
(سوائے آپ کے) ہو سکتا ہے کہ جس نے کبھی برائی نہیں کی ہے اور جس  
میں صرف خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔

مُحَمَّدَ الْهَادِي الَّذِي  
عَلَيْهِ بَابُ رَيْلٍ لَهْبَطُ

ترجمہ: ایسی اعلیٰ اور ارفع شخصیت صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ  
آلہ وسلم ہیں، جن پر حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہو  
ہیں۔

مَنْ ذَلَّيْ تَرْفَى سَجَايَا كَلْهَا  
كَفَى لَمَرَدٍ نَبْلًا اِنْ تَعَدَّ مَعَانِيَه

ترجمہ: ایسا شخص کون ہے کہ جس کی تمام عادات پسندیدہ ہوں۔ یہ کسی کو بھی شرف حاصل نہیں ہے کہ اس کی تمام برائیاں ختم کر دی جائیں۔ سوائے میرے آقا اور مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

(از حضرت حسان بن ثابتؓ)

### مدحت حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

ایک دفعہ حضرت مولانا غلام رسولؒ مؤلف "تفسیر لویف" حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر انوار پر حاضر ہوئے حضرت مولاناؒ جسمانی عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ نے دربار میں حاضر ہو کر بڑے درد مند لہجہ میں ایک قصیدہ پڑھا جب آپ اپنا قصیدہ ختم کر چکے تو آپ بالکل تندرست اور آوازا تھے۔ اس قصیدہ کے چند اشعار قارئین کی خدمت میں بطور تبرک پیش ہیں۔

اے شمع بزم رسالت، اسے نور دیدہ مرتضیٰ

قبلہ بیت المحرم، سرتاج جملہ اولیاء

اے ماہِ اقلک شریعت، پیشوائے اولیاء

در تمہارے پر کھڑا کرتا ہے، عاجز التما،

یا شاہ بدریا والئے پنجاب یا منظر ہر دو سما

میر لیا میں دونوں جہاں میں دل میرے کا مدعا

شایاں چہ عجب گر بنوا زندگوارا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## درود و سلام بخد مت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ اظہریت پہ اظہر درود

اظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

وَاللَّیْلِ مِیْنِ وَه وَالغَبْرِ كَاظْهُور

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

قاطعہ زہرا ، طیبہ ، طاہرہ

جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

مجس کا آنچل نہ دیکھا مہر مہرنے

اس روانے نزاہت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا و جہ وصلی خدا

باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سید الانبیاء والاولیاء

راکب دوشی عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہ گلگوں قسار

بیس دست غربت پہ لاکھوں سلام

جس کی نہر ہوتی گردن اولیاء

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت محمد رضا بریلوی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

يا محمد بن  
المصطفى

يا الله  
جل جلالك

# تذکرہ اہل علم و عرفان

یعنی

رحمۃ اللہ علیہ

## ذکر حضرت شاہ بدایوں

حصہ دوم

مصنف و مؤلف

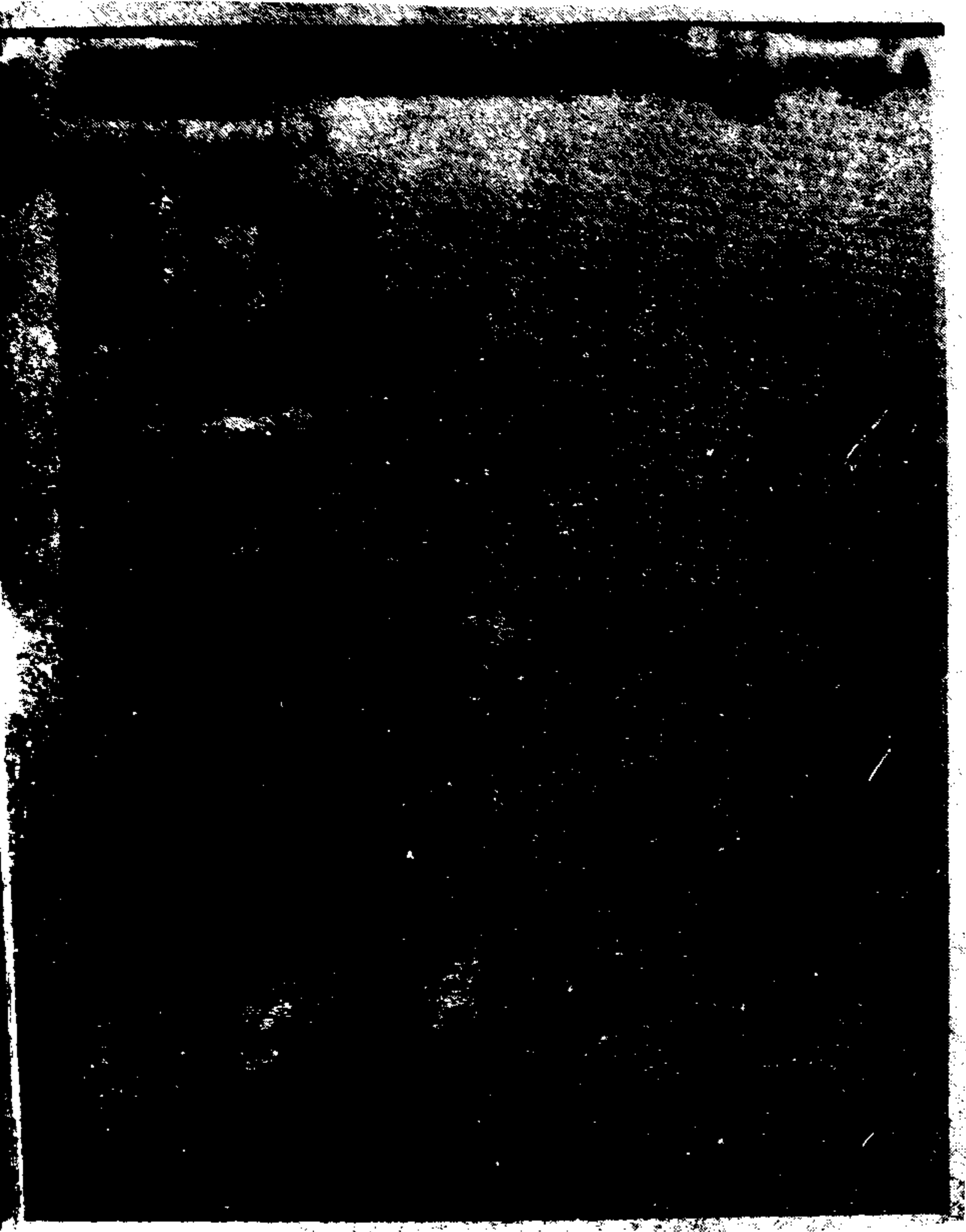
سید محمد اکبر شاہ گیلانی مثنوی

یا غوث  
الاعظم

چاہ پسران، لاہور

یا علی  
المرتضی





## فہرست مضامین (حصہ دوم)

شمار	مضامین	صفحہ	شمار	مضامین	صفحہ
				نعت شریف	۱۲
۱	حضرت شاہ علی صابرؒ بن	۱۲	۹	حضرت سید چراغ علی شاہؒ	۲۰
۲	حضرت شاہ بدر دیوانؒ	۱۳	۱۰	بن حضرت سید غلام مصطفیٰ شاہؒ	۲۳
۳	حضرت سید شاہ عبدالشکورؒ	۲۰	۱۱	حضرت سید اولاد علی شاہؒ بن	۲۳
۴	بن حضرت سید شاہ علی صابرؒ	۳۲	۱۲	حضرت سید چراغ علی شاہؒ	۲۴
۵	حضرت سید رشیدؒ بن	۳۳	۱۳	حضرت سید عاشق حسینؒ بن	۲۹
۶	حضرت شاہ عبدالشکورؒ	۳۵	۱۴	حضرت سید چراغ علی شاہؒ	۵۲
۷	حضرت سید محمد فاضل شاہؒ بن	۳۶	۱۵	حضرت سید محمد ارشدؒ بن	۵۳
۸	حضرت سید رشیدؒ	۳۷	۱۶	حضرت سید محمد حسینؒ	۵۵
	حضرت سید ولایت علی شاہؒ			حضرت سید سلطان محمدؒ بن	
	بن حضرت سید فاضل شاہؒ			حضرت سید بہادر علیؒ	
	حضرت سید امیر علی شاہؒ			حضرت سید محمدؒ بن	
	بن حضرت سید ولایت علی شاہؒ			حضرت سید سلطان محمدؒ	
	حضرت سید حسین علی شاہؒ بن				
	حضرت سید امیر علی شاہؒ				
	حضرت سید حیات علیؒ بن				
	حضرت سید حسین علیؒ				

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
	حضرت سید فیض محمد <sup>رح</sup> بن	۲۷		حضرت سید فیض محمد <sup>رح</sup> بن	۱۷
۲۸	حضرت سید شاہ نواز <sup>رح</sup>	۵۷		حضرت سید سید محمد <sup>رح</sup>	۱۸
	حضرت سید رحمت علی شاہ <sup>رح</sup>	۲۸		حضرت سید شفیع محمد <sup>رح</sup> بن	۱۸
۴۹	بن حضرت سید شاہ علی <sup>رح</sup>	۵۹		بن حضرت سید گل محمد <sup>رح</sup>	۱۹
	حضرت سید محمد چراغ <sup>رح</sup> بن	۲۹		حضرت سید رستم علی <sup>رح</sup> بن	۱۹
۷۰	حضرت سید سبحان علی <sup>رح</sup>	۲۰		حضرت سید حسین علی <sup>رح</sup>	۲۰
	حضرت سید محمد حسین <sup>رح</sup> بن	۳۰		حضرت سید شرف علی <sup>رح</sup> بن	۲۰
۷۱	حضرت سید نصحی شاہ <sup>رح</sup>	۳۱		حضرت سید رستم علی <sup>رح</sup>	۲۱
	حضرت سید درویش محمد <sup>رح</sup> بن	۳۱		حضرت سید سبحان علی <sup>رح</sup> بن	۲۱
۷۲	حضرت سید رشید <sup>رح</sup>	۴۱		حضرت سید رستم علی <sup>رح</sup>	۲۱
	حضرت سید ہاشم علی <sup>رح</sup> بن	۳۲		حضرت سید میر <sup>رح</sup> بن	۲۲
۷۳	حضرت سید فرزند علی <sup>رح</sup>	۴۱		حضرت سید علی محمد	۲۲
	حضرت سید محمد حسین <sup>رح</sup> بن	۳۳		حضرت سید محمد افضل <sup>رح</sup> بن	۲۳
۷۴	حضرت سید ہاشم علی <sup>رح</sup>	۴۳		حضرت سید عطا محمد <sup>رح</sup>	۲۳
	حضرت سید شفقت علی <sup>رح</sup>	۳۴		حضرت سید محمد لطیف <sup>رح</sup> بن	۲۴
۷۵	بن حضرت سید تیغ علی <sup>رح</sup>	۴۵		حضرت سید شفیع محمد <sup>رح</sup>	۲۴
	حضرت سید حسین چراغ <sup>رح</sup> بن	۳۵		حضرت سید واجد حسین <sup>رح</sup> بن	۲۵
۷۶	حضرت سید احمد شاہ <sup>رح</sup>	۴۶		حضرت سید محمد افضل <sup>رح</sup>	۲۵
	حضرت سید برکت علی شاہ <sup>رح</sup>	۳۶		حضرت سید احمد حسین <sup>رح</sup> بن	۲۶
۷۷	بن حضرت سید تیغ علی <sup>رح</sup>	۴۷		حضرت سید محمد افضل <sup>رح</sup>	۲۶

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
	حضرت سید حسینؑ بن	۹	درود و سلام و خدمت	۳۷
۸۷	حضرت سید تاج الدینؑ	۷۸	افضل الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم	
	حضرت سید عبد الحمیدؑ بن	۱۰		
۸۸	حضرت سید تاج الدینؑ		باب دوم	
	حضرت سید ارشاد حسینؑ	۱۱	حضرت سید فریدؑ بن	۱
۸۹	بن حضرت سید محمد چراغؑ	۷۹	حضرت سید شاہ عبد الشکورؑ	
	حضرت سید سجاد حسینؑ بن	۱۲	حضرت سید محمد ظریفؑ بن	۲
۹۰	حضرت سید محمد چراغؑ	۸۰	حضرت سید فریدؑ	
	حضرت سید ابرار حسینؑ	۱۳	حضرت سید محمد افضلؑ بن	۳
۹۱	بن حضرت سید محمد چراغؑ	۸۱	حضرت سید محمد ظریفؑ	
	حضرت سید محمد عارفؑ بن	۱۴	حضرت سید صابر حسینؑ بن	۴
۹۲	حضرت سید فریدؑ	۸۲	حضرت سید میراں بخشؑ	
	حضرت سید سراج الدینؑ	۱۵	حضرت سید بدر علی شاہؑ	۵
۹۳	بن حضرت سید محمد شاہؑ	۸۳	بن حضرت سید قادر بخشؑ	
	حضرت سید اولاد علی شاہؑ	۱۶	حضرت سید سلطان اکبرؑ	۶
۹۵	بن حضرت سید تنفیخ علی شاہؑ	۸۴	بن حضرت سید نجف علیؑ	
	حضرت سید محمد عارفؑ بن	۱۷	حضرت سید فقر علیؑ بن	۷
۹۶	حضرت سید ملک شاہؑ	۸۵	حضرت سید محمد شاہؑ	
	حضرت سید برکت علی شاہؑ	۱۸	حضرت سید ولوی تاج الدینؑ	۸
	بن حضرت سید محمد عارفؑ	۸۶	بن حضرت سید محمد شاہؑ	

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۹	حضرت سید ملک شاہؒ بن	۲۹	۱۰۸	حضرت سید صالح شاہؒ	۲۹
۲۰	حضرت سید عالم شاہؒ	۹۸	۱۰۹	بن حضرت سید محمد ظریفؒ	۳۰
۲۱	حضرت سید محمد چراغؒ بن	۳۰	۱۱۰	حضرت سید حامد شاہؒ بن	۳۱
۲۲	حضرت سید علی شیرؒ	۹۹	۱۱۱	حضرت سید غلام محی الدین	۳۲
۲۳	حضرت سید گوہر شاہؒ بن	۳۱	۱۱۲	حضرت سید موادی محمد شاہؒ	۳۳
۲۴	حضرت سید ملک شاہؒ	۱۰۰	۱۱۳	بن حضرت سید شاہ آوازؒ	۳۴
۲۵	حضرت سید محمد امینؒ بن	۳۲	۱۱۴	حضرت سید نور شید علیؒ بن	۳۵
۲۶	حضرت سید گوہر شاہؒ	۱۰۱	۱۱۵	حضرت سید تیغ علیؒ	۳۶
۲۷	حضرت سید عزت علیؒ بن	۳۳	۱۱۶	حضرت سید امداد علیؒ بن	۳۷
۲۸	حضرت سید صاحب شاہؒ	۱۰۲	۱۱۷	حضرت عطا محمدؒ	۳۸
۲۹	حضرت سید شبیر حسینؒ بن	۳۴	۱۱۸	حضرت سید شاہ چراغؒ بن	۳۹
۳۰	حضرت سید عزت علیؒ	۱۰۳	۱۱۹	حضرت سید جہان شاہؒ	۴۰
۳۱	حضرت سید عاشق حسینؒ	۳۵	۱۲۰	حضرت سید قطب شاہؒ بن	۴۱
۳۲	بن حضرت سید محمد حسینؒ	۱۰۴	۱۲۱	حضرت سید حامد علی شاہؒ	۴۲
۳۳	حضرت سید چراغ علیؒ بن	۳۶	۱۲۲	حضرت سید غلام فریدؒ بن	۴۳
۳۴	حضرت سید ولایت علیؒ	۱۰۵	۱۲۳	حضرت سید غلام رسولؒ	۴۴
۳۵	حضرت سید واصل شاہؒ بن	۳۷	۱۲۴	حضرت سید میان محمدؒ بن	۴۵
۳۶	حضرت سید محمد ظریفؒ	۱۰۶	۱۲۵	حضرت سید علی محمدؒ	۴۶
۳۷	حضرت سید علی شیرؒ بن	۳۸	۱۲۶	حضرت سید محمد اعظمؒ بن	۴۷
۳۸	حضرت سید صاحب شاہؒ	۱۰۷	۱۲۷	حضرت سید محمد عارفؒ	۴۸

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
	حضرت سید منزل شاہ <sup>رح</sup> بن	۴		حضرت سید شاہ عنایت <sup>رح</sup> بن	۱۰
۲۱۴	حضرت سید اصغر علی شاہ <sup>رح</sup>		۲۰۶	حضرت سید قطب شاہ	
	حضرت سید امام شاہ <sup>رح</sup> بن	۵		حضرت سید شاہ نواز <sup>رح</sup> بن	۱۱
۲۱۵	حضرت سید نبیون شاہ <sup>رح</sup>		۲۰۷	حضرت سید ملک شاہ <sup>رح</sup>	
	حضرت سید الطاف حسین شاہ <sup>رح</sup>	۶		حضرت سید باقر حسین <sup>رح</sup> بن	۱۲
۲۱۶	بن حضرت سید اصغر علی شاہ <sup>رح</sup>		۲۰۸	حضرت سید شاہ بہتاب <sup>رح</sup>	
	حضرت سید محمد اشرف شاہ <sup>رح</sup> بن	۷		مناجات در مدح در شان	۱۳
۲۱۷	حضرت سید الطاف حسین <sup>رح</sup>		۲۰۹	شاہ ولایت حضرت علی المرتضیٰ <sup>رح</sup>	
	مناجات در مدح قصبہ	۸			
۲۱۸	مشائیان شریف			باب، مہتمم	
	ایک نصیحت	۹		حضرت سید محمد صادق <sup>رح</sup> بن	۱
			۲۱۰	حضرت شاہ بدر الدین <sup>رح</sup>	
	حضرت سید حبیب اللہ <sup>رح</sup> بن	۱۰		حضرت سید فتح اللہ شاہ <sup>رح</sup> بن	۲
۲۲۰	حضرت شاہ بدر الدین <sup>رح</sup>		۲۱۲	حضرت سید محمد صادق <sup>رح</sup>	
۲۲۸	شجرہ عالیہ قادریہ بدریہ	۱		حضرت سید اصغر علی شاہ <sup>رح</sup>	۳
۲۳۰	خلیفہ آدل	۲	۲۱۳	بن حضرت سید الہی شاہ <sup>رح</sup>	
۲۳۱	خلیفہ دوئم	۳			
۲۳۲	نعت شریف	۴			
۲۳۵	اپیل	۵			
۲۳۸	فہرست عطیات و ہندکان	۶			

# نعت شریف

جنت میں کہاں یارو، جو بات مدینے میں  
اسے کاش میرے کٹتے دن رات مدینے میں

تو میرے سلاموں کی، تو میرے دردوں کی  
اسے باد صبار لے جا، سوغات مدینے میں

ایک عمر سے بہتر ہے، اک عمر سے افضل ہے  
ہو جائے بسر جس کی، اک رات مدینے میں

ڈھلتے ہیں گھڑی بھر میں، سو باپ مسلمان کے  
اس شان سے ہوتی ہے برسات مدینے میں

جینے کا مزہ آتا، مرنے کا مزہ آتا  
رہتے جو کبھی ہم بھی، دن رات مدینے میں

بھر جائے دعاؤں سے، آقا کی عطاؤں سے  
خالی بھی اگر ہوتے، یہ ہاتھ مدینے میں

کچھ اور مزا ہوتا، کچھ اور سماں ہوتا  
پڑھتا جو کبھی انجم، یہ نعت مدینے میں

یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ  
اعثنی و مددنی فی سبیل اللہ

تو غنی اندر دو عالم من فقیر  
روز محشر عذر پائے من پذیر

در حسابم هو التوبینی نا گریز  
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگریز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ  
 الَّذِیْنَ الْمُسْتَطَفِیْنَ فَصُوْماً اٰلِهِ الْمَجْتَبِیَّۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
 عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ . وَ الَّذِیْ بَیْدَهُ نَفْسِیْ لَا یُوْمِنُ بَعْدِیْ اَحْتٰی  
 بِحَبِیْبِیْ وَلَا یُحِبُّنِیْ ذُو الْقُرْبٰتِیْ مَا قَامَ مَقَامَ بَعِیْنِهِ .  
 ترجمہ: سب قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے اور صلوٰۃ و سلم  
 ہو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو افضل العباد ہیں۔ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری  
 جان ہے۔ وہ میرے اوپر ایمان نہیں لایا جس نے مجھے دوست رکھا اور  
 میرے قرابت داروں کو اپنی جان میں جگہ نہیں دی۔

سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت

سید حسن بدرالدین مثالوی

حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ ۹۶۱ھ کو شانیاں شریف میں پیدا  
 ہوئے تھے۔ علم ظاہری اور باطنی امور کی تکمیل سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ  
 سے کی تھی۔ آپ عالم با عمل، زاہد، عابد، متقی، پرہیزگار، خوش شغل، خوش وضع  
 خوش لباس تھے۔ حافظ قرآن اور عالم حدیث مبارکہ اور مسائل فقہ سے آگاہ  
 تھے۔ اعلیٰ قسم کے قاری اور رموز باطنی سے پوری طرح آگاہ تھے۔ علم تصوف  
 اور سلوک میں ماہر تھے۔ اپنے والد ماجد حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ



جو اپنے وقت کے دیوان تھے۔ نحرۃ خلافت حاصل کر کے خود سلسلہ عالیہ قادریہ میں لوگوں سے بیعت لیتے تھے اور حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ کے جانشین مقرر ہوئے تھے۔ آپ بڑے ولی کامل تھے۔ آپ کے بارے میں علم سلوک کے درس و تدریس میں ایک مستقل باب حضرت حسین علی بن امیر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تالیف شدہ قلمی نسخہ میں درج فرمایا ہے قارئین کے استفادہ کے لئے اس میں سے مقررہ بیان کیا جاتا ہے۔

**اقسام طالب حق** طالب حق جو اللہ تعالیٰ کی معرفت پانے کا متلاشی ہو اور اس مقصد کے لئے ریاضت اور مجاہدات کرتا ہو۔ اسی کو طالب صادق یا طالب حق کہتے ہیں۔

**طالب کاذب** جو طالب اللہ تعالیٰ کا متلاشی تو ہو مگر اس کے لئے ریاضت یا مجاہدہ نہ کرتا ہو وہ طالب کاذب ہے۔ کیونکہ اس کا یقین ہے کہ جب ملے گا پاؤں گا۔

**مرشد کامل کو پانے کی صورتیں** ۱۔ بعض سالک مرشد کو متلاشی بسیار کے بعد پا لیتے ہیں۔

۲۔ بعض دفعہ کسی سالک کو کسی اللہ والے کا پتہ دے دیتے ہیں۔  
۳۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ بذریعہ غیبی اشارہ کسی ولی اللہ کے پاس بھیج دیتے ہیں اور وہ اس بزرگ سے فیض حاصل کر لیتا ہے۔

**بیعت طالب صادق** اپنے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کے ہاتھ میں فروخت کر دیتا

ہے۔ طالب صادق اپنے مرشد کے ہاتھ میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح کہ غسل کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے۔ غسل جس طرح چاہتا ہے مردے کی میل

ختم کر دیتا ہے۔ اس طرح مرشد کمال اپنے مرید کے نقائص دور کر دیتا ہے اور اس کو مائل بہ پروا کر دیتا ہے۔ اور وہ اپنی روحانی سیر کرنے لگ جاتا ہے۔

**بیعت کے اقسام** | بیعت کے دو اقسام ہیں۔ ۱۔ بیعت صادق  
۲۔ بیعت کاذب

**بیعت صادق** | جو طالب صادق اپنے مرشد کا من و عنن کہا مانے، اس میں اپنی رائے یا وسوساں کو داخل نہ کرے۔

**بیعت کاذب** | ساک اپنے مرشد کے حکم کو اپنی عقل اور نظر سے دیکھے اور اس کے حکم پر عمل کرنے میں اپنا ذاتی نفع اور نقصان کا خیال کرے، مرشد کے حکم پر اپنی عقل و نظر سے تنقید کرے اور مرشد کے حکم کی پروا نہ کرے۔

**توجہ مرشد** | ساک پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے امر کے مطابق ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف رہے اور مرشد کے حکم کی پوری پوری تعمیل کرے اور مرشد اپنے مرید کی اچھی طرح تعلیم اور تربیت کرتا رہے اور ساک کو پیش آمدہ مشکلات کو حل کرتا رہے۔ اس طرح چند روز کی ریاضت سے ساک کا دل جاری ہو جائے گا اور وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے گا۔

**فناء فی الشیخ** | جب ساک اپنے مرشد کے بتائے ہوئے ذکر اور فکر میں مصروف رہ کر پریشان اور مضمل رہنے لگے گا اور مرشد کی صحبت میں اس کو سکون اور فرحت عیسر ہوگی۔ جب شیخ سے جدا ہوگا تو بڑی پریشانی اور بے قراری میں تڑپے گا اور مرشد کے پاس خوش ہو گا اور مسکرائے گا۔ یہ درجہ فناء فی الشیخ کا ہے۔

**ذکر** | کلمہ طیبہ، رعائے کریمہ، تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا، درود پاک اور دیگر اُرداد جو مرشد تجویز کرے۔ پڑھنے سے جسم کے گندے

مادے دھل جاتے ہیں اور اس میں نور معرفت جاری ہو جاتا ہے۔

**ذکر کی اقسام** | ذکر کی دو اقسام ہیں۔ ذکر خفی جو ذکر پوشیدہ طور پر کیا جائے۔ یعنی ذکر دل میں جاری رکھے اور دنیاوی

کاروبار میں بھی مصروف رہے۔ ذکر خفی افضل ہے اور جلد اثر کرتا ہے۔ کیونکہ یہ زیا سے پاک ہوتا ہے۔

**ذکر حلی** | اونچی آواز سے ذکر کرنا۔ یعنی زبان سے اونچی آواز میں ہو، حق ہو یا کلمہ طیبہ، درود شریف پڑھنا۔ جب سالک نیا نیا طریقت پر

آتا ہے تو نفس کی سرکشی اسے ذکر سے روکتی ہے۔ سالک اونچی آواز سے ذکر کرتا رہے۔ جب نفس سرکشی چھوڑ دے تو پھر ذکر خفی بہتر ہے۔

**ذکر دوام** | ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہنا اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے بے تعلق ہو جانا۔ دنیا اور اہل دنیا کو بالکل

بھول جائے۔ جس قدر ذکر زیادہ ہوگا اس قدر اس کے جسم میں سے کثافت دور ہوگی۔ کثافت کے زائل ہونے سے روح کا نور اس قدر زیادہ روشن ہوگا اور اللہ کا ظہور نظر آئے گا۔

**فکر** | سالک جب نارغ وقت ہوا اپنے افعال اور اعمال کا خود محاسبہ کرے اور اپنے برے اعمال پر افسوس اور اللہ سے معافی

اور توبہ کرے اور اچھے اعمال پر مسرت اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے جس نے اُس کو نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ برے کاموں سے بچنے اور اپنے شیخ کو راضی کرنے کے لئے ریاضت اور مجاہدات کے لئے تیار

کمر سے اور اللہ سے نیک اعمال کرتے کئے لئے ہمت اور طاقت عطا کرنے کی دعائیں مانگے اور جو عمل شروع کیا ہے اس پر سستی سے کار بند رہے۔ یہی عمل نیکو ثبات ہے جو سالک کے لئے روحانی معراج کا زینہ ہے۔

**فکر تمام** اپنے خیال کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنا اور غیر اللہ کو دل سے نکال کر ہر فعل اللہ تعالیٰ کی قربت اور شوقی حاصل کرنے کی خاطر کرنا۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا بجالانا لازمی ہے۔

- ۱۔ ہر وقت با وضو رہنا۔
- ۲۔ امور شریعت بجالاتے رہنا۔
- ۳۔ مرشد کے بتائے ہوئے ذکر اور عمل کو ہر وقت جاری رکھنا۔
- ۴۔ کم کھانا کم سونا، کم بولنا، گوشہ نشین رہنا، خالق اور اس کی مخلوق کے بارے میں صادق رہنا۔
- ۵۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا۔
- ۶۔ ہر خوشی اور غمی میں صابر اور شاکر رہنا۔ تمام امور میں جانب اللہ تصور کر کے راضی بہ رضا رہنا اور دل میں خیال کرنا کہ اس میں ہی میری بہتری اور غایت ہے۔

**سالک کو ناکام بنانے والے امور** سالک میں اگر مندرجہ ذیل خامیاں ہوں اور اس میں یہ نقص پائے جاتے ہوں

تو وہ اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچ پاتا ہے۔

**ریاء** ایسا عمل جس میں سالک کو صرف اپنی بڑائی مطلوب ہو اور اس سے طالب ریا صادق کو صرف لاف زنی مطلوب ہو اور اس میں ذاتی عمل نہ ہو۔

**ریاء کی اقسام** ایسا طالب جو تمہائی میں عبارت کرتا ہو مگر جب اس کے حال سے کوئی واقف ہو جائے یا اس کو دیکھ لے تو خوش ہو جائے یہ ریا خفی ہے۔

طالب صادق لوگوں کو دکھاوے کے لئے اعمال اور نیک نام کرے تاکہ  
ریا جلی لوگ اس کو پہچانیں اور تصور کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ طالب صادق  
اس فتنہ سے بچتا رہے۔

انسان کے خلاف جب کوئی دوسرا شخص بات کرتا ہے تو انسان  
غضب یا غصہ پر قدرتی طور پر ایک ہیجانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس  
کیفیت کو غصہ کہتے ہیں۔

غصہ یا غضب کی تین حالتیں یا اقسام ہیں۔ جن کا ذکر  
غصہ کی اقسام درج ذیل ہے۔

۱۔ افراط غصہ اتنا بڑھ جائے کہ اپنے آپ پر قابو ہی نہ رہے۔ یہ کیفیت خطرناک  
ہے۔ اس پر نصیحت یا سمجھانے کا اثر نہیں ہوتا ہے۔

۲۔ تفریط غصہ تو زیادہ ہو مگر عقل قائم رہے۔ اس میں ہدایت کرنے یا سمجھانے  
سے انسانی افعال بد سے رک جاتا ہے۔

۳۔ اعتدال ایسی طبیعت کہ اپنے خلاف بات پر ناگواری ظاہر نہ کرے اور  
نہ ہی غصہ محسوس کرے۔

چونکہ انسان غصہ عقل اور ایمان کا دشمن ہے اس لئے طالب صادق کو ایسے  
کم کرنے کے لئے مرشد سے ہدایت حاصل کرتے رہنا چاہئے۔ تاکہ اس کیفیت  
کو رفع کرنے کے لئے ذکر اور فکر میں مشغول رہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

آپ کا وصال ۱۲۵ھ میں ہوا۔ حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ  
وصال علیہ نے غسل اور کفن دیا۔ جنازے میں بے شمار مریدین شریک  
ہوئے اور آپ کو حضرت شاہ بدر دیوان کے ہاتھ پہنچا۔ دفن کروایا  
گیا تھا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑے نیک اور صالح بیٹے عطا فرمائے تھے  
**اولاد** جن کے اسمائے گرامی حضرت سید عبدالشکور، سید عبدالغنی، سید  
 عبدالحمید۔ ان میں سے سید عبدالشکور سب سے زیادہ لائق اور شان  
 والے تھے۔

## تفصیل اولاد حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ علی صابر بن حضرت شاہ بدردیوان نے سادات کے تین  
 شہور و معروف گھرانوں میں شادیاں فرمائی تھیں جن سے اولاد حضرت شاہ علی صابر  
 اللہ کے فضل و کرم سے خوب پھلی پھولی ہے۔

**زوجہ اول**۔ حضرت بی بی فاطمہ عائشہ بنت سید عمر ساکن کوئٹہ سیدان متصل  
 نصیب و یگوال راجپوتان۔ اس ولیہ کاملہ، عابدہ، زاہدہ بی بی پاک سے حضرت  
 سید شاہ عبدالشکور پیدا ہوئے تھے جن کی اولاد اللہ کے فضل و کرم سے خوب پھلی  
**زوجہ دوم**۔ حضرت بی بی رحمت بنت حضرت سید میر ساکن چک میراں  
 متصل قصبہ چوڑہ سیدان۔ اس عارفہ کاملہ بی بی سے تین فرزند حضرت سید عبدالغنی  
 حضرت سید ابوسعید، حضرت سید حامد شاہ پیدا ہوئے تھے مگر اولاد صرف سید  
 عبدالغنی سے جاری ہے۔

**زوجہ سوم**۔ حضرت بی بی جان بنت حضرت سید عبدالغنی ساکن موضع  
 شاہ پور سیدان متصل دیلی راجپوتان تعلقہ ولیو۔ اس ولیہ کاملہ بی بی پاک  
 سے دو فرزند حضرت سید کبیر حسن اور حضرت سید حمید پیدا ہوئے مگر اولاد  
 صرف سید حمید سے جاری ہے۔ ان سب حضرات کا مفصل ذکر ان کے اپنے  
 مقام پر آئے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ  
 الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَمَعَابِدَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ  
 الرَّحِیْمِ

## حضرت سید شاہ عبدالشکور بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالشکور بن حضرت شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ بڑے بلند پایہ  
 ولی اللہ، سیف زبان، مستجاب الدعاء، علوم ظاہری اور باطنی میں اعلیٰ مقام اور  
 ارفع شان کے مالک ولی اللہ تھے۔ آپ نے تفسیر، فقہ اور حدیث اپنے والد  
 سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے تھے اور علوم باطنی کا فیض اپنے  
 جد بزرگوار حضرت سید حسن بدر الدین المعروف والمشہور عمدة السالکین،  
 زبدة العارفين حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے تھے۔  
 حضرت سید میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ  
**ذاتی اوصاف** | قاری قرآن، مفسر، محدث اور ایک بہت بڑے خطیب، عالم  
 اور فقیہ تھے۔ بڑے منکسر المزاج، متواضع، صاحب ورع، متوکل، عابد اور زاہد  
 بزرگ تھے۔ آپ میں وہ تمام خوبیاں تھیں جو آپ کے جد بزرگوار حضرت سید عبدالقادر  
 جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تھیں۔ آپ میں متضاد خوبیاں جمع تھیں۔ جہاں  
 آپ بڑے صابر اور شاکر تھے وہاں آپ جلالی شان کے بھی مالک تھے۔

**کسب فیض** | آپ نے اپنے والد صاحب اور دادا جان یعنی حضرت شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کے مواقع عطا فرمائے تھے جن کی فیض رساں نظریں لوہے کو سوتا بنا سکتیں تھیں۔ سید عبدالشکور جو ایک نایاب موتی تھا اپنے بزرگوں کی صحبتوں میں رہ کر گوہر شنب چراغ کی طرح چمکا۔ جس کی روشنی میں کفر اور شرک کے گھپ اندھیرے دور بھاگ گئے اور ایمان و اسلام کا اور چاروں طرف پھیل گیا۔ آپ نے ہاتھی کی عماری پر بیٹھ کر تبلیغ دین فرمائی اور سلسلہ قادریہ بدریہ کا دائرہ بڑا وسیع اور عرضی کر دیا اور پنجاب میں ہزاروں لوگوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر دین اسلام قبول کیا یا دیگر مسلمانوں نے اپنے ایمان اور اسلام کی تجدید کرتے ہوئے سلسلہ قادریہ بدریہ میں بیعت کی اور آج تک اس سلسلہ میں منک چلے آتے ہیں۔

**اللقاءات** | یہ اتفاقات زمانہ تھا یا قدرت الہیہ تھی کہ حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کو ایسے برگزیدہ اولیاء اللہ سے شرفِ ملاقات اور فیض نصیب ہوا جو اپنے وقت کے بہت بڑے اولیاء اللہ اور بزرگ تھے۔ ان اللہ والوں میں حضرت حیات المیر زندہ بیر، فرزند دلہند حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ تھے، جن کو حضرت سید عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی، غوثِ صمدانی نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر حیات جاوہاں عطا فرمادی ہوئی ہے۔ ان کا فرمانِ راحت جاں ہے کہ جمال اللہ حیات المیر زندہ بیر، تم امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرو گے۔ تم میرا اسلام ان کو کہہ دینا۔ اور حضرت سید جمال اللہ المعروف حیات المیر زندہ بیر، شاہ تاشکھہ تک



لاہور تشریف لائے تھے اور آپ نے اُن سے کسب فیض کیا تھا۔ میرا شجرہ طالبیہ جو کہ حضرت سید حسین علی بن امیر علیؑ تالیف کردہ ہے اس میں ایک واسطہ سید حیات المیر کا بھی ہے۔ یعنی حضرت سید عبدالشکورؒ کے پیر و مرشد سید حیات المیر رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔

حضرت سید حیات المیر زندہ پیر بن سید  
عبدالرزاق بن سید غوث صمدانی، قطب ربانی

شہباز لا مکان حضرت سید ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ سنہ ۱۰۲۰ھ تک لاہور میں رہے تھے۔ اس وقت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بھی لاہور میں تھا۔ آپ نے دوسرے عقیدت مندوں کے ساتھ یعنی سید شاہ لطیف بری امام، سید شاہ ابوالمعالی، سید محکم الدین المعروف شاہ مقیم حجروی کے ساتھ حضرت حیات المیر زندہ پیر سے کسب فیض کیا تھا۔ جن کی اکیس نظر سے آپ پارس بن گئے۔ آپ نے مثنائیاں تشریف کی ایک ننھی ننھی نگری کو ایک اعلیٰ اور ارفع روحانی، علمی، تمدنی اور سیاسی مقام کے مالک قصبہ میں بدل دیا۔

حضرت غلام سرور لاہوری مؤلف نعتیہ اولیاء نے  
اپنی بلند پایہ معرکہ الاراء تالیف میں بیان کیا  
ہے کہ حضرت حیات المیر زندہ پیر کا قیام حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے ڈیرہ  
پر تھا۔ اس طرح حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ بھی درگاہ حضرت میاں میر  
پر ضرور جاتے ہوں گے اور وہاں پہر ہی سفل شہزادہ ولی عہد دارا شکوہ اور حضرت  
سرہندی سے ملاقات ہوئی ہوگی اور بعد میں حضرت سید سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کی  
والدہ ماجدہ سے شادی کا سبب پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ حضرت میاں میر رحمۃ

اللہ قادری سلسلہ سے منسلک تھے اور سلسلہ قادریہ سے منسلک اولیاء اللہ،  
 علماء، محدث، صوفی اکثر درگاہ حضرت میاں میر پر آتے تھے۔  
 رسالہ سکینۃ الاولیاء مؤلفہ شہزادہ داراشکوہ میں بہت سے صوفیاء  
 جو سرہند شریف کے سکونتی ہیں۔ اُن کو حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے  
 عقیدت مندوں میں شمار کر کے اُن کی رہائش لاہور میں بیان کی گئی ہے۔ اس  
 لئے حضرت شاہ عبدالشکور کی شادی سرہند شریف والوں کے ہاں قرار پانے کا  
 یہی سبب ہے۔

**تعمیر** حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والہ صفات کی خوشنودی  
 طبع کے لئے مغل شہزادہ داراشکوہ نے اپنے والد شہنشاہ ہند شاہ جہاں  
 بادشاہ سے ایک خط رقم منظور کروادی تھی جو برائے تعمیر روضہ حضرت شاہ بدر  
 دیوان رحمۃ اللہ علیہ چلہ جات لاہور، امرتسر، بٹالہ اور قلعہ نما رہائش گاہ۔  
 حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ مع کئی عدد کموائیں، مسجد، واپڑھی وغیرہ  
 تعمیر ہوئے تھے۔ مغل شہزادہ نے اس پر سب اکتفا نہیں کیا بلکہ نئی سہولت  
 اور ہنرمندوں کی خدمات بھی فراہم کرنے کے سائقہ ساتھ چلہ جات اور  
 روضہ پاک کے لئے ہزاروں ایکڑ اراضی وقف کروائی تھی۔ اس طرح حضرت  
 شاہ بدر دیوان کا روضہ بالکل اُن خطوط پر اور اسی نمونہ کا تیار ہو گیا جیسا کہ  
 مغل بادشاہ نورالدین جہانگیر کا لاہور میں تیار ہوا تھا۔ مجھے تو حضرت شاہ  
 عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے سائقہ شہزادہ ولی عہد کی کچھ زیادہ ہی دوستی  
 اور راہ رسم معلوم ہوتی ہے کہ اپنے دادا کے مقبرہ بنانے کے ساتھ ساتھ  
 اپنے دوست کے دادا سے کاروضہ بھی بنا دیا گیا تھا تاکہ نئی دوستی ادا ہو۔  
**دوسرا پہلو۔** اس کے علاوہ یعنی عام روایت سے ذرا ہٹ کر اگر

سوچا جائے کہ حکومت وقت نے صرف کاریگروں اور ساز و سامان سے ہی امداد فرمائی تھی تو اتنی بڑی تعمیر و ترقی کے لئے حضرت عبدالشکور نے اپنی کیمیا گر نظر سے یا دستِ غیب سے دولت پیدا فرما کر بادشاہ کے مقبرہ سے بھی اچھا مقبرہ بنوا دیا۔ مگر ہزاروں ایکڑ اراضی جو کہ دربار کی تعمیر و مرمت کے لئے وقف تھی وہ کیوں کمرل گئی۔ اس لئے یہ ہی بات درست ہے کہ شاہ جہاں نے دارالشکوہ کی سفارش پر مثنائیاں والی سرکار کا احسان ماننے ہوئے ان کے روضہ کا تعمیر کرنا اور ان کی اولاد کی توقیر اور عزت کرنا اپنا فرض خیال کیا۔ ویسے بھی اہل تاتار حضرت جمال الدین قادری کی تبلیغ اور کوشش سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اس لئے مغل بادشاہ بڑے صادق الیقین اور اولیاء اللہ کے معتقد تھے۔

سید عبدالشکور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جد حضرت سید عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا

جلال، سید امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا علم اور مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کا علم اور حضرت امام حسین سید الشہدائے کربلا علیہ السلام کا صبر اور عشق جناب باری تعالیٰ اور محبت دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ پائے جاتے تھے۔ اس داعی حق نے اپنے باپ، دادا کا پیغام دور دور تک پہنچایا تھا۔ اس مرد مجاہد، ولی کامل، داعی اسلام نے اپنے اہل بصیرت برادران اور اقربا کے ساتھ نواحی اضلاع جالندھر، ہوشیار پور، امرتسر، فیروز پور، لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع میں سلسلہ قادریہ، بدریہ کو پھیلا یا اور لوگوں کے گھروں ڈیروں، مسجدوں میں جا کر درس اسلام دیا۔ ہزاروں لوگوں کو دائرہ اسلام

میں داخل کیا اور لاکھوں کو اعمال صالح کا درس دے کر عارت اور کامل بنایا تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ شانی کو مثنائیاں شریف بنانے والا سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

**ایک کارنامہ** | اگر وراثت نامہ از سید عبدالشکور کو غور سے دیکھا جائے تو اس میں سے ایسے ایسے رموز و اسرار کا پتہ چلتا ہے کہ انسانی عقل اور فکر کی ان تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ وراثت کے مسئلہ کو اپنے علم و عرفان کی بنا پر ایسے حل کر گئے کہ مولائے کائنات کے کلیے اور فارمولے دوبارہ ذہن نشین ہو گئے۔ یعنی روایت ہے کہ ایک دفعہ ملائکہ جناب بابت العلم علیہ السلام کے علمی ارتقاع اور مسائل قضا یعنی منصفی کا اندازہ کرنے کے لئے عدالت علی المرتضیٰ میں حاضر ہوئے۔ یہ تین شخصوں کا وفد تھا اور آپس میں متنازعہ مسئلہ یہ تھا کہ ان تینوں کی ملکیت سترہ اونٹ تھے اور اس میں ایک کا نصف حصہ، دوسرے کا تیسرا حصہ اور تیسرے کا ناناواں حصہ تھا اور ان کو تقسیم کرنا تھا۔ ہر ایک پورے حصے کا طلبکار تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ نے پورا مقدمہ سماعت فرمایا اور قمبر غلام رضی اللہ تعالیٰ کو حکم دیا کہ ایک اونٹ اس میں اور ملا دو۔ قمبر نے ایسا ہی کر دیا۔ آپ نے نصف حصہ والے کو فرمایا کہ اپنا نصف الگ کر لے۔

**فیصلہ** | اس نے ۹ اونٹ الگ کر لئے۔

پھر آپ نے تہائی والے کو حکم دیا کہ اپنا حصہ الگ کرنے۔ اس نے ۶ اونٹ الگ کر لئے۔

پھر آپ نے تیسرے حصہ دار کو حکم دیا کہ اپنا ناناواں حصہ الگ

کرے۔ اس نے اپنا حصہ دو اونٹ انگ کر لیے۔

بعد میں آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ تم اپنا اونٹ گھر لے جاؤ  
ملاؤ اس فیصلہ کے بعد درود و سلام بر محمد اور آل محمد پڑھتے ہوئے غائب  
ہو گئے۔ سبحان اللہ۔

امام سیوطی نے تاریخ غلفا میں ایک اور قصہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک دفعہ  
تین آدمی آپ کی عدالت میں حاضر ہوئے اور اپنا معاملہ فیصلہ کے لئے بیان کیا  
کہ ہم دو آدمیوں کے پاس کچھ روٹیاں تھیں۔ یعنی میرے پاس تین اور میرے اس  
ساکھی کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔ ہم جب کھانے لگے تو ایک مسافر ہم  
میں شامل ہو گیا۔ جاتے ہوئے وہ آٹھ دینار اپنا خرچ دے گیا ہے۔ اب  
یہ میرا ساکھی مجھے تین دینار دیتا ہے اور خود پانچ دینار لیتا ہے۔ مگر میر  
مطالبہ ہے کہ مجھے چار دینار ملنے چاہیے۔ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا  
کہ جو تیرا بھائی خوشی سے دیتا ہے لے لو تو ٹھیک ہے مگر اس شخص نے  
عرض کیا، نہیں حضرت ہمارے ساتھ انصاف کریں۔ تب حضرت علی المرتضیٰ  
نے فرمایا کہ بھائی انصاف کریں تو تمہارا حق صرف ایک دینار بنتا ہے۔ اسے  
لے لو۔

تشریح :- اس شخص نے عرض کی، حضرت وہ کس طرح۔ اس پر آپ  
نے فرمایا کہ بھائی تین روٹیاں تیری اور پانچ روٹیاں تیرے ساکھی کی۔ کل آٹھ  
روٹیاں ہوئیں۔ تم تینوں نے آٹھ روٹیوں کے ۲ ٹکڑے کھائے۔ یعنی ہر  
ایک نے آٹھ ٹکڑے کھائے۔ تیرے نو ٹکڑے کھے۔ آٹھ تم نے خود  
کھائے اور ایک مہمان نے کھایا۔ اس کے ۱۵ ٹکڑے تھے۔ آٹھ اس نے  
کھائے، سات مہمان نے کھائے۔ صرف ایک ٹکڑا تمہارا کھایا ہے۔

ایک ٹکڑے کی قیمت ایک دینار ہے جس کے تم مقدار ہو۔  
اب سید عبد الشکور نے لفظ مثالی کی نسبت سے آٹھ حصہ داروں  
کو سات حصوں میں تقسیم کرنا ہے۔ ان آٹھ اسی داروں کے اسمائے گرامی یہ  
ہیں جن کو وراثت تقسیم ہونا ہے۔

- ۱۔ حضرت سید النبی بن سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ۔ برادر حقیقی  
۲۔ حضرت سید عبد الحمید بن سید شاہ علی صابر۔ برادر حقیقی  
۳۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ بن سید محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ۔ برادر عم  
۴۔ حضرت سید قطب شاہ بن سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ۔ برادر عم  
۵۔ حضرت سید رشید بن سید عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ۔ پسر خود  
۶۔ حضرت سید فرید بن سید عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ۔ پسر خود  
۷۔ حضرت سید احمد بن سید عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ۔ پسر خود

تقسیم وراثت نامہ کے وقت مندرجہ بالا بزرگ حیات کئے اور حضرت  
سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر صاحبزادگان، حضرت حامد الہی حضرت  
سید ابوسعید، حضرت سید کبیر حسن اور سید شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ کے  
صاحبزادگان، حضرت سید عبد العزیز، حضرت سید محمد سعید، حضرت سید محمد شریف  
وصال کر چکے تھے۔ اس لئے آپ نے اپنی نیت اقربا کو اپنی خلافت ظاہری  
اور باطنی تقسیم کر کے ان کو اپنے خلفاء مقرر کرتے ہوئے اپنے اوصیاء شمای  
کر کے تقسیم نامہ خلافت تکوینیہ ہی طریقہ کار عمار سے بزرگان دین اور  
آل و اطہار علیہ السلام اور اولیاء اکرام کا تھا۔

یعنی تقسیم نامہ ہائے وراثت ظاہری  
یہ تقسیم نامہ نہ کاری طور پر ہے

**تقسیم نامہ وراثت و خلافت**

میں لکھا تھا۔ جس میں حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذاتی ملکیت کو اپنے برادران اور فرزندان میں تقسیم کر دیا تھا۔ اس تقسیم کی رو سے ۸۰ بیگم چاہی زمین میں سے اپنے فرزندان کو ۲۰ بیگم اور برادران کو ۵۰ بیگم زمین دے دی۔ ذاتی مکان اور دیگر اثاثہ صرف یعنی اسلمہ، جانور، قالین، کتب بھی تقسیم کر دی گئیں۔ اس فراست نامہ (وراثت نامہ) میں فرزندان کے ناموں کو انحصار میں رکھا گیا تھا۔ جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے اور برادران میں سید عبدالنبی، سید عبدالحمید، سید حامد، سید کبیر، سید ابوسعید کا ذکر ہے۔

سید فرید اور سید رشید تو موجود تھے مگر سید احمد ابھی تک اپنے تھال

### فرزندوں کے ناموں کا انحصار

میں پرورش پا رہے تھے۔ اس لئے آپ نے بیٹوں کے ناموں کو انحصار میں رکھا آپ کے وصال کے بعد حضرت سید احمد اپنے والد بزرگوار کی نشانیں کو لے کر شانیاں شریف آئے۔ سید رشید نے ان کے آنے پر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور اپنی جائیداد میں سے اُس کا حصہ اسے دے دیا۔ مگر سید فرید نے ان سے تعاون نہ کیا۔ اگر سید احمد اپنے والد کی حیات ظاہری میں تشریف لاتے تو اپنا پورا حصہ ۱۰ بیگم زمین وصول کر لیتے۔ مگر وراثت کو لفظ شانیاں کی نسبت سے، حصوں میں تقسیم ہونا تھا۔ اگر سید احمد کچھ وقت پہلے آجاتے تو کئی ایک مشکلات کا پیدا ہونے کا امکان تھا۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ شانیاں یعنی جمع شانیاں جس میں

### وضاحت

سات آیات قرآنی شامل ہیں جو تمام قرآن کے مفہوم اور مضمون کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس تمام سورہ شریفہ یعنی الحمد شریف کا مفہوم "بسم اللہ" شریفہ میں بند ہے اور بسم اللہ شریفہ کا تمام مضمون لفظ "ب"

میں بند ہے۔ اور لفظ ب کا مفہوم نقطہ ب میں بند ہے۔  
 اصل نقطہ ب جو منبع انوار داسرار الہیہ ہے وہ مدینہ اور مکران مدینہ ہے۔  
 اس کی تفصیل بسم اللہ، نجف اشرف، کربلا معلیٰ، جنت بقیع، ساحرہ  
 باطنین، مشہد، روضہ غوث پاک بغداد ہے۔

المجد شریف جو ان محازن کی تفصیل ہے۔ اُن میں روضہ پاک حضرت علی  
 بھویری، اجمیر شریف کلیر شریف، اُدھ شریف، سمٹی سرور، لال شہباز قلندر  
 شانیاں شریف ہیں۔

المجد شریف کی سات آیات کی نسبت سے حضرت عبدالشکور نے اپنے  
 سات خلفاء وراثت باطنی کے لئے اور سات ورثا اور اپنی وراثت ظاہری  
 سے لئے یعنی سکنی زمین، مال مولیٰ، اسلحہ، کتب، قالین وغیرہ کے لئے نامزد  
 کئے تھے۔

یا درکھیں | سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ ہم سب کے پیر و پیشوا اور محسن ہیں۔  
 جن کی وجہ سے ہم ظاہری اور باطنی دنیا میں سرفراز ہوئے اور  
 آج تک ہمارے حال اور قال میں برابر کے شریک ہیں اور حضرت شاہ بدر دیوان  
 رحمۃ اللہ علیہ کے سچے عاشق، مرید اور ان کی اولاد کے پاساں، محافظ، خیر خواہ  
 اور محسن ہیں۔ ورنہ اپنی خلافت اور وراثت کو کون یوں اپنے اقرباء پر قربان کرتا  
 ہے۔ کیا ہم میں اُن جیسی سیرت، حمیت ہے کہ ہم اپنے بھائیوں اور چچا زاد بھائیوں  
 کو اپنی جائز اور پیدا شدہ جائیداد اپنے ہاتھوں تقسیم کریں۔ نہیں یقیناً نہیں۔  
 اس کے علاوہ ایسا خاندان جو سات سمندر پار سے آکر آباد ہوا تھا۔ ملکی  
 قوانین کی رو سے کوئی بھی جائیداد خرید نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ ڈڈرل کے  
 بنائے ہوئے قوانین عملداری نافذ تھے۔ سید عبدالشکور نے ذاتی اثر و رسوخ



سے کچھ اراضی اپنے نام کروا کر اپنے برادران کے نام ہمہ کردی تاکہ ان کو بھی سکن  
حقوق مل جائیں۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو قانون عملداری کے ہوتے ہوئے سید  
عبدالنبی، سید عبدالحمید بطور مالک قصبہ مشائیاں شریف نہ بنتے۔

بعد میں سید احمد علی شاہ پیر ولد سید نور شاہ کے دیوانی مقدمہ کی رو سے تمام  
سادات مشائیاں شریف جو اولاد شاہ بدر دیوان میں سے کئی خالقہ بدر دیوان کے  
نام وقت اراضی کے مالک بن گئے۔ یہ ملکیت خلافت باطنی یعنی حصہ دربار کی رو  
سے کھتی۔

سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے دربار حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ  
کو اس طرح تقسیم کروایا۔

- ۱۔ حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ۔ برادر عم ۱/۸
- ۲۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ بن حضرت سید محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ۔ برادر عم ۱/۸
- ۳۔ حضرت سید عبدالنبی بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ۔ برادر خورد ۱/۴
- ۴۔ حضرت سید عبدالحمید بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ۔ برادر خورد ۱/۴
- ۵۔ حضرت سید فرید بن سید عبدالشکور۔ پسر خورد ۱/۴
- ۶۔ حضرت سید رشید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ
- ۷۔ جب حضرت سید احمد بن حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ شریف لائے تو ان  
کو ۱/۴ حصہ دے دیا گیا تھا۔

اس طرح دربار حضرت شاہ بدر دیوان کے حصہ دار بھی خلفاء بھی سات ہو گئے  
جو مشائیاں کے لفظ سے مطلوب کھتے۔

بعد میں یہی سات خلفاء کی اولاد خانواد سے یا پتیاں مشہور  
خانواد سے ہوئیں۔ مثلاً پتی سید رشید، پتی سید فرید، پتی سید احمد

بی بی سید عبدالقی وغیرہ

آپ کا وصال ۱۵۱۰ھ میں بروز جمعہ ۹ ربیع الثانی ہوا اور مثنائیاں  
**صال** شریف میں دفن ہوئے۔ میلہ نوچندی جو بہراہ کی دوسری جمعرات  
 ہوا کرتا تھا۔ اس کو نوچندی اسی لئے کہتے تھے۔

**فصیل اولاد حضرت میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت میراں شاہ عبدالشکور بن حضرت شاہ علی صابر نے تین شادیاں  
 بائیں تھیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

**زوجہ اول۔** حضرت بی بی بنت حضرت سید حبیب اللہ بن حضرت  
 سید شاہ حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ۔ اس عارفہ کاملہ حلیمہ طاہرہ بی بی پاک  
 سے حضرت سید رشید اور حضرت سید محمد سعید و سید عبدالعزیز پیدا ہوئے تھے  
 مگر اولاد صرف حضرت سید رشید سے جاری ہے۔ سید رشید نجیب الطرفین ہونے  
 کی وجہ سے اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔

**زوجہ دوم۔** حضرت سیدہ نازرہ بی بی بنت حضرت سید حامد شاہ  
 ساکن اچہ شریف۔ اس ولیہ کاملہ بی بی سے حضرت سید فرید، حضرت سید شریف  
 اور سید جان محمد رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے مگر اولاد صرف حضرت سید فرید سے  
 جاری ہے۔

**زوجہ سوم۔** حضرت بی بی سیدہ ام کلثوم بنت حضرت سید حاجی عظیم حجت شاہ  
 ساکن سرہند شریف۔ اس زایدہ اور عابدہ بی بی سے حضرت سید احمد  
 ہوئے تھے جن سے اولاد جاری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْبِیَا  
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیَائِهِمْ اَجْمَعِیْنَ .

## حضرت سید رشید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید رشید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ <sup>۱۳۲۲ھ</sup> میں پیدا ہوئے۔ علم ظاہر و  
کی تکمیل اپنے والد محترم سے کر کے علوم باطنی کے لئے اپنے والد ماجد کے بیعت ہوئے اور  
ان کی زیر نگرانی سلوک کی منازل طے کر کے ولی کامل بن گئے اور ان سے ہی خرقہ خلافت حاصل کیا۔  
آپ بہترین مقرر، صاحب الطرز و البیان عالم دین تھے۔ بڑے قانع،  
**اوصاف** متواکل، صابر اور شاکر تھے۔ زبان میں اللہ تعالیٰ نے اثر دیا ہوا تھا۔

بڑی گونج دار آواز میں وعظ کہتے تھے۔ ایک بہترین مفسر قرآن الحکیم تھے اور حدیث  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عبور تھا۔ ایک عرصہ تک تبلیغ دین اسلام میں مصروف  
رہے۔ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور متواضع تھے۔ آپ کو دیکھنے والا یا ملاقات کرنے  
والا خود بخود یاد خدا میں محو ہو جاتا تھا۔ آپ میں اپنے اجداد کے اوصاف حمیدہ پا-  
جاتے تھے۔ آپ نے حضرت سید شاہ بردیوآن کا مشن جاری رکھا اور اپنے صاحب  
بصیرت برادران اور فرزندان کے ساتھ پنجاب کے در دراز علاقوں میں سفر کیا  
اور ضلع امرتسر، ہوشیار پور، جالندھر، گورداسپور میں ہزاروں لوگوں کو حلقہ اسلام میں  
داخل کیا تھا اور بہت سے سالکین کو کاملین کیا تھا۔

وصال ۱۰۵۱ھ آپ کا وصال ۶ محرم بروز سوموار ہوا۔ شانیاں شریف میں دفن ہوئے  
اولاد نے آپ کی نسل پتی سید رشید سے جاری ہے۔ یعنی سید محمد فاضل شاہ اور سید  
درویش محمد آپ کے خلفاء اور جانشین تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 وَآلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا نُوْرٌ مِّنْ اُوْرِ اللّٰهِ ۝

## حضرت سید محمد فاضل شاہ بن حضرت سید رشید

حضرت سید محمد فاضل بن حضرت سید محمد رشید رحمۃ اللہ علیہ اسم بامسمیٰ تھے یعنی آپ  
 فاضل اور کامل تھے۔ علم البیان کی نعمت و رشتہ میں ملی ہوئی تھی، عربی اور فارسی کے  
 زبردست عالم تھے۔ اپنے دلائل اور علمی قوت کے سہارے اپنی بات دوست اور دشمن  
 سے منوالیتے تھے۔ آپ کے عہد میں اسلامی سلطنت کو زوال آنا شروع ہوا اور  
 ہر طرف غیر مسلم پیش قدمی کرتے ہوئے نظر آئے۔ اس پر آپ کو بہت تشویش ہوئی  
 اور غیر مسلموں کے خلاف صف بندی کرنے میں مصروف ہوئے۔ سکھوں کی قوت توڑنے  
 کے لئے نادر شاہ درانی جو پنجاب پر حملہ آور ہوا تو سکھوں کی ایک بہت بڑی جمیعت  
 گورداسپور میں کلانور کے مقام پر تھی۔ اس چھاؤنی کی نشان دہی کرنے والا اور ہراؤل  
 دستہ میں کارروائی کروانے والا مثنائیاں کا سید محمد فاضل تھا۔ اس کارروائی سے کلانور  
 کی سکھ چھاؤنی ویران ہو گئی مگر نادر شاہ جلد ہی واپس کابل لوٹ گیا۔

سکھوں کا ایک دستہ جو بندہ پیراگی کے تحت مسلمانوں کے خلاف انتقامی کارروائی  
 میں مصروف تھا اس نے مثنائیاں شریف پر قبضہ کر لیا اور ایک مسجد میں اپنی عدالت لگا  
 کر بے شمار مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ مسجد قتل گڑھ کا نام اس روز سے جاری ہوا تھا۔  
 آج بھی اس مسجد کو مسجد قتل گڑھ ہی کہتے ہیں۔ قصبہ مثنائیاں شریف اور دیوان  
 شاہ بدر دیوان پر سکھ ایک عرصہ تک قابض رہے۔ آخر انگریزوں نے سکھوں  
 کو قصبہ مثنائیاں شریف اور دربار حضرت شاہ بدر دیوان سے بے دخل کیا تھا۔

جس کا ذکر علیحدہ کتاب میں ہوگا۔

حضرت فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سکھوں کے انتقام کا نشانہ  
**وصول** بنے اور شہید ہوئے۔

آپ کی اولاد | آپ کے صاحب زادے سید ولایت علیؒ اولاد جاری ہے  
 جو آپ کے جانشین اور خلیفہ تھے۔

## گیارھویں شریف

سلسلہ قادریہ میں گیارھویں شریف قادریوں کے مال و جان اور ان کی  
 روحانی جسمانی نشوونما کے لئے بڑی فیض رساں ہے۔ آپ اس کا اہتمام کیا کریں  
 اس کا طریقہ یہ ہے۔

پہلے آعوذ پھر تسمیہ شریف پڑھیں۔ بعدہ قرآن الحکیم کا کوئی رکوع یا سورۃ  
 شریف پڑھیں۔ پھر سورۃ الکافرون پڑھ کر تین بار سورۃ اغلاص پڑھیں۔  
 پھر معوزین پڑھ کر الحمد شریف پڑھیں۔ بعدہ سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیات پڑھ  
 کر آیت شریف ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین وما ارسلناک  
 الا رحمۃ للعالمین پڑھیں۔ پھر سورۃ انزات کی آیت ۳۹ اور  
 ۵۵ پڑھیں۔ پھر کوئی سادہ شریف اور صلوة السلام پر خیراں نام نادی  
 اور یا شیخ عبد القادر جیلانی کی شیار اللہ پڑھیں۔ پھر سورۃ شریف الصفات  
 کی آیت ۱۷۹ پڑھیں۔ اس کے بعد کلمہ تجید کا پہلا حصہ پڑھیں۔

دعا بموجب طریقہ ایصال ثواب کر کے اہل خانہ اور تمام مسلمانوں  
 کے لئے دعائے خیر پڑھے اور تبرک تقسیم کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْمَبْعُوْنِ  
 الْمَجْدِیِّ وَالْكَرَمِ وَالْحَكْمِ وَالْعِلْمِ وَالْاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاہٖ ۝ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

## حضرت سید ولایت علی بن سید فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ولایت علی بن حضرت سید فاضل شاہ مالک اور حامل ولایت  
 علی المرتضیٰ علیہ السلام تھے اور اپنے بزرگوں کے صحیح جانشین تھے۔

**اوصاف** بڑے مستجاب الدعائے تھے۔ ہر وقت درود و وظائف میں مشغول  
 رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قناعت کا مادہ عطا کیا ہوا تھا۔  
 ہر وقت مصروف عبادت رہتے اور سوائے ضروریات زندگی کے سب کچھ  
 اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ بڑے غریب پرور بہادر و بزرگ تھے۔  
**آپ کی اولاد آپ کے صاحبزادے سید امیر علی صے جاری ہے۔**

## اولاد

**وصال** آپ کا وصال ۶۰ سال کی عمر میں بروز سوموار، محرم الحرام  
 ۱۱۹۰ھ میں ہوا۔ اور قبرستان مثنیاں شریفیت میں دفن ہوئے۔

خدا یا بحق نبی فاطمہ اسلام اللہ علیہا

کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

اگر دعوت تم رد کنی در قبول

من و دست و دربان آل رسول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ  
وَالْكَرَمِ مَنَعَ الْعِلْمَ وَالْحَكْمَ وَاٰلِهٖ وَاَشْحَابِهٖ وَاَوْلِیَا لِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

## حضرت سید امیر علی بن حضرت سید ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید امیر علی بن حضرت سید ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور فاضل تھے۔ روایت ہے کہ آپ نے دوسو سو کے نزدیک لوگوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے ایک درس قائم کیا ہوا تھا۔ اس درس کے صدر معلم آپ خود ہی تھے۔ اس روایت کی شہادت آپ کی وہ کتب مہیا کر رہی ہیں جو آپ کے زیر مطالعہ رہی ہیں جن میں سے کچھ اب بھی میرے قبضہ میں ہیں۔ مثلاً اکسیر ہدایت از حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، مذاق العارفین از حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، منہاج النبوت از حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی، مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر جلالین وغیرہ۔ یہ کتب میں نے ہجرت کے وقت آپ کی لائبریری سے اٹھائی تھیں اور باقی کتب غیر مسلموں کی بے حرمتی سے بچانے کے لئے کنوئیں میں گرا دی تھیں۔ صرف ۲۰۰ کتب میں لے کر پاکستان آ گیا تھا۔ ان کتب میں ایک قلمی نسخہ شجرہ سادات پر مشتمل ہے۔ کچھ قلمی نسخہ جات تصوف اور دیگر درود و طائف پر ہیں جو اپنی تاثیر اور روحانی فیض کے اعتبار سے بے مثل اور بیش بہا اسرار کا حامل ہیں۔

وصال۔ آپ کا وصال ۷۰ سال کی عمر میں بروز جمعہ المبارک، ۱۲۳۵ھ میں ہوا تھا۔ آپ قبرستان ثنائیاں شریف میں مدفون تھے۔ اولاد۔ آپ کی اولاد میں آپ کے صاحبزادے حضرت سید حسین علی، حضرت سید شاہ علی ہاشمی سید بہادر علی المعروف المشہور سید بھون شاہ سے جاری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَا فِی  
 الْمَذْنِبِیْنَ وَجَدِ الطَّیْبِیْنَ وَالطَّاهِرِیْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ

## حضرت سید حسین علی بن سید امیر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسین علی بن حضرت سید امیر علی بڑے عالم فاضل اور اپنے والد حضرت  
 سید امیر علی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور مرید تھے۔ آپ نے تمام علوم ظاہری اور باطنی اپنے  
 والد سے ہی حاصل کئے تھے حضرت سید امیر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تالیف شدہ  
 قلمی نسخہ میں بار بار اپنے نسب اور روحانی فرزند سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دربار  
 خداوندی میں دعائیں ان الفاظ میں مانگی ہیں ”رحمت رب الرحیم بر حسین علی“ ایسا معلوم  
 ہوتا ہے کہ ان کی مانگی ہوئی دعا مستجاب رب العالمین ہوئی اور حضرت حسین علی کو  
 اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے ورثہ دیئے جو اپنے وقت کے ولی کامل اور داعی رسول اللہ صغیر  
 پاک اور شاہ بدر دیوان تھے جنہوں نے زمانے کے مصائب برداشت کر کے تبلیغ اسلام  
 کو قریہ قریہ اور گلی گلی جاری رکھا تھا۔

سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد، زاہد اور پاک ظاہر اور پاک باطن بزرگ  
**اوصاف** تھے۔ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور صالح اطوار و کردار کے مالک تھے  
 خوش بیاں صاحب طرز مقرر اور قاری قرآن الحکیم تھے۔

آپ کا وصال بروز جمعرات، ۲۷ شوال ۱۲۸۵ھ میں بمصر ۵۵ سال ہوا۔ آپ  
**وصال** قبرستان ثنائیاں شریف میں دفن تھے۔

آپ کی نسل سید قاسم علی رحمۃ اللہ علیہ سے جا رہی ہے اور آپ کے دوسرے  
**اولاد** صاحبزادے سید حیات علی جو ولی کامل تھے نرسید اولاد سے محروم رہے۔



اور دریا میں کود گئے۔ پیچھے پیچھے مریدین کو آنے کا حکم دیا۔ آپ دریا میں جس طرح آگے جاتے پانی پیچھے ہٹتا جاتا تھا۔ آخر آپ گاؤں کی حد پر آگئے۔ مریدین نے کہا کہ حضرت یہاں ہی ہمارے گاؤں کی حد ہے۔ آپ نے وہاں پر جھنڈا گاڑ دیا اور دریا سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آئندہ اس جگہ سے آگے ہرگز نہ جانا۔

مریدین بڑے صادق الیقین تھے۔ انہوں نے دریا کے ساتھ ساتھ اراضی ہمارے نام منتقل کروادی یہ اراضی کلیم پر برآمد ہوئی اور ہر دو کی چھچھروالی موضع میں لاط ہے۔

ایک دفعہ سید مصطفیٰ شاہ بن سید قاسم علی نے یعنی آپ کے بھتیجا نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائیں میرے گھر اللہ تعالیٰ ایک اور

**کرامت نمبر ۳**

بچہ عطا کرے تاکہ میرا بیٹا چراغ علی شاہ کا دل بہل جائے۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹا نکرہ کریں ایک چراغ کے ساتھ چراغ ہوں گے۔ اب چراغ علی کے واقعی ساتھ چراغ ہونے۔ یعنی چار بیٹے اور تین بیٹیاں۔

جب آپ سے کراہات کا سلسلہ وسیع ہو گیا اور ہر طرف آپ کے

**وصال**

بارے میں چرچے ہونے لگے تو آپ عین عالم شباب میں وصال کر گئے یعنی صرف ۳۵ سال کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں بروز پیر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

آپ کی نرسینہ اولاد نہ تھی۔ صرف ایک بیٹی حضرت مائی فضل بی بی المعروفہ

**اولاد**

مائی پھیلائی تھی جن سے اولاد ہوئی۔ یعنی سید شاہ حضور، سید صاحب حسین، سید باقر حسین، سید محمد علی شاہ پسران سید سبحان شاہ کے فرزند تھے جو خود صاحب علم اور کمال تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیْدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
 وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاولِیِّهِ اَجْمَعِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِیْمِ ؕ

## حضرت سید حیات علی بن حضرت سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حیات علی بن سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم ولی کامل، سیف الزبان اور صاحب حال بزرگ تھے۔ بڑے خاموش طبع اور متوکل اور صابر و شاکر تھے۔ علاوہ ان خصوصیات کے بڑے جلالی طبع کے مالک تھے اور سیف زبان تھے۔ جو بات منہ سے نکل جاتی وہ پوری ہو جاتی تھی۔ اس لئے آپ سے اہل خانہ اور مریدین خائف رہتے تھے۔

**کرامات** | ایک دفعہ آپ مریدین کے ہاں موضع بھلائی پر ضلع امرتسر میں قیام پذیر تھے کہ ایک مرید نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائیں۔ ہمارے ہاں مولشی میں برکت ہو۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی ہر ماہہ مولشی دو بچے دے گی، بہت اضافہ ہوگا چنانچہ ہر بھینس، گائے، بکری، گھوڑی دو بچے جننے لگی۔ اس مرید نے حاضر ہو کر دوبارہ عرض کی کہ حضرت دعا کریں کہ ہر ماہہ مولشی صرف ایک بچہ جنے اور زندہ رہے۔ آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ مگر ماہہ کا پہلا بچہ ہی را ہوگا۔ اس طرح اس گاؤں میں سے بہت سے مولشی ہمارے ہاں آتے تھے۔

**کرامت نمبر ۲** | آپ ایک دفعہ موضع پورے راجپوتان ضلع ہوشیار پور میں مقیم تھے کہ دریا نے بیاس میں سیلاب آگیا پانی گاؤں میں داخل ہو گیا۔ مریدین گھبراہٹ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا حضرت یا حضرت مدد کریں، دریا کا پانی گاؤں میں داخل ہو گیا ہے۔ ہماری مدد فرمائیں۔ آپ نے فوراً ایک جھنڈا لیا تو میں لیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین ؕ الصلوة والسلام علی محمدؐ والمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأصحابہ وأولیائہ وبارک وسلم علیہ ۔

## حضرت سید چراغ علی شاہ ولد حضرت سید غلام مصطفیٰ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید چراغ علی شاہ ولد حضرت سید غلام مصطفیٰ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عاید اور زاہد بزرگ تھے۔ اگرچہ زیادہ پڑھے ہوئے نہ تھے لیکن بڑے زیرک اور معاملہ فہم تھے۔ مسائل فقہ، شریعت اور طریقت پر عبور رکھتا۔

بڑے دانا اور معاملہ فہم تھے۔ قیافہ شناس اور تدبیر و فراست میں اپنا

### اوصاف

ثانی نہیں رکھتے تھے۔ انسان کے ظاہری خدو حال دیکھ کر اس کے

اوصاف اور صفات معلوم کر لیتے تھے۔ عام جانوروں کے اوصاف عموماً اور گھوڑوں

کے خصوصاً جانتے تھے۔ ان کے علاج اور دیگر خامیوں سے واقف تھے۔ بڑے

خوش وضع، خوش لباس اور نیک اطور تھے۔ اکثر فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی دو

نعمتیں ہیں، اولاد صالح اور جائز ذرائع سے حاصل شدہ دولت کبھی ایک جگہ جمع

نہیں ہوتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص کرم ہے کہ یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ نے

مجھے دے رکھی ہیں۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا کبھی شکر ادا کروں کم ہے۔

آخری عمر میں بیٹوں کا بے وقت موت سے غم زدہ رہتے اور اکثر تنہائی پسند

ہو گئے۔ سوائے ضروری کاموں کے گھر پر رہتے تھے اور عبادت میں مصروف

رہتے تھے۔ بڑے صاحب کرامت، سیف زبان اور مستجاب الدعاب بزرگ تھے

آپ سے بے شمار کرامات ظہور میں آئی تھیں۔

کرامت ۱۔ روایت ہے کہ ایک دفعہ موضع بھلائی پور ضلع امرتسر کے مرہ

میدہ نوچندی شاہ بدر دیوان میں شرکت کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ قصبہ مٹانیاں شریف سے ۲ میل کے فاصلہ پر ایک نہر بہتی تھی۔ اس نہر پر چکی لگی ہوئی تھی۔ وہاں پر سب لوگوں نے اپنے منہ ہاتھ دھوئے۔ وضو کئے۔ عورتوں اور بچوں نے غسل بھی کئے۔ ان عورتوں میں ایک نوبیا عورت تھی۔ اس نے اپنا طلائی ہار اتار کر نہر کے کنارے رکھ کر غسل کیا۔ بعد میں جب پیر سے پہنے اور طلائی ہار نہر میں گر گیا۔ اس بی بی نے بالکل ذکر نہ کیا اور گاؤں میں آکر دربار شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ پر درود و سلام پڑھا۔ حضرت چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی رات بسر کرنے کے بعد دوبارہ دربار حضرت شاہ بدر پر حاضری دی۔ درود و سلام پڑھا اور اپنے گاؤں چلے گئے۔

اس واقعہ کا علم اس کی ایک رشتہ دار عورت کو بھی ہو گیا جو بد عقیدہ تھی۔ وہ فوراً دوڑی ہوئی ان کے گھر گئی اور بتایا کہ خوب میدہ ہوا، ہزاروں روپے کے زیور سے محروم ہو گئے ہو۔ مرید بڑا صادق الیقین تھا ابولا، کچھ پرواہ نہیں ہے۔ ہمارا پیرخانہ لچ پال گھرانہ ہے۔ ۱۲ برس بعد بیڑی نکال سکتا ہے۔ ہفتہ بھر کے بعد زیور بھی نکال دے گا۔ ایک ہنرمند غوطہ خور کو ساتھ لے کر اس جگہ آیا اور وہ غوطہ خور صرف اپنی پہلی ڈبکی میں طلائی ہار نہر سے باہر نکال لایا۔ مرید اور اس کے دیگر رشتہ دار طلائی ہار لے کر حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک اور پیر سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ بتایا اللہ اور اس کے پیار سے رسول نے تیرے یقین اور میری آبرو کو شیطان لعین سے بچایا ہے اور اپنی رحمت کے صدقہ سے محفوظ رکھا ہے۔ اسے اللہ تیرا شکر ہے۔

اس بی بی صاحبہ سے میں نے یہ تمام کہانی اس کی زبانی سنی ہے جو بڑی ایمان مند ہے۔ یہ بی بی اب ضعیف ہے اور موضع ڈھارہ الی ضلع شملہ پردیس ہماچل میں رہتی ہے۔ سبحان اللہ

ایک دفعہ موضع گنگ تحصیل دسویہ ضلع ہوشیار پور میں ایک  
**گرامت ۲** مرید پر آسمانی بجلی گری۔ وہ بری طرح جل گیا۔ مقامی طبیب  
 اور ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آ گئے۔ اُس مرید نے اپنے اہل خانہ کو کہا کہ  
 مجھے میرے پیر کے پاس لے جاؤ۔ اتریا، اس کو اٹھا کر حضرت پیر چراغ علی شاہ  
 صاحب کے پاس لے آئے۔ آپ نے اُس پر دعا پڑھ کر دم کیا اور ہاتھ پھیرا۔  
 تو اس مرید نے کہا کہ بس اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور بہت جلد صحت یاب  
 ہو گیا۔

حضرت سید چراغ علی شاہ ۳۰ اگست ۱۹۴۷ء بروز سوموار بمطابق  
**وصال** ۱۷ شوال ۱۳۶۶ھ وصال کر گئے اور قبرستان مٹانیاں شریف  
 میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو اللہ نے چار فرزند عطا فرمائے تھے جو نہایت ہی حلیم الطبع  
**اولاد** صاف گو اور صلح جو تھے۔ اُن کے نام نامی د اسمائے گرامی حضرت  
 سید اولاد علی شاہ، حضرت سید امداد علی شاہ، حضرت سید عاشق حسین، حضرت  
 سید محمد حسین تھے۔ ان سے اولاد جاری ہے۔

الہی بی پاس شاہ دستگیر  
 بہر کار مشکل مراد دستگیر

الہی بی پاس شاہ بدر الدین  
 بکش جملہ حاجات دنیا و دین

الہی برحمت بہ بین سوے ما  
 کہ فردانہ گردد و حجل روئے ما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ اِلٰلٰهٍ اَحَدٍ  
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ  
رَسُوْلِیْنَ وَاٰلِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیِّیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

### حضرت سید اولاد علی شاہ بن سید چراغ علی شاہ

حضرت سید اولاد علی شاہ بن سید چراغ علی شاہ بڑے عالم فاضل اور زاہد و عابد  
۔ ابتدائی تعلیم مولانا غلام مرتضیٰ معلم ابتدائی سکول قصبہ شانیاں شریف سے  
مل کی تھی مگر تصوف کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی تھی۔

**وصاف** | آپ بڑے زیرک، کم گو، معاملہ فہم، دور اندیش، مستعمل اور  
صابر و شاکر تھے۔ طبیعت میں بڑا انکسار اور کلام میں لجاہت  
ٹھاس تھی۔ جب بات کرتے دل کو تسکین اور فرحت حاصل ہوتی تھی۔ دینی  
کلی کو بڑی سادگی اور خوش اسلوبی سے بیان کرتے تھے۔ تنہائی پسند اور شب بیدار تھے۔  
سے قول و فعل سے کسی کی دل آزاری کو گناہ تصور کرتے۔ اکثر اپنے اقرباء کو نیکی  
تعلیم فرماتے۔ اس میں مزید وضاحت فرماتے کہ سب سے نیک عمل یہ ہے کہ مخلوق خدا  
اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھے۔

**صال** | آپ کا وصال ۳۲ محرم ۱۳۶۹ھ کو بروز سوموار سہا اور موضع ہردو کے چھپر والی  
ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔ خدا آپ کی قبر پر باران رحمت فرمائے۔ آمین  
آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے عطا فرمائے جو آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ سید  
**اولاد** | ذوالفقار علی شاہ صاحب، سید افتخار علی شاہ صاحب، سید نواز حسین شاہ  
احب ایڈووکیٹ، سیاسی اور سماجی کارکن، ان کی شخصیت شیخوپورہ کی شہرہ منور  
میت ہے خدا ان کو اور عروج اور سر فرازی عطا فرمائے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعُوْنِ الْجُوْدِ  
مَنْعِ عِلْمٍ وَالْحِكْمِ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلِیَا لِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم  
اور عامل و کامل تھے۔ ابتدائی تعلیم معلم قصبہ سے حاصل کی تھی۔ تصوف اور طریقہ  
اپنے والد سید چراغ علی شاہ سے حاصل کی تھی۔ علم الکلام اور طرز بیان بہت  
دل نشین اور پیارا تھا۔ اُن کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے ایسی قدرت اور شہنشاہی رکھی  
ہوئی تھی کہ کلام شروع کرتے اور اس طرح دلائل اور امثال سے اُس کی وضاحت  
فرماتے کہ سننے والا آپ کا کلام بالکل ساکت اور جامد بن کر سنتا رہتا اور آپ  
لگاتار طریقت اور معرفت کے دلچسپ مضمون کے اسرار اور رموز بیان کرتے اور  
سارے اپنی تسکین قلب اور علم کی تشنگی بجھاتے رہتے تھے۔

میں نے مریدوں کی زبانی سینکڑوں کرامات کا ذکر جو آپ سے ظہور  
**کرامات** آئیں سنا ہے۔ ان میں چند ایک کا ذکر پیش ہے۔ موضع گٹ دا  
ضلع فیصل آباد کے مرید ابراہیم کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید امداد علی شاہ  
اور حضرت سید عاشق حسین ہمارے ہاں قیام پذیر تھے۔ گاؤں کے ایک بد عقیدہ  
زمیندار کے پاس بڑی خود سر اور اڑیل گھوڑی تھی، جو کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں  
دیتی تھی۔ اس نے گاؤں کے شیر نوجوانوں کو بلوا کر وہ گھوڑی اُن کو دی اور  
کہ اگر پیر صاحب کرامت والے ہیں تو گھوڑی پر سوار ہو جائیں گے ورنہ گھوڑی  
سے گر کر چوٹ کھائیں گے۔ ہم دونوں طرح سے ہی فائدہ میں رہیں گے۔ یا گھوڑی

ت ہو جائے گی یا پیر صاحب گاڑوں آنا چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ وہ گھوڑی لے کر روزہ پر آگئے۔ اور کہنے لگے کہ حضرت جی آپ اگر سچے سید اور پیر ہیں تو اس زری پر سوار ہو کر دکھائیں۔ یہ اچانک معاملہ درپیش دیکھ کر ایک بھائی نے سے کو دیکھا۔ مگر خاموش رہے۔ آخر سید امداد علی شاہ صاحب نے اُن لوں کو سمجھایا کہ عزیزو، ہماری سادات اور پیری سے گھوڑی کا کیا تعلق ہے عاجز، مسافر لوگ ہیں۔ اپنے بزرگوں کا پیغام اور تعلیم دین سے لوگوں کو آگاہ ہے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک شیرینے جواب دیا کہ حضرت جی آپ کے بزرگ حج، چاند، سمندر، پہاڑ، زمین، ہوا پر حاکم تھے، مگر آپ اس گھوڑی سے تے ہیں۔ یہ سن کر اُن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا اٹھو عاشق حسین گھوڑی پر ری کرو۔ گھوڑی کچھ نہ کہے گی۔ جانثار بھائی نے اٹھ کر گھوڑی کی نگام تمام۔ سید امداد علی شاہ نے اس کے کان میں کچھ پڑھ کر کھونک ماری۔ گھوڑی ش گھڑی رہی۔ عاشق حسین سوار ہوئے۔ اُس کو خوب دوڑایا۔ گھوڑی دیر بعد واپس آگئے۔ گھوڑی لپینہ میں شربور، کانپ رہی تھی۔ عاشق حسین ترسے، اس کو ایک ٹانگ مار کر کہا کہ یہ گھوڑی کچھ بھی نہیں ہے۔ سب حیران تھے کہ ایسا کیوں ہوا۔ یہ گھوڑی تو کئی آدمیوں کو گرا چکی ہے۔ اس، یہ کرامت ظہور میں آئی۔ اور بہت سے نوجوان اور دیگر اشخاص حلقہ اردت شامل ہو گئے۔

حضرت سید امداد علی شاہ صاحب ایک دفعہ موضع پھریاں ضلع

ہوشیار پور میں مقیم تھے۔ چند دنوں کے بعد آپ واپس گاہوں

رہے تھے کہ ایک مرید فی راستہ میں گوبکے اوپے بنا رہی تھی آپ نے اُسے کہ بیٹی تم نے مجھے فتوح کیوں نہیں دی۔ اس نے کہا کہ پیر جی میں اوپے



بتاتے رہی۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا بناتی ہی رہو۔ اس کے بعد آپ گاؤں تشریف لے گئے۔ وہ عورت وہیں بیٹھی رہی اور اُس کے ہاتھ پاؤں نسل ہو گئے۔ اُس کے لواحقین شاہ صاحب کے پیچھے گاؤں آنے اور صحت کے لئے دعا کروا دی۔ وہ عورت صحت یاب ہو گئی۔

آپ کا وصال ۱۱ محرم ۱۳۲۴ھ کو بروز جمعرات ہوا تھا اور قبرستان شانہ شریف میں دفن ہوئے۔ اِنَا اللہُ وَاِنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

آپ کے تین صاحبزادے سید صغیر حسین، سید علمدار حسین اور سید محمد شمس ہیں، جو بڑے نیک اور صاحب عمل ہیں۔ ان میں سے سید علمدار شیخو

میں سکونت پذیر ہیں جو آپ کے (سید امداد علی شاہ) کے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ سید علمدار حسین شب بیدار، زاہد اور عابد ہیں۔ بڑے مستجاب الدعاء اور ایک بہت بڑی تعداد ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔

بر رسول اللہ وہ اہ جاں درود  
گو، گردن دیدہ نفس یہود

از درود مصطفیٰ را یاد کن

روح سلمانی ز قید آزاد کن

جرم و طیبہ و بغداد و مثنائیاں شریف

جوت بڑتی ہے تیری، نور ہے چھتا تیرا

تیری سرکار میں لایا ہوں میں شافع اُن کو

جو میرا نحوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِهِ  
 اَصْحَابِهِ وَآدِلِیِّهِمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

## حضرت سید عاشق حسین بن حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عاشق حسین بن سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب العلم  
 و مستجاب الدعائے تھے۔ ہمارے خاندان میں حضرت سید حیات علی بن حضرت سید حسین علی  
 کے بعد سید عاشق حسین ہی ایسے بلند پایہ اولیاء اللہ ہیں جو ہمیشہ اپنی جلالی شان  
 میں رہتے تھے۔ ان کے بارے میں روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید عاشق حسین  
 پم نمبر ۲ گ ب ضلع فیصل آباد میں قیام پذیر تھے اور جس مرید کے ہاں آپ کا  
 قیام تھا۔ اتفاق سے اُس گھر میں شادی کی تقریب شروع ہو گئی۔ مہمانوں کی وجہ  
 سے آپ کا قیام دوسرے مرید کے ہاں کر دیا گیا اور مرید صادق الیقین نے ڈرتے  
 ڈرتے عرض کی کہ یا حضرت یہاں بیاہ ہے۔ مہمانوں کے ریش کی وجہ سے آپ کے آرام  
 و عبادت میں رکاوٹ نہ آئے۔ آپ کا قیام عارضی طور پر دوسرے گھر کر دیا ہے۔  
 آپ اس جگہ تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا ہے چنانچہ آپ  
 اس گھر چلے گئے۔ مگر اس مرید نے بات کرنے میں تھوڑی سی غلطی کی۔ آپ کو جلال  
 آگیا اور اٹھ کر مسجد میں آگئے۔ وہ بد عقیدہ شخص مسجد میں بھی بچھے گیا کہ مسجد بھی تو  
 ہماری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ اللہ کا گھر ہے جو ہمیشہ آباد رہے گا۔ یہ اٹھ تو  
 جلد ہی بے آباد اور تباہ ہوگا۔ وہ بد عقیدہ شخص بڑبڑھاتا ہوا واپس چل گیا۔ آیا  
 ارادت مندوں کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ آپ صبح کی نماز ادا کر کے کھانے واپس آگئے۔ اس  
 کے تھوڑے عرصہ بعد آپ وصال کر گئے۔

وہ بد عقیدہ شخص دیوانہ ہو گیا۔ شادی والے افراد بھی عتاب الہی کا شکار ہوئے۔  
 غرض وہ سب گاؤں کا خاندان برباد ہو گیا۔ اس دیوانے کو زنجیروں میں باندھ کر  
 اس کے ورثا، مٹانیاں شریف لائے۔ اس عرصہ میں حضرت سید عاشق حسین وصال  
 کر چکے تھے۔ اُسے سید اولاد علی، سید امداد علی، اس ولی کی قبر پر لائے اور معافی  
 کے لئے دعائیں کیں۔ وہ تندرست ہو گیا۔ بعد میں وہ روپوش ہو گیا۔ شادی والے  
 بی بی کا حال میں نے خود دیکھا وہ بے اولاد رہی۔ ڈیرہ والے مرید اور دیوانے  
 کے گھر ویران ہو گئے ہیں جو میں نے خود دیکھے ہیں۔ مسجد ابھی تک آباد ہے بلکہ  
 پہلے سے زیادہ بارونق ہے۔

**وصال** | حضرت سید عاشق حسینؒ بروز جمعہ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ میں وصال  
 کر گئے تھے اور قبرستان مٹانیاں شریف دفن ہیں۔

**اولاد** | آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ حسین اور سید لال حسین آپ کے خلیفہ  
 اور جانشین ہیں۔

سید شاہ حسین بڑے سیف زبان، نیک اور صالح تھے۔ دسمبر ۱۹۸۳ء  
 بروز سوموار وصال کر گئے تھے۔ ان کے چار صاحبزادے آباد حسین، فضل حسین  
 علی حسین، سید حسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور ہدایت یافتہ بنائے  
 آمین۔

الہی بیپاس جناب امیر علیہ السلام  
 گناہ ہم بہ بخشاؤ و عذر م پذیر

الہی بیپاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نگہدار مارا ز نارِ حیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْکَوْنِیْنَ وَالثَّقَلِیْنَ  
 مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَفٰی وَالْمُرْتَضٰی جَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِکَ وَسَلَمٌ

## حضرت سید محمد حسین بن سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جی بہت عابد اور زاہد تھے۔ اُن کی سادگی اور اخقائے راز کی وجہ سے ہم اہل خانہ اُن کی روحانی اور فیض رسانی سے غافل رہے۔ جب ہم ان کے روحانی اور علمی قابلیت کے بارے میں مریدین کے ذریعے مطلع ہوئے تو افسوس کرنے لگے کہ ہم نے اُن سے فیض حاصل کرنے میں بڑی غفلت اور کوتاہی کی ہے۔

آپ اکثر ہم کو لیلۃ القدر یا دیگر ایام متبرکہ میں خاص خاص عبادات کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ صراط التبیح کی اکثر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ہر جمعہ کو صراط التبیح ضرور ادا کرنی چاہیے۔ آپ جب کبھی فارغ ہوتے، طریقت اور تصوف کے مسائل بیان فرماتے۔ قرآن المحکم کی بعض آیات کی تفسیر فرماتے تھے۔ درود شریف اور کئی دعاؤں کی تاثیر کے بارے میں ذکر فرماتے۔ قصیدہ غوثیہ اور درود المستغاث کے بارے میں اکثر تاکید فرماتے تھے اور وضاحت کرتے کہ اس کے اس حصہ سے اس حد تک درود کرنے سے کونسا عمل ہاکہ آجاتا ہے۔ یہ بھی فرماتے کہ یہ چیز اس دن اور یہ دعا اس رات میں پڑھنی چاہیے۔ اس کے علاوہ طب کے بے شمار نسخوں کے بارے میں بیان فرماتے رہتے تھے۔ تعویذات کے بارے میں بھی اکثر بیان کرتے۔ اکثر مسائل شریعت کے بارے میں وضاحت کرتے رہتے تھے۔ نماز اور روزہ، وضو، کلمہ طیبہ کے بارے میں بڑی بڑی اہم اور فائدہ مند نقاط بیان کرتے رہتے تھے۔ اگرچہ ہم نے اُن سے علم طب، علم اعمال

علم تصوف، تاریخ، شریعت، طریقت، معرفت و حقیقت میں بہت کچھ حاصل کیا۔ مگر دنیاوی مصروفیت اور عدم توجہ کی وجہ سے اُن سے وہ کچھ نہ حاصل کر سکے جو ان کے پاس تھا۔ اُن کے اچانک وصال نے ہم کو پورا پورا فائدہ حاصل کرنے میں ناکام کر دیا۔ یہ مَقْصُورِ اَبَہِت جو کچھ ملا ہے اُن کا کرم ہے یا اللہ اور اس کے رسول کا فضل ہے۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

آپ سے بہت سی کرامات ہوئیں کہ ارادت مندوں نے بیان کئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کرامات کا ذکر پیش ہے۔

## کرامات

چک نمبر ۹۰ گنگوڑی والے کا مرید بڑا صادق الیقین ہے۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک دفعہ پیر محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر میں قیام پذیر تھے۔ رات کو تمام مریدین اور دیگر مہمان مجلس میں جمع تھے۔ ایک شخص نے استفاء کیا کہ حضرت نماز کے شروع میں تکبیر اولیٰ کے وقت جو دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے۔ حضرت جی نے کھڑے ہو کر یہ مسئلہ سب کے سامنے بیان کیا کہ تکبیر اولیٰ میں پہلے انسان اپنے رب کے سامنے یہ دعا کھڑا ہوتا ہے جو حرف الف کا نقشہ ہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہے جو لفظ اللہ کا نقشہ ہے۔ پھر رکوع میں جا کر حرف میم بن جاتا ہے جو لفظ اللہ کا عبید ہے۔ پھر سجدہ میں جا کر لفظ محمد کا نقشہ بن جاتا ہے۔ ذات خداوند حرف م اور لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتی ہے اور ذات محمد حرف ل اور لفظ اللہ کو دیکھ کر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ اور اس کے محبوب پاک خوشی اور مسرت حاصل کرنا ہی ان کا مطلوب اور مقصود عمل و کردار ہے۔ اس سے فضل اور رحمت ہوتی ہے

چک نمبر ۲۶ LDA صلح مظفر گڑھ کے مرید نواب دین  
کرامت علیؒ نے ایک روایت بیان کی ہے کہ اُن کی بیوی کو برص (پھلپھری)

لی بیماری تھی۔ اس کی اولاد پیدا ہو کر مر جاتی تھی۔ اُس بی بی نے ڈاکٹروں اور  
عکیموں سے بہت علاج کروایا۔ مگر کچھ آرام نہ ہوا۔ اپنی پریشانی پر محمد حسین  
رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کی۔ آپ نے ایک نقش لکھ دیا اور اُس کو بڑا گوشت  
بڈا، پھلی، لہسن سے پر سیر کرنے کا حکم دے دیا۔ اس صادق الیقین نے  
پیر کی ہدایت پر عمل کیا۔ اللہ نے ۸ لڑکے اور لڑکیاں عطا کئے۔ اِن کا لسان  
نقی کتودہ کے مصداق اولاد سے اکتا گئی۔ سب ممنوعہ اشیاء کا استعمال شروع  
کر دیا۔ بیماری نے دوبارہ حملہ کر دیا۔ نشتر ہسپتال میں چھ ماہ تک زیر علاج رہی۔  
ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ سب کہانی مجھ سے بیان کی۔ احقر نے بھی تجویز کیا کہ  
پر سیر اُن ہی اشیاء کا کرو۔ مگر نقش دوبارہ لکھ دیا۔

تصدد حار و والی صلح شیخوپورہ کا مرید اللہ دتہ ڈوگر بیان  
کرامت علیؒ کرتا ہے کہ میری ایک بھینس کی آنکھ میں زخم ہو گیا۔ بہت

علاج کر دیا۔ مگر آرام نہ آیا۔ آپ سے التبا کی کہ حضرت دم کر دیں۔ آپ نے  
کھیت کی مٹی لانے کو کہا۔ مٹی آپ کے حضور پیش کی۔ آپ نے کچھ بڑھ کر  
مٹی پر دم کیا۔ مٹی بھینس کی آنکھ پر چھڑک دی گئی۔ چند یوم کے بعد بھینس کی  
آنکھ بالکل درست ہو گئی۔ آپ سے بے شمار کرامات، خرق عادات و افعات کا ظہور  
ہوا ہے۔ اختصار کے پیش نظر اُن کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

وصال۔ آپ کا وصال یکم محرم ۱۳۸۸ھ کو ہوا تھا۔ آپ کی قبر فیصل آباد میں۔ جمع خاص، علمت  
اولاد۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھ فرزند عطا کئے ہیں۔ سید محمد رشید شاہ، سید محمد  
سید زاہد حسین، سید ساجد حسین، سید حامد حسین، سید محمد نعیم، شرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیْدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآوَالِیِّهِمْ اَجْمَعِیْنَ بِسَمْتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ -

## سید محمد ارشد بن سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد ارشد بن سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ مٹانیاں شریف  
میں حاصل کی، میٹرک بیرنگ ہائی سکول ٹالہ سے پاس کیا۔ پنجاب یونیورسٹی میں بطور  
مکملک ۱۹۴۶ء میں بمرتب ہو گئے۔ اپنی خدا داد قابلیت اور محنت، دیانت سے ترقی  
کرتے گئے اور اکاؤنٹس آفیسر پنجاب یونیورسٹی لاہور کے عہدے پر فائز ہو گئے۔  
۱۹۴۹ء میں ریٹائر ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد بٹ برادر لاہور میں بطور اکاؤنٹنٹ ملاز  
ہو گئے۔ اپنے قول و فعل اور محنت اور دیانت سے فرم کے مالک کو بہت زیادہ متاثر  
کیا۔ انہوں نے ترقی دی۔ ۱۹۸۵ء کو بعارضہ دورہ دل اللہ کو پیارے ہو گئے  
اور قبرستان چیلہ شاہ بدرہ دیوان لاہور میں دفن ہو گئے۔ مرحوم کی دیانت اور شرافت  
نیک عادات اور افعال کے بارے میں پنجاب یونیورسٹی، فرم، اہل محلہ، دوست  
احباب نے بہت سے قصے بیان کئے مگر ایک قصہ تو بہت ہی عجیب ہے۔ وہ  
یہ کہ فرم میں بہت سی ادویات تیار ہوتی تھیں۔ اتفاق سے کچھ چینی کم ہو گئی۔  
شاہ صاحب نے بازار سے اُس ہی قسم کی چینی خرید کر فرم کے کھاتے میں جمع کر دی  
اور دوستوں کے مشوروں پر عمل کرنے سے معذوری ظاہر کی کہ چینی کم یا اور قسم کی  
چینی ملانے سے دوائی خراب ہوگی اور فرم کو خسار ہوگا۔

اولاد۔ آپ کو اللہ نے پانچ بچے یعنی لڑکے عطا کیے۔ سید و تیس اقبال ابوزر، سید و تیس اصحاب  
انفیس، سید حسین سمیع عباس، محمد تقی فراز، احمد نعیم و خاص۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّقْدِنِ الْجُوْدِ  
 لَكَرْمِهِ مَنَّبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحَكْمِ وَ آلِهِ وَ اصْحَابِهِ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

## سید سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ عالم دین، ولی کامل بکرامت  
 انبیاء اللہ تھے۔

**نجرہ نسب** | آپ کا شجرہ نسب پانچ واسطوں سے حضرت سید رشید بن حضرت  
 سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ سے مل جاتا ہے۔ یعنی سید محمد بن  
 سید سلطان محمد بن سید بہادر علی المعروف بھون شاہ بن امیر علی بن ولایت علی  
 بن فاضل شاہ بن سید رشید بن حضرت شاہ عبدالشکور قدس اللہ تعالیٰ۔

**اوصاف** | آپ بہت بڑے مبلغ دین اسلام تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے  
 سخن داودنی اور علم الکلام کے اعلیٰ ترین اوصاف سے نوازا ہوا  
 تھا۔ آپ نے سلسلہ قادریہ بدریہ کے تحت بے شمار مخلوق خدا کو تعلیم فرمایا۔ سلسلہ  
 قادریہ میں داخل فرمایا تھا۔ آپ سے بے شمار کرامتیں ظہور میں آئیں تھیں جن میں  
 سے چند ایک کا بیان بغرض تازگی ایمان یہاں پر کیا جاتا ہے۔

**کرامت** | روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ دریائے بیاس سے پار کسی گاؤں  
 میں مقیم تھے۔ گاؤں والوں نے کچھ روٹی بطور نذر پیش کی۔  
 آپ نے دو مریدوں کو یہ روٹی دے کر نشانیاں شریفہ روانہ کیا۔ بیڑی والے  
 ملاح نے روٹی کی جگہ روکنے کے بہانے سے دونوں عقیدت مندوں کو بیڑی  
 پر سوار کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مرید بھی طیش میں آئے اور دریا کو پھیل ہی عبور



کرنے کا ارادہ کر کے دریا میں چلنا شروع کیا تو ملاح نے بہت شور مچایا۔ مگر وہ نہ مانے اور کہتے لگے کہ ہم کو روٹی والے حضرت دریا سے پار کر لیں گے۔ چنانچہ وہ بیڑی سے پہلے ہی دریا پار کر کے کنارے پر آ گئے۔

جب مثنیاں شریف میں پہنچے تو رات ہو گئی۔ انہوں نے رات ایک مسجد میں بسر کر کے صبح شاہ صاحب کے گھر جانے کا ارادہ کر کے مسجد میں لیٹ گئے۔ رات کو حضرت سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ آئے اور فرمانے لگے۔ بچو دریا میں کود کر تم نے دنیا اور آخرت میں اپنا بیڑا پار کرو لیا ہے۔ جلد اٹھو اور گھر جا کر آرام کرو۔ مسجد صرف عبادت کے لئے ہے۔ یہاں پر سوتا یا دیگر ضروریات کے لئے قیام کرنا منع ہے۔

اس طرح وہ دونوں مرید آپ کے گھر آ گئے۔ دونوں آرام کے بعد واپس گئے تو حضرت نے فرمایا کہ پیر اور مرید ظاہر اور باطن میں ایک ساتھ ہوتے ہیں۔

آپ کا وصال ۱۰ ربیع الثانی بروز جمعہ المبارک ۱۳۱۰ھ میں پایا کھا۔

**وصال** | آپ قبرستان مثنیاں شریف میں دفن ہیں۔

آپ کے چار فرزند سید گل محمد، سید عطا محمد، سید سید محمد، سید علی محمد تھے جن سے آپ کا اولاد جاری ہے۔

**اولاد**

نسیا سوائے بطما گذر کن

زخاں من بہ آنجناب نظر کن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاۃِ وَالرِّسْلِیْنَ  
 اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاٰدِلِیْهِ اٰجَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ ۝

## حضرت سید سید محمد بن حضرت سید سلطان محمد

حضرت سید سید محمد بن حضرت سید سلطان محمد بن سید بہادر علی بن سید ولایت علی  
 شاہ قادری مثنوی بلند پایہ عالم اور فاضل تھے۔ علم حدیث و فقہ سے پوری طرح  
 نگاہ تھے۔ قرآنی آیات کی بڑے اچھے انداز سے تفسیر فرماتے اور آپ حافظ قرآن  
 تھے۔ ضلع ہوشیار پور میں درس قرآن اور حدیث دیا کرتے تھے۔ آپ سے بے شمار  
 تراہیں روایت کی جاتی ہیں۔ جن میں سے چند کا بیان کر دینا کافی ہوگا۔

روایت ۱۷ : ایک دفعہ آپ ہوشیار پور سے آرہے تھے کہ راستہ میں ایک  
 جگہ آرام کے لئے قیام فرمایا۔ وہاں ایک بد عقیدہ شخص رہتا تھا۔ غالباً اس گاؤں  
 کا چوہدری تھا۔ اس نے حضرت جی سے عذاب قبر کے بارے میں سوال کیا۔ آپ  
 نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیا مگر اس شخص نے قبول نہ کیا بلکہ  
 قبر کے عذاب یا ثواب سے بالکل منکر رہا۔ مزید بیان کیا کہ حضرت میں نے کئی قبریں  
 کھلی دیکھی ہیں۔ کسی ایک میں بھی باغ لگا ہوا یا آگ جلی ہوئی نہیں دیکھی ہے۔  
 آپ نے بہت سمجھایا کہ اس طرح کہنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ تو یہ کرو۔  
 مگر وہ نہ مانا۔ آخر آپ نے فرمایا کہ غمزہ دیکھ لینا اور آپ دیاں سے زحمت ہو گئے  
 بعد میں وہ بد عقیدہ شخص بے سرفراز ہو گیا اور قبر میں ملائکہ اس سے مرزا نشی کرنے  
 تھے اور دوزخ اور جہنم دکھاتا رہے تھے۔ جب وہ شخص ہوش میں آیا تو آپ  
 کے پیچھے بھاگتا ہوا آیا ہے اور بعد غمزہ معافی کا خواستگار ہوا کہ حضرت

آپ درست فرماتے ہیں۔ میں نے عذاب قبر اور ثواب قبر خود دیکھ لیا ہے۔ آئندہ نیک کام کروں گا۔ آپ معاف کر دیں۔

روایت ۲۷ = روایت ہے کہ آپ کا ایک مرید مشائخ شریف میں آیا اور التماس کرنے لگا کہ حضور میری بیوی کو ایک شہیر آدمی اغوار کر کے لے گیا ہے اسے واپس کروادیں۔ حضرت جی نے فرمایا کہ اس کو دفعہ کرو۔ مگر وہ شخص رو رہا تھا کہ بچے بہت روتے ہیں۔ حضرت جی آپ ہی دعا کریں کہ وہ آجائے۔ سوائے آپ کے میرا کوئی سہارا نہیں ہے۔ دشمن بڑے طاقت ور ہیں، ان کا مقابلہ ممکن نہیں۔ آخر آپ نے اُسے بتایا جاؤ وہ آگئی ہے۔ جب وہ شخص گھر آیا تو وہ عورت اس سے ذرا پہلے آئی تھی۔ کسی فقیر نے صدادی۔ وہ اُسے خیرات دینے کے لئے آئی تو اس گھر کی چوکھٹ پر کھڑی تھی۔ اس نے اپنے خاوند سے معافی مانگی اور آئندہ نیک بننے کا وعدہ کیا۔ مزید یہ بیان کیا کہ وہ سندھ میں تھی اور آنا فانا یہاں آگئی ہے۔

آپ کا وصال بروز سوموار ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ہوا تھا۔ آپ

**وصال**

قبرستان مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے بیٹے سید محمد احسن، سید فیض محمد اور سید منور حسین ہیں

**اولاد**

ان کی اولاد اپنے باپ کے علم کی صحیح جانشین ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّقْدِیْنِ الْجُودِ  
 الْكُوْمِ ۝ مُنْبِعِ الْعِلْمِ وَالْحِكْمِ ۝ وَآلِهِ ۝ وَاصْحَابِهِ ۝ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

**حضرت سید فیض محمد بن حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید فیض محمد بن حضرت سید محمد بن حضرت سید بہادر علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عامل کامل اور عبارت گزار بزرگ تھے۔ علم دوستی اور خاندان سے محبت کو بیان کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ نے پہلی دفعہ حضرت بابا شاہ بدر دیوان رح کا شجرہ نسب تحریر کر دکھایا۔ یہ وہ مشکل اور محنت طلب کام تھا جو صدیوں میں نہ ہو سکا۔ اس شجرہ کی اذ حد ضرورت تھی جو حضرت سید فیض محمد کے طفیل میسر آئی۔ اس کا عظیم کسے عوض آپ کو جس قدر بھی دعائیں دی جائیں کم ہیں۔ ورنہ اتنے بڑے خاندان کا شجرہ نسب تحریر کرنا انسان تو کیا جنات سے بھی ممکن نہیں ہے۔ احقر نے ان کی مجلس میں بیٹھ کر کسب فیض کیا ہے۔ میں نے تمام زندگی حضرت جی کو عبارت میں مشغول دیکھا۔ مثانیاں شریف ہیں اکثر بزرگوں کی قبروں پر سفید ملکوتی لباس میں درود و وظائف میں مشغول دیکھا اور یہاں پاکستان میں ان کی مجلس میں ہمیشہ شریعت، طریقت کے مسائل پر بحث ہوتی رہی۔ والد محترم سید واجد حسین، سید احمد حسین ان سے اکثر تبادلہ خیال کرتے رہتے تھے۔ حضرت سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ ذکر اور فکر میں مشغول رہتے اور مسائل میں نہ پڑتے۔ مذاہب کے تقاریر کو اتنا معلوم تھا کہ مسائل حضرت سے دریافت کر لیتے ہیں۔ والد صاحب یا سید احمد حسین کسی مسئلہ کو اپنے غلط انداز میں بیان کرتے۔ جب وہ غصہ میں آکر اسی مسئلہ کو اپنے بہت انداز میں بیان

کرتے۔ جب وہ غصہ میں آکر اسی مسئلہ کو شرعی یا تصوف کی رو سے اس کی حقیقت بیان کرنا شروع کر دیتے تو خاموش ہو کر بیٹھ جاتے۔ اس طرح یہ بحث و مباحثہ کی محفلیں پیروں قائم رہتی اور مسائل پر سیر حاصل بحث کی جاتی۔ یہ کتاب علم کا انوکھا طریقہ تھا جو مشایخ شریف والے سیر اپنے تعلق دار کو پیش کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ مشائخ شریف والے پیروں کو ہر مسئلہ کے بارے میں کافی علم ہوتا ہے مگر کسی کتاب یا صفحہ کے بارے میں معلومات نہیں ہوتیں ویسے ہر مسئلہ کا پورا پورا علم رکھتے ہیں۔

آپ کا وصال ۱۹۷۱ء میں ہوا۔ مزار لاہور میں چلہ حضرت بابا شاہ وصال بدر وادان کے اندر ہے۔

ان کے بیٹے سید معظم حسین اور سید محمد ظہیر اپنے باپ کے تبلیغ کے اولاد علم کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

محبوب ہیں کبریا کے غوث الثقلین  
کیا لہ چھتے ہیں ان کی پانگہ سے شرعی  
کروں ان کی شمائل کا وصف بیاں  
ہماری نسبت کا واسطہ یا حضرت شگیر  
اسے قادر و اسے خدائے عبدالقادر  
فرزند ہیں مصطفیٰ کے غوث الثقلین  
فرزند ہیں اولیاء کے غوث الثقلین  
سراپا خوبیاں تھیں ان سے عیاں  
ورد ہے یہ صبح شام رحم کن پر عاجزاں  
قدرت وہ دستہائے عبدالقادر

برعاجزی ما نظر رحمت کن  
رحم اسے قادر برائے عبدالقادر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ه وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَاحِبِ  
 الْكُوْنُوْمَدِنِ الْمُنِیْرِ اللّٰهِ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلِیَا لِهٖ اَجْمَعِیْنَ ه

**حضرت سید شفیع محمد بن حضرت سید گل محمد رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید شفیع محمد بن حضرت سید گل محمد بڑے نیک اور باعمل بزرگ تھے۔ اپنے  
 گرام اور دوستوں سے محبت اور مروت کرنے والے تھے۔

**شجرہ نسب** | حضرت سید شفیع محمد بن سید گل محمد بن حضرت سلطان محمد بن حضرت  
 سید بہادر علی شاہ المعروف بھون شاہ۔

**وصاف** | آپ کو اللہ تعالیٰ نے رفاہی کاموں میں تعاون اور ان کی تکمیل اور  
 تعمیری جذبہ سے سرفراز کیا ہوا تھا۔ اس لئے آپ کو یہ امتیازی حیثیت

ماصل ہے کہ آپ نے اپنے دور صدارت بدریہ کمیٹی شانیاں شریف میں ضریح حضرت  
 شاہ بدروایان، حوض، معارف خانے اور مسجد شاہ بدر میں آویس اور کنوئیں پر آبپاشی  
 کے لئے سامان مہیا کروایا۔ ایسے اولعزم بزرگ جو کسی قوم یا خاندان کی نلاح اور  
 بہبود کے لئے اپنا قیمتی وقت، سرمایہ، کاوش، جذبہ اور حسن کردار ادا کریں بہت  
 ہی کم پیدا ہوتے ہیں۔

**وصال** | آپ کا وصال بروز جمعہ المبارک ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ کو ہوا اور اپنے  
 آبائی قبرستان شانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

**اولاد** | آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند حضرت سید حاجی محمد لطیف صاحب  
 حاجی سید محمد رشید، سید محمد شریف، سید محمد سعید، سید محمد  
 بزرگ ہیں، عطا کئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیْدِ اَنْبِیَا وَاوَّلِیِّهِ  
 وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَ اَوْلِیَا لِهِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

## حضرت سید رستم علی بن حضرت سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

سید رستم علی بن سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد، زاہد اور شب بیدار  
 بزرگ تھے۔ ضروریات زندگی کے علاوہ گھر سے باہر نہ آتے تھے۔ بڑے متوکل اور  
 صابر و شاکر تھے۔ مسائل تصوف اور معرفت میں بڑا کمال تھا۔ بڑے مستجاب الدعاء  
 تھے۔

آپ کا وصال ۱۳۰۵ھ میں ہوا تھا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا۔ قبرستان  
 وصال | مشانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین فرزند دیئے تھے جن کے اسمائے گرامی، سید  
 اولاد | شرف علی، سید سبحان علی، سید سردار علی تھے۔

## سید شرف علی رحمۃ اللہ علیہ

بڑے زاہد اور عابد تھے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے  
 آپ اپنے بزرگوں کے جانشین تھے۔ بڑے متوکل اور صابر و شاکر تھے۔

آپ کا وصال مورخہ ۱۳۲۲ھ بروز پیر ہوا تھا۔ اور  
 وصال | قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

سید تھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے بیٹے سید محمد حسین، سید  
 اولاد | فضل حسین تھے جن سے اولاد جاری ہے۔

## سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ

سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے قانع اور متوکل تھے۔ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ مستجاب الدعاء اور سیف زبان تھے۔

آپ کا وصال مورخہ ۵ رمضان المبارک ۱۲۳۰ھ بروز اتوار کو ہوا۔ اور قبرستان مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

وصال

آپ کی اولاد سید محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے۔

اولاد

## حضرت سید میر بن حضرت سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میر بن حضرت سید علی محمد بن حضرت سید سلطان محمد بڑے نیک اور عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت ذکرِ حق اور عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ اپنے ملنے والوں سے بڑی حلیمی اور عاجزی سے خطاب کرتے تھے یعنی آپ سے بڑا ہوا چھوٹا آپ اس کو بڑے اچھے اچھے القاب سے پکارتے اور فرماتے کہ ”بھاگ یہ بات اس طرح ہے“ ”سوہنیا یہ اس طرح ہے“ آپ نے تمام عمر عبادت اور ریاضت میں صرف کردی۔ ہمیشہ سب کے لئے دعائیں فرماتے رہتے تھے ان کی دعا اکثر بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوتی تھی۔

آپ کا وصال ماہ صفر ۱۹۸۳ء میں ہوا تھا اور چلہ حضرت شاہ بدر دیوان لاہور میں دفن ہیں۔

وصال

آپ کے صاحبزادے سید سید محمد، سید ظہور محمد، سید سید الباقی اور سید علی غفران شاہ بڑی نیک اور عابد و زاہد ہیں۔

اولاد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرٍ الْخَلَائِقِ وَ  
اَفْضَلِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ اَوْلِیَائِهِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِیْمِ

حضرت سید محمد افضل بن حضرت سید عطار محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد افضل بن حضرت سید عطا محمد بن حضرت سلطان محمد بن سید  
بہادر علی شاہ تادری بدری رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔ آپ کا  
کلام مدلل اور حوالہ جات سے پُر ہوتا ہے۔ مرزائیوں اور مسلمانوں سے مناظرے  
میں اکثر شریک ہوتے اور ان کو دندان شکن جواب حضرت سید محمد افضل رحمۃ اللہ  
علیہ کی طرف سے دیا جاتا۔ مگر شاہ صاحب کی طرف سے جو سوال کیا جاتا اس کا  
جواب مرزائی مناظرین کے پاس نہ ہوتا اور شرمندہ ہو کر دوسرا سوال کر دیتے  
ایک مناظرہ میں حضرت جی نے ایک مرزائی کو مرزائی کہہ کر مخاطب کیا۔ اُس نے  
جواباً کہا کہ ہم احمدی ہیں۔ آپ ہمیں مرزائی کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں۔ میں آپ  
کو جولاہا کہوں گا۔ شاہ صاحب نے موقع پر موجود کمرشز صاحب کو مخاطب  
کر کے کہا کہ آپ سنی رہے ہیں۔ اس نے میری بے عزتی کی ہے۔ میں اپنی حیثیت  
عرفی کا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ وہ مرزائی مبلغ فوراً بولا کہ حضرت جی نے بھی میرا  
مرزائی کہہ کر بے عزتی کی ہے۔ آپ نے فوراً کہا کہ مرزا صاحب کی نسبت کی وجہ سے  
آپ کو مرزائی کہا ہے۔ اس نے بھی جواب دیا کہ امام ابو حنیفہ کی نسبت سے آپ  
جولاہا کہا ہے۔ شاہ صاحب نے فوراً کہا کہ میں تو شافعی المذہب ہوں۔ آپ نے  
غلط کہا ہے۔ اس جواب پر وہ مرزائی مبلغ شرمندہ ہوا اور مناظرے سے فرار  
اس کا جواب یہ تھا کہ وہ ایسے زیرک اور عالم بزرگ سے مقابلہ کر۔

سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وافر عطا کیا ہوا ہے۔

ایک دفعہ کوئی صاحبزادہ مسواک کرتا ہوا جا رہا تھا۔ جیسے  
**دوسری مثال** عام لوگ کرتے ہیں۔ اُسے راستے میں سید محمد ظریف مل گئے

کاندھے کو زور سے پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمانے لگے کہ بزخوردار پانی لے کر مسواک  
 کرو۔ بغیر پانی کے مسواک کرنا مکروہ ہے۔ نزدیک ہی حضرت سید محمد افضل  
 کھڑے تھے۔ انہوں نے صرف اُن کو چہڑانے اور مسخری سے کہا کہ جاؤ  
 ٹھیک ہے۔ پھر کیا تھا مناظرہ کے لئے میدان صاف تھا۔ دلائل پر دلائل  
 دونوں طرف سے شروع ہو گئے۔ سید محمد افضل پر تھکتے کہ مکروہ کیوں ہے  
 سید محمد ظریف جواب دیتے کہ لعاب دہن تک زمانے سے اس لئے مکروہ ہے۔  
 سید محمد افضل فرماتے کہ گوشت کی لونڈا کھا کر ہونے لگی کئی دفعہ چوسنے  
 کے لئے منہ میں ڈالتے ہیں، نکالتے ہیں، سچ بتائیں کہ کبھی آپ نے اُس  
 کو پھینکا ہے۔ اتنے عرصہ میں ایک اچھا سا ہجوم بن گیا تھا۔ دونوں طرف  
 سے جواب و سوال ہونے لگے۔ مسواک سے مسئلہ اب لعاب دہن کے حرام یا حلال  
 ہونے پر آ گیا۔ سید محمد ظریف فرماتے کہ لعاب دہن جب تک منہ میں رہے پاک  
 ہے۔ جب باہر آ جائے تو مکروہ ہے بلکہ پلید ہے۔ سید محمد افضل فرماتے کہ انگلی  
 لو، لعاب دہن لگا کر قرآن اور دیگر تبرک کتابوں کی ورق گردانی کرتے ہیں۔  
 وقت درود شریف انگلیوں کے سروں کو بڑھتے ہیں۔ کسی مریض کے خم پر  
 لعاب دہن لگاتے ہیں۔ اگر پلید ہے تو انگلیوں کو کھات دینا چاہئے۔ سید  
 محمد ظریف فرماتے ہیں کہ سب غلط ہے۔ سید محمد افضل مزید یہ دلیل دیتے  
 ہیں کہ اکثر بچوں کا منہ چوم لیا جاتا ہے۔ تلاوت کے وقت قرآن مجید لوہا دینا  
 تو اب ہے۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے، وہ کہتے یہ ناجائز ہے، یہ

بحث اپنا موضوع برپا ہوئی رات گئے تک قائم رہی۔ اس میں خدا معلوم کتنے شریعت اور طریقت کے مسائل پر بحث ہوئی اس میں شامل افراد ان کے علم سے فیض پاتے۔ جو مسائل بڑے بڑے فقیہ برسوں اپنی کتب میں بیان کرنے میں لگا دیتے ہیں وہ گھنٹہ دو گھنٹہ کی مجلس میں حل ہو جاتے اور سامع کو ازیر ہو جاتے۔ آپ سچے عاشق رسول تھے۔ مجھے ان کا صلوات و سلام جہری حالت میں پڑھا اب تک یاد ہے۔ میرے کان اس رعب و دیدہ والی آواز اب تک سن رہے ہیں یعنی یا حبیب سلام و علیک یا رسول سلام و علیک صلوات اللہ علیک کی بھاری آواز میں تکرار کرتے ہیں نے سنا۔

مسئلہ وحدت الوجود میں بڑی دسترس تھی۔ علامہ اقبال کا کلام اکثر سید محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول قصور سے سنتے اور اس کی تشریح بڑے دل آویز طریقہ سے فرماتے۔ ایسے درویش صفت اللہ والے اس دور میں کہاں میسر آتے ہیں۔

ساری عمر کے ذکر و فکر کو بطور توشہ آخرت کے کر آپ ۱۲ شعبان ۱۳۶۴ھ میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے سید واجد حسین پورا احمد حسین پورہ حیدر حسین پورہ اولاد

باپ کی طرح عالم اور فاضل ہیں۔ ان کی ریٹائرمنٹ رکھنا چھکے پورے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ ۝ وَ اٰلِهِ  
 وَ اَصْحَابِهِ ۝ وَ اَوْلِیآئِهِ ۝ اَبْمَعِیْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِیْنَ ۝

حاجی سید محمد لطیف بن حضرت سید شفیع محمد رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ علم شریعت اور  
 لریقت میں کمال تھا۔ قرآن عظیم بڑی اچھی طرح پڑھتے تھے۔ دینی مسائل پر عبور  
 تھا۔ طب میں بڑا تجربہ اور کمال تھا۔ بڑے خدا ترس اور طبیعت میں بڑا انکسار تھا۔  
 مریبوں کی دادرسی کرتے تھے۔ بدریہ کیٹی مٹانیاں شریف کے کئی سال صدر رہے۔  
 ربار حضرت شاہ بدر دیوان کی دیواروں پر چپس کا کام آپ ہی نے کروایا تھا۔  
 پ کے پاس ایک قلمی نسخہ بزرگوں کا تحریر شدہ تھا۔ جس میں اعمال اور اقوال تحریر  
 تھے۔ میں نے عالم مشاہدہ میں آپ کا بڑا بلند روحانی مقام دیکھا ہے۔ اگر  
 میرا یہ مشاہدہ درست ہے تو پھر یہ روحانیت کے بلند مقام پر قائم تھے۔  
 اللہ اکبر۔

بروز سوموار ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۸ء میں وصال کر گئے۔ قبر شریف  
 وصال | موضع و لڑیاں ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

اولاد | ان کے بیٹے سید مظفر حسین، سید مدثر حسین اپنے باپ کے  
 صحیح جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی محمد خیر الخلائق و افضل الانبیاء والمرسلین وآله واصحابه و اولیاءه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

## حضرت سید و احد حسین بن حضرت سید محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ

سید و احد حسین بن سید محمد افضلؒ بلند پایہ عالم تھے۔ بڑے اچھے نخرج کے مالک تھے۔ بعض دفعہ خالص عربوں کا لہجہ اختیار کر جاتے۔ محرم الحرام میں مجلس امام حسین علیہ السلام میں فضائل اور مصائب تحت لفظ میں ادائیگی کا فیض اللہ سے پایا تھا۔ میں نے اتنا اچھا تاری آج تک نہیں دیکھا۔ جب فضائل آل اطہار کا ذکر کرتے تو حاضرین مجلس جھوم جھوم جاتے اور جب اپنے مخصوص انداز میں مصائب بیان کرتے تو مجلس میں ایک شور آہ و بکا مچ جاتا۔ عام دینی مسائل بڑی عام فہم زبان میں بیان کرتے۔ اعمال و اقوال میں کافی قدرت تھی۔ صرف و نحو میں مہارت تھی۔ ان سب کے ہوتے ہوئے طبیعت میں بڑی جلاست پائی جاتی تھی۔ میں نے ان کی صحبت میں رہ کر دین کا اچھا خاصا علم حاصل کیا تھا۔ مجھ پر بڑی مہربانی اور شفقت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا کرم فرمائے۔ آمین۔

آپ کا وصال <sup>۱۳۹۲ھ</sup> میں ہوا۔ قبر شریف موضع رکھ ما چھکے

وصال

ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

آپ کے چھوٹے بھائی آپ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
 لَهُ وَاصْحَابِهِ وَاَوْلِیَائِهِمْ اَقْبَمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِیْنَ ۝

## سید احمد حسین بن سید محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ

سید احمد حسین بن سید محمد افضل بڑے عالم و فاضل تھے۔ بے شمار حدیث نبوی  
 فی یاد رکھیں۔ قرآن مجید کا بیشتر حصہ زبانی یاد تھا۔ ریاضت و مجاہدات میں زیادہ  
 ت گزارتے تھے۔ علم تاریخ سے بڑی لگن رکھتی۔ علامہ اقبالؒ کا کلام ضرور سناتے۔  
 تصوف میں بڑا علم رکھتے تھے اور اس پر خود عمل کرتے اور دوسروں کو ہدایت  
 دیتے تھے۔ مجھ سے اکثر بحث و مباحثہ رکھتے۔ بڑے بڑے دقیق مسائل دریافت  
 دیتے۔ اگر مجھ سے سوال کا جواب نہ بن پڑتا تو میں الٹا ان پر سوال کر دیتا میری  
 چالاکی کو سمجھ جاتے اور خوب ڈانٹتے تھے۔ اصل میں مجھے علم تصوف کی طرف  
 دل کرنے میں سید احمد حسینؒ کا بڑا ہاتھ ہے۔ ایسے مشفق و مہربان عالم دین  
 مت والوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ اللہ نے ان کو اتنا وسیع علم دیا تھا کہ تاریخ  
 سیر حدیث، فقہ، صرف و نحو، علم الکلام یا سنگیت (راگ رنگ) کا کوئی  
 ملکہ دریافت کیا جائے، ان کے پاس اس کا تسلی بخش جواب ہوتا تھا اِنَّا لِلّٰهِ  
 نَعْنٰی اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُونَ۔ ان کو علم لہائی سے نوازا ہوا تھا۔

آپ ۱۳۷۱ھ میں وصال کر گئے۔ ان کی قبر موضع کھما چھیلے  
 ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

آپ کے صاحبزادے سید صفدر رضا باب کے مجمع بالائین ہیں۔  
 اولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ  
آلِهِ وَاصْحَابِهِ يَا سِیْدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

حضرت سید علی اکبر شاہ بن حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی شاہ بڑے عالی اور کامل بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔  
حضرت سید علی اکبر شاہ بن حضرت سید شاہ نواز بن حضرت سید قادر نواز بن حضرت سید عرب علی  
بن حضرت سید بہادر علی المعروف المشہور سید بھاؤن رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید علی اکبر شاہ بڑے زاہد ادا عابد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف  
یعنی قصیدہ غوثیہ، دعائے صلیانی، قصیدہ بردہ اور دیگر وظائف کو بڑی محنت اور  
عشق سے پڑھتے تھے۔ آپ بہت بڑے عالی اور کامل تھے۔ علم طب سے بہت  
زیادہ رغبت تھی۔ بہت سے لوگوں کا علاج مفت کر دیتے تھے۔

حضرت سید علی اکبر شاہ بڑے نفاست پسند، خوش لباس اور خوش وضع بزرگ  
تھے۔ آپ بڑے خلیق، صاحب فیض، بامروت اور دردمند دل کے مالک تھے۔  
آپ بڑے مستجاب الدعاء اور حق گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا اور درود  
میں بہت فیض رکھا ہوا تھا۔

آپ کا وصال بروز جمعہ مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ کو  
ہوا تھا۔ آپ کو چلہ حضرت سید بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ لاسہرہ  
دفن کر دیا گیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے صاحبزادے سید سلطان اکبر شاہ، سید اللہ دتہ شاہ اور  
اولاد سلطان احمد نیک اور عبادت گزار عابد اور زاہد ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِکَ  
 صَاحِبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا عَجِیْبُ اللّٰهُ وَبَارِکَ وَسَلَمٌ عَلَیْهِ ۝

**حضرت سید رحمت علی شاہ بن حضرت سید شاہ علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید رحمت علی شاہ بڑے باکمال اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب  
 طرح ہے۔ حضرت سید رحمت علی شاہ بن حضرت سید شاہ علی بن حضرت سید نصر اللہ شاہ بن حضرت  
 مد شاہ بن حضرت سید آفتاب حسین بن حضرت سید نقیر شاہ بن حضرت سید درویش شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔  
 حضرت سید رحمت علی شاہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف میں  
 عروف رہتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں قوت سمع سے معذور ہو گئے تھے۔ بعض اوقات  
 بجائی زبان میں اچھے اچھے شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت بڑی اچھی طرح کرتے  
 تھے اور بڑی بلند آواز سے کرتے تھے۔ حضرت جی بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب فیض بزرگ  
 تھے۔ اپنے اقرباء اور عزیز و اقارب سے بڑی مروت اور محبت سے ملتے تھے اور ان کے دکھ  
 و دین شریک رہتے تھے۔

حضرت سید رحمت علی شاہ علیہ الرحمۃ سے بہت سی کرامات کا ظہور ہوا تھا جن کا  
 ذکر ایک علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا۔ یہ رسالہ اس کے لئے ناکافی ہے۔

**وصال** | حضرت سید رحمت علی شاہ مورخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۹۱۱ء میں وصال کر گئے تھے  
 ان کا مزار موضع رکھ ماچھیکے میں زیر تعمیر ہے۔

**اولاد** | حضرت سید رحمت علی شاہ صاحب کے صاحبزادے سید اشتیاق حسین  
 سید اخلاق حسین، سید مشتاق حسین، سید اشتیاق بڑے عابد اور نیک ہیں  
 اللہ تعالیٰ ان پر مزید رحمتیں کرے اور نیک نام بن جائیں۔ آمین۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علی غاتم الانبیاء والمرسلین  
والہدایة واصحابہ اجمعین یرحمک یا ارحم الراحمین

حضرت سید محمد چراغ بن حضرت سبجان علی رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد چراغ بن سید سبجان علی بڑے عابد اور زاہد تھے۔ آپ سید  
زبان اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت سید محمد چراغ بن حضرت سید سبجان علی بن حضرت سید رحیم  
بن حضرت سید حسین علی بن حضرت سید امیر علی بن حضرت سید

ولایت علی بن حضرت سید فاضل شاہ بن حضرت سید رشید بن حضرت سید شاہ  
عبد لشکور قدوة السالکین وعمدة العارنین نبیرہ حضرت سید شاہ بدر دایوان رحمۃ  
علیہ مشائخ شریف والی سرکار۔

حضرت سید محمد چراغ بن حضرت سید سبجان علی رحمۃ اللہ علیہ ایک  
پرہیزگار اور شب بیدار بزرگ تھے۔ آپ بڑے خوش وضع خوش  
شکل اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔

آپ کا وصال بروز جمعرات ۱۳۲۵ھ کو ہوا تھا۔ آپ  
بہرستان مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے دیئے تھے جن کے نام سید یوحنا حسین، سید  
حسن چراغ، سید چہرین چراغ تھے جو خود بھی بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔

خدا رحمت کند بر این پاک طینت  
ونیک سیرت و صورت را

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیْدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
 وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاَوْلِیَائِهِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید نتھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید نتھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش لباس اور  
 خوش شکل اور زاہد و عابد تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد حسین  
 بن حضرت سید نتھے شاہ بن حضرت سید شرف علی بن حضرت سید رستم علی شاہ بن  
 حضرت سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ یعنی سید پیراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ  
 کا شجرہ چوکھی پشت میں مل جاتا ہے۔

آپ بڑے عالم، فاضل، سمجھن در تھے۔ عربی اور فارسی میں  
**ادصاف** مکمل دسترس تھی۔ آپ بڑے سیف زبان اور مستجاب الدعاء  
 تھے

وصال۔ آپ کا وصال بروز جمعہ المبارک ۶ شوال ۱۲۹۵ھ ہوا تھا۔  
 اولاد۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین فرزند دیئے تھے جن کے اسمائے گرامی  
 حضرت سید خورشید احمد، سید صفر علی، سید اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ تھے۔  
 سید اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک اور صفات عالیہ کے مالک تھے۔ آپ  
 کو خدا تعالیٰ جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

توں میں محبوب سبحانی      مقدس مطب ربانی  
 حبیب غوث حمدانی      مدوکر یا شاہ جیلانی  
 مدوکر یا شاہ جیلانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیْدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاولِیآئِهِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

سید درویش محمد بن سید رشید رحمۃ اللہ علیہ

سید درویش محمد بن سید رشید بڑے عالم ناضل تھے۔ اپنے دادا  
حضرت شاہ عبدالشکور سے فیض حاصل کیا تھا۔ سادات مشائخ کے اکثر  
بزرگ آپ کے طالبین میں سے تھے۔ زبان بڑی سیف تھی۔ اللہ سے جو کچھ چاہتے  
پالیتے تھے۔ بڑے متوکل اور صابر و شاکر تھے۔ دنیاوی جاہ و جلال سے دور  
رہتے تھے۔ آپ کی قبر شریف موضع مشائخ شریف میں اپنے اجداد کے  
ساتھ ہے۔

آپ کے صاحبزادے سید حمین چراغ آپ کے جانشین تھے۔ حضرت  
اولاد سید حمین چراغ بڑے صاحب نسبت ولی اللہ تھے۔

آپ کا وصال ۶ ذوالحجہ ۱۱۵۲ھ کو ہوا تھا۔ آپ کو قبرستان  
وصال مشائخ شریف میں دفن کیا گیا تھا۔

سراج پیراں قطب جہانی میراں محی الدین شیخ زبانی  
نحضر طریقت شمع ہدایت بحر حقیقت گنج معانی

مدد کر یا شاہ جیلانی  
یا حیدر کے دلبر زہرا کے جانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیْدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
 اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَائِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

## سید ہاشم علی بن سید فرزند علی رحمۃ اللہ علیہ

سید ہاشم علی بن سید فرزند علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال عالم، زاہد اور  
 عابد تھے۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا فیض پایا تھا۔ اپنے باپ کی طرح ان کی زبان بھی  
 بڑی سیف تھی۔ ہاتھ اٹھا کر جو دعا مانگتے بارگاہ رب العزت میں قبول ہوتی۔  
 روایت ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم معلوم تھا۔ ہر وقت درود و وظائف  
 میں مصروف رہتے۔

ان کا وصال موضع شانیاں شریف میں ۲۲ رجب المرجب  
 ۱۳۰۱ھ کو ہوا تھا۔ چنانچہ ان کی قبر شریف بھی آبادی  
 قبرستان شانیاں شریف میں ہے۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد حسین آپ کے صحیح جانشین تھے  
 اولاد حضرت سید محمد حسین بڑے مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔ آپ نے  
 تمام عمر تبلیغ دین اسلام میں صرف کر دی۔ بے شمار لوگ آپ کے حلقہ  
 ارادت میں شامل تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

الحمد لله رب العالمینہ الصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین  
والہ واصحابہ واولیائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

## حاجی سید محمد حسین بن سید ہاشم علی رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید محمد حسین بن سید ہاشم علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پایہ کے بزرگ تھے  
اپنے عزیز واقارب سے بڑی محبت کرتے تھے۔ عامل اور کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے  
زبان میں بڑا اثر دیا تھا۔ طرز کلام بڑا ہی دل آویز تھا۔ کسی مسئلہ پر یا کوئی بھی بات کرتے  
تو بڑے پیار اور محبت سے کرتے۔ بڑی حساس طبیعت کے مالک تھے۔ دوسرت  
ہو یا دشمن ہر کسی کے دکھ پر تڑپ اٹھتے اور خوشی میں بڑی مسرت کا اظہار کرتے۔  
تالیف تلب کا علم و عمل ان کے پاس تھا۔ مقابل پر ان کے کلام کا بڑا اثر ہوتا تھا  
اور وہ فوراً ان کے تابع ہو جاتا تھا۔ اس بات کا مشاہدہ میں نے خود کیا ہے۔ مستجاب  
تھے۔ عاشورہ کے روز ایک خاص دعا بڑی اچھی طرح پڑھتے اور ان سے مانگی  
ہوئی دعا بارگاہ رب تعالیٰ میں قبول ہوتی۔ بڑے سخی ابن سخی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے  
ان کو بڑی صالح اور خدمت گزار اولاد سے نوازا۔ آپ نے لمبی عمر پائی ہے  
اور سعادت مند اولاد نے جی بھر کر ان کی خدمت کی تھی۔ خدا ایسی اولاد ہر  
کسی کو عطا کرے جو دوسروں کے لئے قابل تقلید بنے۔ آمین۔

آپ کا وصال ۱۹۶۲ء میں ہوا۔ چلہ شاہ بدر دیوان میں دفن  
ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے سید ارشد حسین، سید حمید حسین، سید علمدار حسین  
اولاد  
سید حامد حسین اور سید شاق حسین آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ  
 الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِهِ وَ اصْحَابِهِ وَ اَوْلِیَائِهِ اٰثِمَعِیْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

حاجی سید شفق علی شاہ بن سید تنیع علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید شفق علی شاہ بن سید تنیع علی شاہ بڑے عابد و زاہد بزرگ  
 تھے۔ ان کے مدارج ولایت کے بارے میں روایت ہے کہ ایک دن سید مدد حسین  
 شاہ قادری بدری نے ایک دن مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا کہ میں شملہ پہاڑی پر  
 صوفی برکت علی کے پاس گیا ہوں۔ اس نے مجھے نماز کی تلقین کی۔ میں نے ان کی  
 خدمت میں عرض کیا کہ حضرت میں عرصہ ۲ سال سے لگا آ رہا ہوں پڑھا ہوں۔  
 صوفی صاحب نے فرمایا مجھے نظر نہیں آرہی ہے۔ سید مدد حسین نے وجہ دریافت  
 فرمائی تو صوفی صاحب نے کہا کہ کوئی ولی اللہ آپ سے ناراض ہے اب پریشانی  
 یہ ہے کہ میں وہ ولی اللہ کہاں سے دریافت کروں۔ میں نے کہا کہ تیرے گھر والے  
 پیر صاحب نہ ہوں۔ اس نے کہا کہ میری تو ان سے کوئی بات نہیں ہے میں نے  
 دوبارہ کہا کہ حضرت ایک ولی آپ کے گھر میں ہے یعنی آپ کے والد صاحب۔  
 سید مدد حسین نے جواب دیا کہ ہاں وہ مجھ سے بغیر کوئی خاص وجہ کے ناراض ہو جاتے ہیں۔  
 میں ان کی خدمت کو بہت کرتا ہوں۔ میں نے بھائی مدد حسین سے کہا کہ بس ہی اللہ کا  
 ولی ہے ان کو راضی کر لو۔ خیر یہ تو ایک واقعہ تھا جو عرض کیا۔ آخری وقت تک نماز  
 وصال: آپ ۱۹۷۹ء میں اللہ کو پیار سے ہو گئے۔ قبر علیہ حضرت شاہ بدایوں لائے ہیں۔  
 اولاد: آپ کے صاحبزادے سید مدد حسین، سید دلاور حسین، سید اللہ رکھا شاہ  
 آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک  
خاتم الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ وبارک وسلم علیہ

حضرت سید حسین چراغ بن حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسین چراغ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ  
نسب اس طرح ہے، حضرت سید حسین چراغ بن حضرت سید احمد شاہ بن حضرت  
شاہ علی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید حسین چراغ رحمۃ اللہ علیہ اولیائے مشائخ شریفین میں بڑے  
ظاہر ولی اللہ تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب فیض اور نسبت بزرگ  
تھے۔ آپ کی دعا سے ہر قسم کی بیماری جاتی رہتی تھی۔ بے شمار لوگوں کو صرف آپ  
کے فرمانے سے کہ "اللہ تم کو شفا دے گا" سے شفا ہو جاتی تھی۔ آپ کا یہ فیض آپ  
کے وصال کے بعد بھی جاری رہا تھا۔ جو کوئی بیمار آپ کی قبر پر جا کر سلام کر کے  
آپ سے فیض مانگتا، اس کی بیماری جاتی رہتی تھی۔ اس طرح حضرت حسین چراغ  
ظاہراً اور باطناً صاحب تصرف اور صاحب نسبت و کرامت ولی اللہ تھے۔

حضرت سید حسین چراغ علیہ الرحمۃ کا وصال بروز سوموار ۱۲ شوال  
۱۳۳۰ھ کو ہوا تھا۔ آپ کی قبر مشائخ شریفین میں تھی۔

**وصال**

حضرت حسین چراغ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت سید  
اولاد تیغ علیؒ بھی بڑے ولی کامل اور باکمال بزرگ تھے۔ آپ تمام عمر تبلیغ  
اسلام میں مصروف رہے تھے۔ ان کی کوششوں سے بے شمار لوگ حلقہ اسلام  
میں داخل ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 درود و سلام و زبردست افضل الخلاق محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 یا نبی سلام علیک ، یا رسول سلام علیک  
 یا حبیب سلام علیک ، صلوة اللہ علیک

اولین موج نملائق اور سب فائقوں پہ نالائق  
 ہم جو بھی ثنا کریں وہ لائق یا نبی سلام علیک

معراج کو سدھارے وہ خیر الوری ہمارے  
 سب انبیاء کریں نظارے صفیں باندھ کر پکارے

یا نبی سلام علیک ، یا رسول سلام علیک  
 یا حبیب سلام علیک ، صلوة اللہ علیک

خور ملک تمامی ، ہاتھوں میں شمعیں نورانی  
 یہ حکم تھا ربانی کرو مل کر سب نعت خوانی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 یا حبیب سلام ، صلوة اللہ علیک

حشر میں جب ہو جانا میرے آقا جی مجھے نہ بھول جانا  
 اپنی گلیاؤں میں مجھے چھپاتا ، یہ کرم مجھ پر فرمانا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

مشکل ہوا ہے جینا ، دل نہوا اور چاک سینہ  
 لہا ہی نہ دینا تھا میں نے میرا سفینا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک  
 یا حبیب سلام علیک یا رسول سلام علیک



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین  
والآله واصحابہ واولیاء اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

## سید برکت علی شاہ بن سید تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سید برکت علی شاہ بن سید تیغ علی شاہؒ برادر سید شفقت علی شاہؒ بڑے  
زاہد اور عابد تھے۔ خوش وضع، خوش لباس اور خوش گفتار بزرگ تھے۔ جناب  
سیدنا امام حسین علیہ السلام کے سچے عاشق تھے۔ ان کے مصائب پر بڑے  
پریشان حال ہو جاتے تھے۔ شب بیدار عامل کامل تھے۔ بڑے صاحب مروت  
اور خدا ترین بزرگ تھے۔

**وصال** | آپ نے ۱۹۴۳ء میں وصال کیا۔ آپ کی قبر شریف موضع ہردو کے  
چھپر وال میں ہے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے سید لال حسین، ولد ار حسین اور سید علمدار حسین  
آپ کے صحیح وارثین ہیں۔ سید لال حسین بڑے نیک اور صالح  
بزرگ تھے۔ آپ اپنے اقرباء اور عزیزوں سے بڑی شفقت اور محبت  
سے پیش آتے تھے۔ آپ کا وصال ۱۹۵۱ء میں ہو گیا تھا۔ آپ ہردو کے چھپر والی  
ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

کو ذکر نور زہرا کے نور دو عین کا

رکھ درد نام بادشہ مشرقین کا

اسے مرد حق شناس نہ حیراں ہو یاد رکھ

مشکل پڑے تو تھا مہلے دامن حسین کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين  
آله واصحابه واوليائه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

سید سید فرید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

سید سید فرید بن سید عبدالشکور بڑے زاہد، عابد، متوکل اور عارف  
للہ ولی اللہ تھے۔ علم تفسیر، حدیث، صرف و نحو اور دیگر اعمال اپنے والد  
میں حاصل کئے تھے۔ خرقہ ارادت بھی اپنے والد سے حاصل کیا تھا علم تصوف  
میں اپنے سبب کھائیوں سے افضل تھے۔ حضرت سید سید فرید بڑے  
تجارب الدعاء تھے۔ اللہ تعالیٰ نے توکل علی اللہ عطا کیا ہوا تھا۔ سبب  
پھر راہ خدا میں دے دیتے تھے۔ اپنے والد کے بعد لنگر اور دربار حضرت  
باشاہ بدر دیوان کا انتظام ان کے ہاتھ میں تھا۔

ان کا وصال بروز سوموار ۱۰۱۱ ربيع الثانی ۱۰۱۱ھ میں ان کے کھائی  
حضرت سید سید رشید کے کئی برس بعد ہوا۔ ان کا مزار حضرت  
شاہ بدر دیوان کے مزار سے جانب مشرق تھا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزند حضرت شیخ طریف اور حضرت  
سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ دیتے تھے۔ جنہوں نے اسی مشن کو  
باری رکھا اور دعوت اسلام کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیا تھا۔ سبحان اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمینة والصلوة والسلام علی محمد بن المصطفیٰ و  
المرتبیٰ والمحببے واولیائهم وبارک و تسلم علیہ

## حضرت سید محمد ظریف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد ظریف بن حضرت سید فرید بڑے باکمال بزرگ تھے۔  
اپنے والد حضرت سید فرید سے علم ظاہری اور باطنی حاصل کیا اور خرقہ ارادت  
بھی انہی سے حاصل کیا۔ بڑے متوکل اور خدا ترس بزرگ تھے۔ ہمیشہ یاد خداوند  
میں محور ہتے تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

ان کا وصال بروز جمعرات ۹ جمادی الاول ۱۱۵۱ھ میں ہوا اور  
قبرستان مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کو اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی رحمت خاص سے پانچ فرزند عطا  
کئے تھے۔ سید محمد افضل، سید محمد کامل، سید محمد واصل، سید  
محمد عالم شاہ، سید محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے اجداد کے صحیح جانشین  
تھے اور انہوں نے اپنی تمام زندگی اشاعت دین و تبلیغ دین کو جاری رکھا  
اور بے شمار لوگ حلقہ اسلام میں شامل ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالرَّسُوْلِیْنَ  
 اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاَوْلِیَاءِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ ۝

حضرت سید محمد افضل بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد افضل بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور  
 کامل بزرگ تھے۔ بڑے خوش وضع اور شیریں سخن تھے۔ دینی مسائل کو عام فہم  
 زبان میں بیان کرتے اپنے سلوک کی منزلیں اپنے والد کے زیر ہدایت طے  
 کیں۔ آپ اپنے وقت کے صاحب کرامت بزرگ تھے۔

آپ کا وصال بروز سوموار ۸ ذوالحجہ ۱۱۹۲ھ میں ہوا تھا۔ اور  
**وصال** مشائخ شریف میں دفن تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید حسن علیؒ اور سید حسین علیؒ آپ کے  
**اولاد** صحیح جانشین تھے۔ جنہوں نے آپ کے دینی مشن اور تبلیغ اسلام  
 کو جاری رکھا۔ علاوہ کے ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو  
 گئے تھے۔ ان اللہ والوں نے دنیا اور آخرت میں فلاح پائی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ الذی  
جعلک تاج الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ واولیائہ اجمعین

حضرت سید صاحب حسین بن حضرت میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید صاحب حسین بن حضرت سید میراں بخش بن فقر علی رحمۃ اللہ علیہ  
موضع مشائیاں شریف کے نمبر دار تھے۔ مگر یہ نمبر داری یا سرداری ان کے  
دینی امور میں خلل نہیں ڈالتی تھی۔ بڑے سادہ اور درویش صفت تھے۔  
ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ نیا طبقہ کلمہ طیبہ غلط پڑھتا ہے اور حضرت  
جی راستی میں چلتے ہوئے ان سے کلمہ طیبہ سنتے اور اگر ضرورت سمجھتے تو  
خود پڑھ کر سناتے۔ میں نے کلمہ طیبہ کی تصحیح آپ سے ہی کی ہوئی ہے۔ اس  
وقت سے آج تک میں نے ان کے بتائے ہوئے کلمہ کی درست قرأت  
سینکڑوں لوگوں کو بتائی ہے۔

آپ کا وصال ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ میں بروز بدھ ہوا تھا۔  
وصال اور موضع راجہ ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید احمد حسین، سید امجد حسین اور سید ارشد حسین  
اولاد آپ کے ہی نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ مُحَمَّدٍ  
 فَضْلِ اَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیَائِهِمْ اَجْمَعِیْنَ

حضرت سید بدر علی شاہ بن سید قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید بدر علی شاہ المعروف سید بڑھے شاہ بن سید قادر بخش بن سید حسن علی  
 بن حضرت سید افضل شاہ بڑھے ولی کامل بزرگ تھے۔ علم حدیث، فقہ، تاریخ  
 اپنے دادا سید حسن علی سے پڑھا تھا۔ طریقت کا علم اپنے والد سے حاصل کیا  
 تھا۔ آپ عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہمیشہ یاد خدا اور مراقبے میں رہتے تھے۔  
 گھر کے باہر بغیر کسی ضرورت کے نہ نکلتے تھے۔ بڑے سیف زبان اور مستجاب الدعای  
 تھے۔ مناجات اور دیگر دعائیں بڑی عاجزی اور محبت سے پڑھتے تھے۔ روایت  
 ہے کہ نماز کے وقت آپ پر بالکل استغراق کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

آپ نے ۱۵ شوال ۱۳۱۲ھ بروز سوموار وصال پایا اور مٹانیاں  
**وصال** شریف میں دفن ہوئے۔

سید بدر علی شاہ کے صاحبزادے سید نجف علی شاہ بھی بڑے عالم  
**اولاد** فاضل اور باعمل بزرگ تھے۔ انہوں نے آپ کے مشن تبلیغ اسلام  
 کو جاری رکھا تھا۔ اور اس نیک اور اچھے کام میں اپنی تمام زندگی گزار دی۔

سخان اللہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين هـ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
وَالْاٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ وَاٰهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ هـ

حضرت سید سلطان اکبر بن حضرت سید نجف علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سلطان اکبر شاہ بن حضرت سید نجف علی شاہ بن سید بدر علی شاہ  
بڑے عالم فاضل تھے آپ نے اپنے باپ سید نجف علی اور دادا سید بدر علی سے  
علم فقہ، حدیث، تفسیر، صرف و نحو و دیگر اعمال قرآنی حاصل کئے تھے۔ عربی اور فارسی  
زبان میں بڑی قدرت تھی۔ فقہ کے مسائل کو بڑی خوبی سے بیان کرتے تھے۔ آپ کا  
تحریر شدہ ایک قلمی نسخہ تھا جو گم ہو گیا۔ اس میں بڑی کارآمد باتیں تھیں۔

آپ کا وصال بروز اتوار ۱۱ شعبان ۱۳۵۲ھ میں ہوا تھا۔ اور مثنائیاں  
وصال شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد رفیق، سید عبدالشکور اور سید محمد لطیف  
اولاد آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ یہ سب حضرات زاہد، عابد اور خوش وضع  
بزرگ تھے۔ سید محمد رفیق شاہ صاحب نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اور رشید حضرت امام مظلوم شہید دشت کربلا علیہ السلام کو بڑی اچھی طرح اور مؤثر  
طریقہ سے ادا کرنے کا فن رکھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ  
 جَعَلَكَ فَخْرًا لِّاَنْبِیَا رِوَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلِیَا یَرِبُهُ اَجْمَعِیْنَ ۝

حضرت سید فقر علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید فقر علی شاہ بن حضرت سید قادر بخش بن حسن علی بن محمد افضل بن  
 محمد ظریف بن سید فرید رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔ مغلیہ عہد میں  
 قاضی مقرر تھے۔ ان کی معاملہ فہمی اور علم دانی کے بڑے بڑے عالم مداح تھے۔  
 مگر آپ یہ سب کچھ چھوڑ کر خلوت نشین ہو گئے اور آپ نے یاد خدا میں اپنا بقیہ  
 وقت گزار دیا تھا۔

آپ کا وصال بروز منگل ۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ کو ہوا تھا۔ اور  
**وصال** | مثنیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید میراں بخش اور سید علی بڑے صاحب علم  
**اولاد** | اور نیک بزرگ تھے۔ حضرت سید میراں بخش بڑے صاحب کرامت  
 اور سیف زبان بزرگ تھے۔ ان کی دعائیں دربار خداوندی میں مقبول اور منظور  
 ہوتی تھیں۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔

بحر و برائے ان کی کٹھنوں سے لرزاں  
 سمٹ کر پہاڑ ان کی بییت سے رائی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوْلَیِّیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ  
وَاٰلِهِٗ وَاَصْحَابِهِٗ اَجْمَعِیْنَ یَا رَحْمٰتُ الرَّحْمٰنِ ۝

حضرت سید مولوی تاج الدین بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولوی سید تاج الدین بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید احمد شاہ

بن حضرت سید غلام قادر بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید محمد عارف

رحمۃ اللہ علیہ، عربی اور فارسی کے بہت بڑے عالم تھے۔ علم الکلام، صرف و نحو

میں بہت بڑی مہارت تھی۔ مروجہ علوم میں بڑی دسترس تھی۔ بڑے عبادت گزار

اور متوکل تھے۔ کلام میں بڑی مٹھاس اور درد تھا۔ ہر بات دل کی گہرائی میں ڈوب

کر کرتے تھے۔ اس وجہ سے آپ کا کلام بہت با اثر اور قابل قبول ہوتا تھا۔

ورد و وظائف آپ کا شعار تھا۔ بڑی با وضع اور پروقار شخصیت کے

مالک تھے۔

آپ نے بروز جمعہ المبارک ۱۲۶۶ھ کو وصال کیا تھا اور

**وصال**

مثنیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید عبد الحمید اور سید حسین بھی بڑے عالم اور

**اولاد**

باکمال بزرگ تھے اور ان کے صحیح جانشین تھے۔ سید حسین عربی اور

فارسی کے زبردست عالم اور معلم تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
وَالسَّلَامُ عَلَى آلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحْمٰنِينَ

حضرت مولوی سید حسین بن حضرت مولوی سید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولوی سید حسین بن حضرت مولوی سید تاج الدین بن حضرت سید محمد شاہ  
بن حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔ عربی و فارسی  
میں اپنے والد محترم سے دسترس حاصل کی ہوئی تھی۔ دیگر علوم ظاہری اور باطنی  
بھی اپنے والد سے حاصل کئے تھے۔ آپ بڑے اچھے مندرج اور بادقار آواز  
کے مالک تھے۔ ان کے علم اور زبان دانی کے دیگر علمائے دین بھی معترف  
تھے۔ سفید لباس اور سر پر رومی ٹوپی یا سفید گپڑی ہی رکھتے تھے۔ روایتی  
علم اور فلسفہ کا علم بہت رکھتے تھے۔ بڑے عالم اور متوکل تھے۔ صبر و شکر  
ان کا خاصا تھا۔

آپ ۱۳۶۵ھ میں سندھ کی طرف مریدوں کے ہاں گئے ہوئے تھے۔  
اور لا پتہ ہو گئے۔ اس لئے ان کی تاریخ وصال معلوم نہیں ہے۔  
آپ کے صاحبزادے سید محمد شاہ، سید احمد شاہ اور سید محمد ادریس  
بڑے نیک اور صالح لوگ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی انبیاء المرسلین  
والعاقبة للمتقین برحمتک یا ارحم الراحمین

حضرت سید عبد الحمید بن حضرت سید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبد الحمید بن حضرت سید تاج الدین بن حضرت سید محمد شاہ بن  
حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے متقی اور پربہتر گارہ تھے، آپ بھی پوربیر  
کے محکمہ سے ریٹائرڈ ہو کر قصبہ شانیاں میں تشریف لائے تھے۔ اپنے والد حضرت  
سید تاج الدین اور بھائی حضرت سید حسین سے کافی علم حاصل کیا ہوا تھا بڑے  
عبادت گزار اور غیرت پسند تھے۔ اکثر تنہائی میں رہ کر درود و وظائف میں  
مشغول رہتے تھے۔

آپ نے ۱۱ ربیع الاول بروز جمعرات ۱۳۵۲ھ کو وصال پایا تھا اور  
شانیاں شریف میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید فیض الحسن اور ریٹائرڈ کرنل سید فضل حسین بہت  
اچھے کردار، علم دوست اور علم پرور انسان ہیں۔ ہمیشہ بڑے خلاق اور  
پیارے پیش آتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی تَابِعِ  
 الْاَنْبِیاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیائِهِمْ اَجْمَعِیْنَ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

**حضرت سید ارشاد حسین بن سید محمد چراغ شاہ رحمۃ اللہ علیہ**  
 سید ارشاد حسین بن حضرت سید محمد چراغ شاہ بن حضرت سید محمد شاہ صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس بڑے عالم فاضل تھے۔ علم طب میں بڑی  
 مہارت تھی۔ اکثر اقرباء اور اہل خانہ کا علاج مفت کرتے تھے۔ بڑے سخی  
 اور علم دوست بزرگ تھے۔ اگرچہ آپ نے خرقہ ارادت نہیں پہنا مگر دو  
 وجہ سے ان کو اول اور امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

**نمبر ۱** = آپ کے بزرگوں میں بہت سے حافظ قرآن تھے اور آپ نے  
 اس کو اپنی اولاد میں جاری رکھا۔ ان کے تین چار بچے حافظ قرآن ہیں۔  
**نمبر ۲**۔ ہٹ والی مسجد، منزل شاہ والی مسجد اور روضہ حضرت سیدہ  
 فاطمہ صغریٰ المعروف بی بی پاکدامن کی تعمیر نو اور آباد کاری آپ کی کوششوں  
 سے ہوئی۔ یہ وہ نیک کام ہیں جو آپ کے نامہ اعمال میں سنہری حروف سے  
 درج ہیں۔

آپ نے ۱۱ شعبان بروز اتوار ۱۳۴۲ھ میں وصال فرمایا۔ اور ساہیوال  
**وصال** میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید دلشا حسین، سید حافظ عبد حسین، سید عبد  
**اولاد** اور زاید ہیں اور آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین : الصلوة والسلام علی شمس الانبیاء والمرسلین برحمتک  
یا ارحم الراحمین وآلہ واصحابہ واولیائہ وبارک وسلم علیہ

حضرت سید سجاد حسین بن حضرت سید محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے تمام عمر  
زہد اور عبادت میں صرف کر کے ولایت کبریٰ میں مقام حاصل کیا تھا۔ میری آپ سے  
جب بھی ملاقات ہوئی ان کو مجموعاً عبارت دیکھا تھا۔

حضرت سید سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے بھائی  
حضرت سید ابراہیم حسین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے چچا مولانا حضرت تاج الدین سے  
حاصل کیا تھا۔ آپ نے اپنی محنت اور مشقت سے اس میں کمال حاصل کیا تھا۔  
آپ بہت شب بیدار اور مستجاب الدعائے تھے۔ بے شمار مخلوق خدا نے آپ سے  
فیض روحانی حاصل کیا تھا۔ تقسیم ہند اور پاکستان بن جانے کے بعد آپ ضلع ساہیوال  
میں آباد ہو گئے تھے۔ اُس علاقہ میں بے شمار لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں  
منسک ہیں۔

حضرت سید سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۴۹ھ

ہے۔ آپ چک نمبر ۱۲ ضلع ساہیوال میں دفن ہیں۔

وصال

آپ کے صاحب زادے حضرت وصی حیدر، نذر محی الدین،  
عارف باللہ تھے۔ تیسرے صاحب زادے سید محمود الحسن بڑے متقی

اولاد

عابد اور زاہد انسان ہیں۔ اللہ ان پر مزید رحمت فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْطَفٰی وَ  
 اٰلِیْبِ الْكُبْرٰیاءِ وَآلِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ

**حضرت سید ابراہیم بن حسین بن حضرت سید محمد چرخ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید ابراہیم بن حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ اور اولیاء اللہ میں  
 سے تھے۔ روایت ہے کہ آپ محکمہ پولیس میں بڑے عہدہ پر فائز تھے۔ خواب  
 میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضیاب ہونے لگے حضور  
 نے کچھ ہدایات فرمائیں۔ آپ نے صبح محکمہ پولیس سے اپنا نام خارج کر دیا اور  
 مثنیاں شریف آگئے تھے۔ مثنیاں شریف میں آپ نے ایک علیحدہ مکان میں  
 بالمش اختیار کر کے عبادت میں مصروف ہو گئے۔ آپ جتنا عرصہ بھی زندہ رہے  
 اس مکان میں ہی رہے۔ باہر بالکل نہ نکلتے۔ بس ہر وقت عبادت میں مصروف  
 رہتے تھے۔ اس حجرہ میں ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ سادات میں سے بہت سے سالکین نے  
 آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔ آپ کی زیر تربیت رہ کر انہوں نے دلالت  
 لبریا میں اپنا مقام حاصل کیا تھا۔ ان سالکین میں حضرت سید محمد شریف اللہ  
 لالہ شریف اور سید شبیر حسین زیادہ مشہور ہیں۔ دونوں بزرگ اولیاء اللہ میں شمار ہوتے۔  
 ایک عرصہ تک عبادت میں رہ کر آپ نے ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ میں  
**وصال** فرمایا۔ مثنیاں شریف کے شمال میں مزار حضرت سید ابراہیم بن اب  
 بھی موجود ہے۔ آپ اس طرف کسی دیگر آبادی کو قائم نہیں ہونے دیتے یہ کہلات  
 اہل مثنیاں میں آباد غیر مسلموں نے زائرین کو بیان کی ہیں۔  
**اولاد** حضرت سید ابراہیم بن حسین رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر مجرد رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَ اَلٰتِكَ وَ اَشْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ عَلَیْهِ

حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید بڑے عالم فاضل اور کامل ولی  
تھے۔ آپ نے علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد محترم حضرت سید فرید رحمۃ  
سے کی تھی۔

حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد، متواضع، حلیم الطبع  
بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ  
بڑے مستجاب الدعاء، خلیق اور صاحب مروت علم دوست اور صاحب نسبت اور  
اللہ تھے۔

حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ سے ڈرنے والے اور اُس کے حبیب  
جناب محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق اور سنت رسول  
پر عمل کرنے والے کاملین میں سے تھے۔ آپ نے تمام ٹمردوں کو دوڑ ڈال دیا اور  
چلہ کشی میں صرف کر دی تھی۔

آپ کا وصال بروز سوموار، محرم الحرام ۵۸۵ھ کو ہوا تھا اور شانیہ،  
وصال شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد عالم، حضرت سید ناصر علی بڑے  
اولاد عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنے اجداد کے مشن کو جاری  
رکھا تھا۔

## علم تصوف - تشریحیات

- عابد - فرائض خداوندی کو پورا کرنے والا عابد ہوتا ہے۔

- زاید - فرائض کے علاوہ عبادت سرانجام دینے والا مثلاً نفاصل درود و طائف حقوق العباد پورا کرنے والا۔

**صاحب نسبت** - ایسا اللہ کا دلی جو اپنے ارادت مندوں کو مدد اور اعانت سے۔ مثلاً ایک سالک نے کسی کو کہا کہ میرا یہ کام کر دو ورنہ میں بدعا دوں گا اور آگ میں جل کر مر جائے گا۔ کسی دوسرے ولی اللہ نے ان کا یہ دعویٰ سنا فوراً اس کے دعویٰ کا جائزہ لیا۔ مگر اس میں ایسی کوئی بات نہ دیکھی۔ اس نے کہا کہ تو بالکل قص ہے۔ تیری بدعا سے کچھ نہ ہوگا۔ اُس نے کہا نہیں میری بدعا سے یہ ہلاک ہوگا۔ اس نے اُس کے مرشد کا پوچھ کر اس سے رجوع کیا وہ بھی ناقص ہی تھا۔ اُس نے کہا کہ بھائی تو کیا ہے۔ تیر مرشد میں بھی یہ طاقت نہیں ہے۔ اس نے پھر کہا ہے۔ اُس نے اس کے دادا پیر کا پوچھ کر اس سے رجوع کیا تو وہ اپنی قبر میں تھیں اٹھا کر بیٹھا تھا کہ جب میرا یہ مرید میرے نام کی دو باتیں دے کر دعا مانگے گا میں آمین کہہ کر اس کو قبول خداوند تعالیٰ کرادوں گا۔ اب اس ولی اللہ نے اس شخص کو کہا کہ اس کا کام فوراً کر دو ورنہ اس کی دعا سے تو ہلاک ہو جائے گا۔

**صاحب فیض** - اللہ تعالیٰ کا وہ ولی جس کے نام سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

**صاحب مروت** - کسی کو بے مانگے عطا کرنا۔ یا کسی کی طلب سے اُس کو زیادہ عطا کر دینا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ ۝ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝  
وَآلِهِ طَیِّبِیْنَ وَاطْطٰهَرِیْنَ ۝ وَاصْحَابِهِ الْكِرَامِیْنَ ۝ اَوْلِیَاكُمُ الْمُتَّقِیْنَ ۝

حضرت سید سراج الدین بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شجرہ نصب اس طرح ہے۔ حضرت سید سراج الدین بن حضرت سید محمد شاہ  
بن حضرت سید احمد علی شاہ بن حضرت غلام قادر بن حضرت محمد عارت بن حضرت سید  
فرید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت سید سراج الدین بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال اور زاہد  
عابد ولی تھے۔ آپ نے تمام عمر تبلیغ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزار دی۔ آپ  
زبان حق بیان میں بہت اشرکھا۔ ہزاروں لوگ آپ کے سلسلہ ارادت میں شامل ہو گئے تھے  
حضرت سید سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعائے بزرگ تھے۔ ہر وقت  
یاد خدا میں مصروف رہتے تھے۔ لوگوں سے بہت کم ملتے تھے۔

آپ کا وصال بروز جمعرات مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۶۳ھ میں ہوا تھا اور  
**وصال** ہوشیار پور میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید رشید احمد، حضرت سید بشیر احمد، حف  
**اولاد** سید منیر احمد بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ کے چوتھے صاحبزاد  
سید تیز احمد اور پوتے سید عزیز احمد بھی بڑے عابد اور زاہد اور صاحب کرام  
بزرگ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ الذی بعثک  
فخر الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

حضرت سید اولاد علی شاہ بن تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید اولاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال ظاہر اعلیٰ اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ  
سب اس طرح ہے۔ سید اولاد علی شاہ بن تیغ علی شاہ بن سید عمر شاہ بن حضرت سید  
غلام علی شاہ بن حضرت سید سیف علی شاہ بن حضرت سید مشک علی شاہ بن حضرت  
سید ناصر علی شاہ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت اولاد علی شاہ نے علم ظاہر اور باطنی کی تکمیل اپنے والد سید تیغ علی شاہ  
رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی۔ جو خود بھی ولایت کبریٰ سے منسلک تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت  
بھی ان ہی سے حاصل کیا تھا اور اس میں کمال حاصل کیا تھا۔

بعد میں حضرت اولاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت گلاب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے  
دست حق پرست پر بیعت کی تھی اور بڑے بڑے مجاہدات میں مصروف رہے تھے اس  
طرح حضرت اولاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولایت کبریٰ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ سے  
بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں تھیں جن کے بیان کرنے کے لئے ایک علیحدہ کتاب درکار ہے۔  
حضرت اولاد علی شاہ صاحب بروز پیر ۱۵ ذوالحجہ ۳۵۵ھ میں وصال  
فرمایا۔ آپ کا نزار مثانیاں شریف میں مرجع خاص و عام تھا اور  
ماہ ہاڑھ میں ایک بڑا بھاری عرس ہوتا تھا۔

آپ کے صاحبزادے سید عاشق حسین ان کے جانشین ہیں اور خود بھی بڑے  
اولاد باکمال اور صاحب فیض بزرگ ہیں۔ آپ میاں چنوں میں آباد ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی  
سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِهِمْ وَ اَصْحَابِهِمْ اَجْمَعِیْنَ  
وَ رَحْمَتِكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد عارف بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید عالم شاہ رحمۃ اللہ  
علیہ بڑے عالم، فاضل بزرگ تھے۔ علم تفسیر، حدیث اور علم فقہ میں بڑی  
واقفیت رکھتے تھے۔ علم طب اور علم صرف و نحو میں بڑے ماہر تھے۔ ہر وقت  
ریاضت و مجاہدہ میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کو سعدی شیرازی کے گلستان  
اور بوستان کے اکثر شعر اور رباعیات یاد تھیں۔ بڑے سخن ور اور سحر البیان  
تھے۔ قرآن کریم کی قرأت بڑے دل نشیں انداز سے کرتے تھے۔

آپ کا وصال ۱۲ شعبان ۱۳۸۵ھ میں ہوا تھا اور  
وصال قصہ مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید برکت علی، سید عبد السلام، سید  
اولاد نذیر حسین، سید بشیر حسین اور سید محمد یونس آپ کے صحیح  
جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
 سُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ اِمَامَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ  
 لَكَ وَاَصْحَابِكَ يَا شَافِعِ الْمَذَنْبِیْنَ

**حضرت سید برکت علی شاہ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ**  
 سید برکت علی شاہ بن سید محمد عارف بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 کے سنی اور متوکل تھے۔ روایت ہے کہ آپ نے تالیف قلوب میں بڑی مہارت  
 تھی۔ ایک دفعہ جس پر نظر ڈالتے تھے وہ پھر ان ہی کا ہو رہتا تھا۔  
 ان کی یہ کرامت میں نے ان کے مریدوں سے سنی ہے۔ بڑے خوش و مع  
 بنس مکہ اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ اپنا بیشتر وقت یاد الہی میں  
 گزارتے تھے۔

**وصال** آپ کا وصال ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ قبر شریف رکھنا چھیکے صلح  
 شیخو پورہ میں ہے۔

**اولاد** آپ کے صاحبزادے سید شکر علی، سید لیاقت علی، سید  
 اصغر علی، سید بشارت علی اور سید رفاقت علی آپ کے تھے  
 جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
یا رسول اللّٰه الَّذِیْ جَعَلَكَ بِشَمْسِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاَوْلِیَائِهِ اَجْمَعِیْنَ

حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید عالم شاہ بن حضرت سید شہاب الدین  
بن حضرت سید بلا کی شاہ بن حضرت سید واصل شاہ بڑے بلند پایہ بزرگ  
تھے۔ بڑے حسین و جمیل اور مرنبجاں مرنج بزرگ تھے۔ روایت ہے کہ ایک  
دفعہ آپ کو جنات اٹھا کر کسی ملک میں لے گئے تھے۔ وہاں پہاڑ ہی پہاڑ  
جنات نے دس دن تک اپنے پاس رکھا۔ لیکن آپ ہر وقت روتے رہتے  
تھے۔ آپ نے ان کے کسی بھی کھانے وغیرہ کو ہاتھ نہ لگایا۔ آخر وہ تنگ  
آکر آپ کو مکان کی چھت پر پھینک گئے۔ حضرت سید ملک شاہ کی اولاد  
آج تک ان کے نام کی نیاز دیتی ہے۔ حضرت جی بڑے عابد و زاہد  
مسجد میں اکثر درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ متوکل اور  
تھے۔

آپ نے جمعہ المبارک ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ میں وصال فرمایا  
**وصال** اور مثنائیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔  
آپ کے صاحب زادے سید گوہر شاہ اور سید محمد عارف  
**اولاد** کے صحیح جانشین تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين الصلوة والسلام عليك يا  
رسول الله الذي بعثك امام الانبياء والمرسلين وآله واصحابه  
واولياؤه اجمعين بوقفتك يا ارحم الراحمين

حضرت سيد محمد چراغ بن حضرت سيد علي شير رحمة الله عليه

حضرت سيد محمد چراغ بن حضرت سيد علي شير رحمة الله عليه بڑے زاہد اور عابد  
تھے۔ ہر وقت تسبیح ہاتھ میں رکھتے۔ بڑے ہنس مکھ اور خلیق تھے۔ اکثر بچوں  
کے کان پکڑ کر بڑے زور سے کھینچتے تھے۔ ان کو دیکھ کر ہم دور سے ہی بھاگ  
جاتے تھے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ مسجد قتل گڑھ میں عموماً بچے کھیلنے رہتے۔  
کیونکہ یہ مسجد پیل کے درخت کے سائے میں تھی اور ہم کھیلنے کھیلنے مسجد کی  
دیوار پھلانگ جاتے اور اکثر بے وضو ہوتے۔ بس ہماری یہی بات حضرت  
جی کو ناگوار گزرتی اور وہ ہمارے کان زور سے کھینچ کر چھوڑ دیتے حضرت جی  
کو اللہ تعالیٰ نے علم ظاہری اور باطنی سے نوازا ہوا تھا۔ بڑے سخی اور بخیر  
تھے۔

آپ کا وصال اشوال ۱۳۸۲ھ کو ہوا تھا اور مدائن میں  
دفن ہیں۔

وصال

آپ کے صاحب زادے سید محمد حسین، سید علی حسین، سید نعیم حسین  
اور سید نذیر حسین آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

اولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علیک  
یا رسول الله الذی جعلک شمس الانبیاء والمرسلین  
ذآلہ واصحابہ وبارک وسلم

**حضرت سید گوہر شاہ بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید گوہر شاہ بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید عالم شاہ  
رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل تھے۔ علم طب میں کمال درجہ رکھتے تھے بڑے  
عالم اور کامل بزرگ تھے۔ بڑے قناعت پسند تھے۔ آپ غریبوں کا علاج مفت  
کرتے تھے اور اس کے علاوہ ان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا  
کی ہوئی تھی۔

**وصال** آپ کا وصال بروز بدھ ۱۵ شوال ۱۳۵۶ھ میں ہوا تھا اور مثنیاں  
شریعت میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد انیس نے آپ کا مشن جاری رکھا۔  
سید محمد انیس رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ طبیب۔ اعلیٰ مہارت  
کے حامل نباض اور عاشق نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ان کا ذکر علیحدہ  
بھی کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا رَسُولَ اللّٰهِ الَّذِیْ جَعَلْتَ شَافِعَ الْاُمَّةِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ  
 بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

**حضرت سید محمد انیس بن حضرت سید گوہر شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

سید محمد انیس بن حضرت سید گوہر شاہ بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 بڑے عابد اور زاہد تھے۔ علم طب اور دیگر علوم اپنے باپ سے سیکھے تھے۔  
 طب میں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی فضیلت دی تھی۔ مریض کو دیکھ کر اس کی  
 زندگی اور موت کا بتا دیتے تھے۔ بڑے بلند پایہ نبض شناس تھے۔ اللہ تعالیٰ  
 نے ان کو علم طب میں بڑے علم و ہنر عطا کئے تھے۔ حضرت سیدنا امام حسین  
 علیہ السلام کے سچے عاشق اور مرید تھے۔ سیاہ لباس پہنتے تھے۔ محرم الحرام  
 میں سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی مجلس عزاء آپ ہی نے منعقد کرانا  
 شروع کی تھیں۔ بڑی درد انگیز آواز میں مرثیہ امام مظلوم پڑھتے تھے۔ علم فقہ  
 اور حدیث میں بڑی واقفیت تھی۔ نماز کے پابند اور شب بیدار تھے۔

**وصال** | آپ کا وصال بروز پیر ۱۳۶۲ھ ہوا تھا اور شانیاں شریف  
 میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے سید عبدالحی، سید محمد جمیل، سید محمد مفیظ اور  
 سید محمد نصیب آپ کے صحیح جانشین ہیں اور نیک لوگ ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
 رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ جَعَلْتَ فِیْ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَسَلَامًا  
 عَلٰی اٰلِکَ وَاصْحَابِکَ یَارَحْمَتِ الْعَالَمِیْنَ

### حضرت سید عزت علی بن حضرت سید صاحب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عزت علی رحمۃ اللہ علیہ علماء اور اہل مجاہدہ میں سے تھے۔ آپ  
 نے علم ظاہر و باطنی اور علم باطنی یعنی طریقت  
 اور حقیقت بھی ان سے ہی حاصل کیا تھا۔ آپ عابد اور زاہد اور اللہ سے  
 ڈرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے  
 تھے۔ ہر وقت درود و سلام میں مصروف رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ  
 کو ولایت کے درجہ پر فائز کیا ہوا تھا۔

آپ کا وصال عین عالم شباب میں ہو گیا تھا۔ یعنی ستمبر ۱۹۰۵ء میں  
**وصال** آپ انتقال فرما گئے

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک عابد اور زاہد فرزند عطا فرمایا تھا جو  
**اولاد** ان کی طرح ہی عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔ ان  
 کا نام نامی واسم گرامی حضرت سید شبیر حسین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ جو اپنے وقت  
 کے ولی کامل تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ  
 فَلاَ کَ فِیْهِ خَلٰلٌ یَّابِیْ اللّٰهُ اَنْتَ مَوْلَانَا وَهَآءِ دِیْنَانَا حَذْبِکَ یَا وَوَصِیْلَتَنَا  
 يَا رَبَّنَا بِحَقِّ اُمَّتِکَ وَاصْحَابِکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ

## حضرت سید شہیر حسین بن حضرت سید عزت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شہیر حسینؒ کے والد ماجد حضرت سید عزت علی بچپن ہی میں وصال کر  
 لئے تھے۔ مگر آپ نے عبادت اور ریاضت کا مادہ اپنے اسلاف کی دراشت سے پایا  
 تھا۔ آپ نے تمام زندگی زہد اور عبادت میں گزاری جب بھی آپ سے شرف ملاقات  
 ہوئی آپ کے ہاتھ میں تسبیح اور آپ کو درد و وظائف میں مصروف دیکھا۔ ایسا بھی  
 لفاق ہوا کہ آدھی رات یا دن کے کسی وقت آپ کو دیکھا آپ جا نماز پر کھڑے عبادت  
 میں مصروف ہوتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں آپ اکثر حالتِ نیکو میں رہتے تھے۔  
 جب ہوش میں آتے بہت گریہ کرتے اور ٹڑپتے تھے۔ ان کا رونا اور ٹڑپنا کیوں  
 تھا یہ ایک راز ہے جس پر کوئی مطلع نہیں ہوا تھا۔

آپ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عاشق اور سچے محب تھے۔ جسم گیارویں شریف  
 ضرور دلاتے تھے۔ سماع سے بڑا لگاؤ تھا۔ محفل سماع میں بڑے روتے اور ٹڑپتے تھے اور  
 وجد میں رہتے تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظہور میں آئیں جن کے لئے ایک علیحدہ کتاب کی  
 ضرورت ہے۔ ان کی یہ کرامت ہی کافی ہے کہ آپ نماز عید کی امامت کے بعد حالتِ دعا  
 میں اللہ کے دربار میں جا کھڑے ہوتے، یعنی وصال کر گئے۔

وصال۔ آپ کا وصال یکم شوال ۱۱۱۱ھ کو ہوا تھا اور آپ کا مزار موضع دھلی ضلع گوجرانوادر میں ہے  
 اولاد۔ آپ کا صاحبزادہ سید گلزار حسین آپ کا صحیح جانشین ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والقولہ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحبا  
یا سیدی یا حبیب اللہ وبارک وسلم علیہ

## حضرت سید عاشق حسین بن حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عاشق حسین بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کا  
تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی اور کچھ فیض اپنے بڑے بھائی  
سید حسین سے بھی پایا تھا جو بڑے عابد اور زاہد ولی اللہ تھے۔

حضرت سید عاشق حسین کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید عاشق حسین  
بن حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید نبی بخش بن حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید  
فیض علی بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید ناصر علی بن حضرت سید محمد عارف  
حضرت سید عاشق حسین بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود  
وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ عوائے ضروری کام کے گھر سے باہر نہ آتے  
تھے۔ آپ بڑے صابر، شاکر اور حلیم الطبع اور صاحب نسبت ولی اللہ تھے  
آپ بڑے مستجاب الدعاء اور سیف زبان اور صالح اطوار نیک اطوار خصائل  
بزرگ تھے۔ تمام عمر تبلیغ دین میں صرف کردی۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے در  
حق پرست پر بیعت کی تھی اور انہی ردحالی بیمار یوں سے شفا پائی تھی۔

آپ کا حال پر وہ پورا سوال ۳۹۵ ہے پورا تھا۔ آپ قبرستان سید شاہ جمال کے قبرستان  
میں دفن ہیں۔ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

وصال

آپ کے صاحبزادے سید حامد حسین، سید عبدالقیوم، سید افضل حسین،  
بڑے عابد اور زاہد انسان ہیں۔

اولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَآلِكَ  
 وَاصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## حضرت سید چراغ علی شاہ بن حضرت سید ولایت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ بڑے زاہد اور  
 عابد اور صاحب نسبت ولی تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید چراغ علی  
 شاہ بن حضرت سید جہاں شاہ بن حضرت سید محمد بن بن حضرت سید محمد عالم بن حضرت  
 سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش وضع، خوش لباس اور صاحب  
 مروت بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ آپ  
 تنہائی میں ہوں یا مجلس میں ہر وقت نیچی نظریں کئے خاموش بیٹھے رہتے تھے۔  
 جیسے کہ عموماً لوگ کسی معاملہ میں غور و فکر میں غرق اپنی سوچ میں رہتے ہیں۔ اگر کوئی  
 آپ سے بات کرتا تو بہت ہی مختصر الفاظ میں اس کا جواب دے کر خاموش ہو  
 جاتے تھے۔ یعنی آپ ذکر فکر میں مصروف رہتے تھے۔ عارفین کا قول ہے کہ ایک  
 ہزار سال کے ذکر سے ایک پل کا فکر بہتر ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت سید چراغ علی شاہ  
 صاحب زرد اور نورانی چہرہ کے ساتھ ذکر میں عموماً اور فکر میں خصوصاً مصروف  
 رہتے تھے۔ آپ بہت تنہائی پسند اور صابر و شاکر تھے۔ بڑے مستجاب الدعای بزرگ  
 تھے۔ بہت سے لوگ ان سے فیض یاب ہوئے تھے۔

**وفصال**۔ آپ کا وفصال، جنوری ۱۹۵۱ء میں ہوا تھا۔ ملتان میں دفن ہیں۔  
**اولاد**۔ آپ کے صاحبزادے سید امتیاز حسین، سید عبدالمودت، سید اشفاق حسین اور سید محمد حسین  
 بڑے نیک اور صالح انسان ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمینة الصلوة والسلام علیک  
یا رسول الله الذی جعلک افضل الانبیاء والمرسلین  
وآله واصحابہ واولیائہ اجمعین

حضرت سید واصل شاہ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید واصل شاہ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے  
صاحب کرامت اور ولی کامل بزرگ تھے۔ علم ظاہری اور باطنی کا کتاب  
اپنے کھائی حضرت سید محمد افضل سے کیا تھا۔ اپنے ذوق اور شوق سے  
سلوک کی منزلیں بڑی جلدی طے کرتے ہوئے عارف باللہ ہو گئے۔ آپ  
نے بڑی عمر پائی۔ بے شمار مخلوق خدا نے آپ سے فیض روحانی حاصل  
کیا۔

آپ نے بروز پیر مورخہ ۶ ذیقعد ۱۱۹۳ھ میں وصال فرمایا تھا۔  
**وصال** اور مشائیاں شریفیت میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحب زادے حضرت سید ساون شاہ اور حضرت  
**اولاد** سید باقی شاہ آپ کے صحیح جانشین تھے۔ حضرت سید باقی شاہ  
صاحب بڑے صاحب نسبت ولی اللہ تھے۔ آپ نے زہد انبیاء کیا  
تھا۔ آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا۔ آپ کی ارادت میں  
بے شمار لوگ شامل تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ  
ذِی بَعَثَكَ شَمْسُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرَّسُوْلِیْنَ ۝ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ  
وَاَوْلِیَائِهِ اٰتَمِعِیْنَ ۝

حضرت سید علی شیرین حضرت صاحب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی شیر ولد حضرت سید صاحب شاہ ولد حضرت سید ساون شاہ  
حضرت سید واصل شاہ بڑے بلند مرتبہ بزرگ تھے۔ آپ بڑی وضع دار اور  
شخص اخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کو شریعت اور طریقت کے علوم  
سب بڑی دسترس حاصل تھی۔ آپ مستجاب الدعاء اور بڑے سخی تھے۔ آپ  
دوست اور دشمن سے بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ آپ اکثر بہ  
وقت یاد خدا میں مصروف رہتے تھے۔ ان کے کھائی سید بہاول شیر اور سید  
مہر شاہ بھی ولی اللہ، عامل اور کامل تھے۔

آپ نے مورخہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۷ھ میں وصال فرمایا تھا اور  
برستان مشانیاں شریعت میں دفن ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد چراغ آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ آپ  
بڑے ولی کامل تھے۔ انہوں نے تمام غمزدین کی تبلیغ میں صرف کردی بہت  
سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَآلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا غَنِیْرَ  
فَلَقَ اللّٰهُ ۝

**حضرت سید صالح شاہ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید صالح شاہ بن حضرت سید محمد ظریف بن حضرت سید سید فرید  
قادری بڑے بلند پایہ ولی اللہ تھے۔ علم ظاہری اور باطنی اپنے والد سے  
حاصل کیا تھا۔ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ خوش لباس اور  
وضع دار آدمی تھے۔ اکثر نفلی روزے رکھتے تھے۔ بڑے پر میزگار تھے  
حضرت بابا شاہ بدر دیران کے سچے عاشق اور مداح تھے۔ دونوں وقت  
دربار شریف پر حاضری دیتے تھے۔ ہمیشہ درود و وظائف میں مصروف رہتے  
تھے۔

آپ نے ۱۷۹۹ھ بروز جمعرات کو وصال پایا اور  
**وصال** قبرستان مشانیال شریف میں دفن ہوئے۔

آپ کے صاحب زادے حضرت سید غلام محی الدین اور حضرت  
**اولاد** سید نصیب شاہ المعروف نمقو شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے باکمال  
ولی اللہ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 دَسُوْلِ اللّٰهِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاغْنِیْزِنْفِیْلِکَ اللّٰهُ

نرت سید حامد شاہ بن حضرت سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت سید حامد شاہ بن حضرت سید غلام محی الدین بن حضرت سید صالح  
 رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ عربی اور فارسی پر بڑا عبور  
 مل تھا۔ گلستان اور بوستان اور پند نامہ کے اکثر اقوال اور نصح زبانی  
 تھے۔ آیات قرآنی کا ترجمہ بڑی روانی سے کر لیتے تھے۔ سر پر سبز عمامہ  
 تھے۔ بڑے نمازی اور خدا ترس بزرگ تھے۔ حضرت سید حامد شاہ  
 سے صاحب نسبت بزرگ تھے۔

آپ نے ۱۲ محرم الحرام بروز سوموار ۱۲۷۲ھ کو وصال پایا اور  
 مال قبرستان مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔  
 آپ کے صاحبزادے سید شاہ چراغؒ آپ کے صحیح جانشین تھے  
 لاڈ بڑے صاحب علم اور ولی کامل تھے۔ سید شاہ چراغ سے بیمار  
 بات اور خرق عادات ظاہر ہوئی تھیں اور بہت سے لوگ آپ کے حلقہ  
 رت میں شامل تھے۔ ان سب نے آپ سے بہت فیض حاصل کیا تھا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمینة الصلوة والسلام علیک  
یا رسول الله و آلیک و آصحابک یا خیر خلق الله

حضرت سید مولوی محمد شاہ بن سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

سید مولوی محمد شاہ بن سید شاہ نواز بن سید محمد چراغ بن سید شاہ چراغ  
بن سید حامد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم باعمل اور شرح ولی اللہ تھے۔  
آپ کو اپنے زمانے کے سب برادر وں میں یہ امتیاز حاصل تھا کہ آپ  
دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ سحر البیان مقررہ تھے۔ اس  
سے زیادہ علمی قابلیت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ ممبر پر بیٹھ کر سادات  
اکرام کو واعظ کیا کرتے تھے۔ عالموں کے سامنے زبان کھولنا ہی کار دارد  
اور مثنیاں شریف کے پیر اللہ۔ اللہ۔ ہمارے خاندان کا ہر فرد بھی دیگر علما۔  
زیادہ عالم ہے۔ مثنیاں شریف کے افراد کا تو اوڑھنا بچھونا ہی علم دین مت  
ہے۔ اس دور میں بیشتر افراد جب ملازمت میں جاتے ہیں تو ان کی گفتگو  
لب لباب سے مسائل کی تصدیق یا نفی ہوتی ہے۔ دفتر میں، اخبار میں،  
مسجد میں سے سنتے ہوئے مسائل کے بارے میں استفسار ہوتا ہے۔  
پوچھنے والا ڈرتا ہے۔ نہ بتانے والا تنگدلی محسوس کرتا ہے جب مثنیا  
کی محفلیں ہوتی ہوں گی تو کیا نورانی سمعے ہوں گے۔ شاہ صاحب بلند پایہ  
اور عالم دین تھے۔ خوش لباس، خوش وضع اور بڑے خلیق بزرگ۔  
ساری زندگی تبلیغ دین میں گزاری۔ ہر سوال کا جواب حدیث یا قرآن پر  
دیتے تھے۔ علم الرجال میں بڑے ماہر تھے۔ کسی حدیث کے بارے

میں فوراً بیان کرتے کہ رادی تصدیق شدہ ہے یا نہیں ہے۔

وصال | آپ نے ۱۶ اربھ لائی ۱۹۶۹ء بروز اتوار وصال پایا اور عین نماز میں تھے۔ قبر شریف چک نمبر ۱۲ کا کھانا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے۔

اولاد | آپ کے صاحب زادے سید محمد منظر قیوم ہیں جن میں اپنے باپ کی تمام خوبیاں ہیں اور آپ کے صحیح جانشین ہیں اور اپنے والد محترم کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی رحمت خاص عطا کر کے اس کو مزید صالح اور بلند درجات عنایت کرے۔ آمین۔

فخر راہ صراط ہے شکل کشا علی  
شمع راہ نجات ہے شیر خدا علی

حقا کہ باب علم بھی دست الہ بھی  
سردار دیں امیر عرب مرتضیٰ علی

محبوب خاص رب العالی علی ہے  
بکر سخا ابر کرم مرتضیٰ علی ہے

باب علوم کون ہے خیر شکن ہے کون  
داماد مصطفیٰ علی، شیر خدا علی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مدح سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تیرا ذرہ ہے بدر کائنات یا غوث

تیرا قطرہ ہے یم سائل یا غوث

تیری جاگیر میں ہے شرق و غرب سب

قلرو میں حرم ماحل ہے یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

ملائک کے بشر کے جن کے حلقے

تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث

فتوح الغیب نہ روشن فرمائے

فتوحات و خصوص آفل ہے یا غوث

عجم کیب عرب و حل کیا حرم میں

جمی ہر جا پہ تیری محفل ہے یا غوث

صحابیت ہوئی پھر اوصیت تمام

اس سے آگے قادری منزل ہے یا غوث

یہ حشمتی، سہروردی، نقشبندی تمام

ہر اک تیری طرف مائل ہے یا غوث

مشائخ میں کسی کی تکمیل توفیق تو یہ!

بحکم ہمہ اولیاء باطل ہے یا غوث!

وہ کیا جانے فضل مر تضا علی کو

جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

(اعلیٰ حضرت احمد رضا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ  
 اَسَیْدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَبِاَرْدِكَ وَسَلْمٍ عَلَیْهِ اَجْمَعِیْنَ ۝

## حضرت سید نور شید علی بن حضرت سید تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید نور شید علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ رسول  
 پیکر ٹریٹ لاہور میں ایچ۔ وی۔ سی کے عہدہ پر ایک عرصہ تک کام کرتے رہے  
 تھے۔ چلہ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ضروری کوائف آپ نے حاصل  
 کر کے ساداتِ مثنائیاں شریف کو آگاہ کیا تھا۔ آپ کی بڑی کوشش تھی کہ خالقاہ کے  
 امامِ وقت اراضی پر اہل مثنائیاں شریف قابض ہو جائیں مگر ایسا نہ ہو سکا۔  
 آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید نور شید علی بن حضرت سید تیغ علی بن  
 حضرت سید عمر شاہ بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید سیف علی بن حضرت  
 سید مشک علی بن حضرت سید ناصر علی بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ۔  
 حضرت سید نور شید علی خوش وضع، خوش لباس اور صاحبِ مروت بزرگ  
 تھے۔ آپ اپنے عزیزوں اور اقرباء سے بڑے احسان اور محبت سے پیش آتے تھے۔  
 بڑے صاحبِ علم اور صاحبِ ہنر بزرگ تھے۔ بڑی مدلل اور اعلیٰ پایہ کی تحریر  
 اور تقریر لیتے تھے۔

آپ کا وصال بروز بدھار جب ۱۳۶۶ھ کو ہوا تھا اور چلہ شاہ بدر دیوان  
 رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید مظہر حسین، سید امجد حسین بڑے سید صاحب  
 مروت بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سیدنا سیدنا و صالحینا دے آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمینة الصلوة والسلام علیک یا رسول الله و  
آلیک واصحابک یا خیر خلق الله

حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید عطا محمد المعروف سید امداد علی شاہ نے اپنے  
رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کو خواب میں حضرت سید فرید بن حضرت سید شاہ  
عبدالشکور نے حکم دیا کہ بیٹا میرے سینے پر بوجھ ہے اس کو ہٹا دو۔ آپ نے صبر  
اکٹھ کر دیگر بزرگوں کو اپنے خواب سے آگاہ کیا۔ مگر خواب کی تعبیر کے بارے میں آپ کو  
تسلی نہ ہوئی حضرت سید امداد علی شاہ نے فرمایا کہ خواہ نتیجہ کچھ ہی ہو میں قبر کو ضرور کھ  
کر دیکھوں گا۔ چنانچہ آپ کا نہ ہرے پر کدال رکھ کر روانہ ہو گئے۔ دیگر بزرگ ان کو منع کر  
مگر وہ نہ ملنے اور چند لوگوں کے ساتھ قبر کو کھودنا شروع کر دیا۔ ابھی کھودنے سے مٹی ہٹانی  
کہ نیچے سے پختہ قبر برآمد ہو گئی۔ اس پختہ قبر پر ایک درخت کی بہت موٹی جھڑھی تھی جو  
سینہ کے برابر تھی۔ چنانچہ قبر کی مٹی ہٹانی گئی، نیچے سے چوکھنڈی برآمد ہوئی۔ اس  
صاف کر کے مرمت کروایا گیا۔ اب سید امداد علی شاہ اس قبر پر ہر وقت درود و سلام پڑ  
حضرت سید امداد علی شاہ صاحب بڑے عابد، زاہد اور صاحب نسبت بزرگ  
ہر وقت ہاتھ میں تسبیح لے کر درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بہت  
خوش وضع اور صاحب خلق بزرگ تھے۔ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب ثروت تھے۔  
وصال۔ آپ نے ۱۲ ربیع الاول بروز بدھ ۱۳۶۸ھ میں وصال پایا۔  
اولاد۔ آپ کے صاحب زادے سید احتیاز حسین اور تاج الدین بڑے عالم  
صالح لوگ ہیں اور اپنے اجداد کے صحیح جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ وَوَلِیِّائِكَ یَا  
 حَبِیْبَ اللّٰهِ ۝

حضرت سید شاہ چراغ بن حضرت سید جہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ چراغ بن حضرت سید جہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے  
 اپنے باپ سے کسب فیض کیا تھا۔ ولایت کے اعلیٰ مدارج پر فائز تھے۔  
 قاعدہ تعلیم نہیں پائی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا ہوا تھا۔  
 نرعی اور طریقتی مسائل پر ایسی شرح فرماتے کہ بڑے بڑے عالم دیکھ کر  
 ورسن کر حیران ہو جاتے۔ آخری عمر میں اکثر حالت جذب میں رہتے  
 تھے۔

**وصال** | آپ کا وصال ۱۲ جنوری ۱۹۰۷ء میں ہوا تھا۔ قبرستان مٹانیاں  
 شریف میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے سید محمد عارف، حضرت سید محمد لطیف اور  
 حضرت سید ذاکر حسین بڑے عابد اور زاہد باکمال بزرگ تھے۔  
 سید محمد رشید بن سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بھی عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ان  
 کی اولاد بھی بڑی صاحب علم اور عابد و زاہد ہے۔ ان میں سید محفوظ حسین بن  
 سید محمد لطیف اور سید محمد رشید بن سید محمد عارف اور سید محمد حسین بن ذاکر حسین بڑے  
 نیک اور صالح انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین ؕ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وآصحابک یا خیر خلق اللہ ؕ

## سید قطب شاہ بن سید حامد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید حامد علی شاہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔  
حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید حامد علی شاہ بن حضرت سید موحید بن حضرت  
محمد عالم شاہ بن حضرت سید فریدؒ۔ آپ بڑے متمول اور صاحب دعوت اولیا  
تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو سخمن و نواز اور عمل ریاست سے پاک عطا کیا ہوا تھا۔  
علیم بردبار اور صاحب ثروت بزرگ تھے۔ ہمیشہ یا خدا میں رہ کر تسکین قلب  
روح حاصل کرتے تھے۔

آپ اپنے قول میں بڑی عاجزی اور انکساری کرتے تھے اور فرماتے کہ انسان  
سے پیدا ہوا ہے اور مٹی کی حیثیت انکساری ہے۔ اس لئے کسی انسان کو کوئی فخر اور  
غرور واجب نہیں ہے۔ انسان کو راحت اور خوشی انکساری سے حاصل ہوتی ہے۔  
سبحان اللہ آپ نے کیا اچھا فلسفہ اور راز زندگی حاصل کیا ہوا تھا۔

دَمِ زَنْدِکِ ، زَمِ زَنْدِکِ ، غَمِ زَنْدِکِ  
دَمِ غَمِ زَنْدِکِ ، زَمِ غَمِ زَنْدِکِ ، یَمِ غَمِ زَنْدِکِ

وصال - آپ ۱۲ شوال بروز منگل ۱۳۳۱ھ میں وصال پایا۔

اولاد - اُن کا صاحب زادہ حضرت سید رمضان علی شاہ بہت بڑا عالم  
اور زاہد ولی تھا۔ اس نے اپنے بزرگوں کا طریقہ جاری رکھا اور ساری زراعت  
تبلیغ اسلام میں گزار دی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْعَالَمِیْنَ هُوَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
 سِنِّ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیَائِهِمْ  
 بِبَارِكٍ وَسَلْمٍ عَلَیْهِ ه

حضرت سید غلام فرید بن حضرت سید غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غلام فرید بن حضرت سید غلام رسول ولد حضرت سید رمضان علی  
 ماہ عرف سید لاڈ شاہ ولد حضرت سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد  
 در عابد بزرگ تھے۔ میں نے ۵۵ سال تک اس بزرگ ہستی کا جائزہ لیا ہے  
 اس ۵۵ سالہ زندگی میں آپ کو درود و وظائف اور درود و اسلام میں دیکھا  
 ہے۔ آپ نے ساری زندگی بندگی میں گذاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں  
 عظیمی، یرد باری، انکساری کے جوہر وافر دینے ہوئے تھے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش  
 رہتی کہ ان سے کچھ پوچھوں مگر یہی جواب دیتے کہ فقیر کے پاس کچھ نہیں۔ یہ  
 سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ آپ کے پاس علم دست غیب تھا کہ جس  
 طرف کو منہ کر کے پڑھتے اس طرف سے لوگ آنے شروع ہو جاتے۔ علم ریل  
 میں بڑی مہارت تھی۔ فوراً معلوم کر لیتے کہ سائل کا کام ہو گا یا نہیں۔ اگر کام  
 ہونے کا یقین ہوتا تو نقش یا ورد یا صدقہ وغیرہ بتا دیتے ورنہ جواب دے  
 دیتے پھر کبھی نہ آنا۔ شریعت اور طریقت کے مسائل پر کامل عبور تھا۔  
 بڑے سمجھی اور متوکل تھے۔ اپنے پاس جو کچھ ہوتا اپنے اقربا میں تقسیم کر دیتے  
 تھے۔ ہر سال حضرت بابا شاہ بدرہ دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا عرس کروانے دور  
 دور سے طالبین اس عرس میں شامل ہوتے تھے۔ طالبین کو آپ ہمیشہ اسلام کی



تبلیغ کرتے اور ان کو خدا کے احکامات ماننے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

**وصال** | آپ نے فروری ۱۹۸۳ء کو وصال پایا اور اپنی رہائش کے قریب واقع قبرستان میں دفن ہوئے۔ آپ کا نزار زیر تعمیر ہے۔

**جانشین** | آپ کے دیگر بھائی سید محمد حسین، سید محمد لطیف، سید محمد حفیظ اور سید محمد امین آپ کے طالبین ہیں اور آپ کے بتائے ہوئے احکامات دوسروں تک پہنچانے میں مصروف ہیں اور آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔ مگر آپ کی روحانی اولاد ہزاروں کی تعداد میں ہے جو آپ سے بڑی عقیدت اور محبت رکھتے ہیں۔

صلہ شہید کیا ہے تب و تاب جا دو امنہ

یعنی نیک اعمال و افعال کا انجام صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگ اُسے اچھے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اعزاز تھے جو خاص پیمبر کے واسطے

زیبا ہوئے وہ حیدر و صفر کے واسطے

مریم کو حکم تھا رہیں قبلہ سے دور

دیوار کعبہ مشق ہوئی حیدر کے واسطے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 ذٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

## مرث سید میاں محمد بن حضرت سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میاں محمد بن حضرت سید علی محمدؒ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا نسب اس طرح ہے: حضرت سید میاں محمد بن حضرت سید علی محمد بن حضرت سلطان محمد بن حضرت سید بہادر علی عرف بجاون شاہ بن حضرت سید رشید حضرت میراں شاہ عبدالشکور بن حضرت سید شاہ علی صابر بن حضرت عیالکین عمدة العارفین سید حسن بدر الدین سرکار مشائخ شریف۔ حضرت سید میاں محمدؒ صاحب نسبت ولی اللہ عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ بہت خوش وضع، نیک سیرت اور صاحب تروت اور صاحب جمال۔ بت یا اللہ اور خدا رسیدہ انسان تھے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد آپ چک  $\frac{38}{28A}$  موہہ سنگھ والا۔ ضلع اوکاڑہ میں سکونت پذیر تھے۔ علاقہ میں آپ کے حلقہ ارادت میں بے شمار لوگ ہیں جو آپ سے خرق عادت نعات اور کرامات کا ذکر کر کے آپ سے بڑی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ کا وصال ۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ کو ہوا تھا اور ان کا مزار

چک  $\frac{38}{28A}$  ضلع اوکاڑہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

آپ کے صاحب زادگان سید محمد صادق، سید علی حسین، سید گلزار حسین بڑے نیک، عابد اور زاہد بزرگ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدِیْ يَا دَسُوْلَ  
اللّٰهِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ يَا سَیِّدِیْ يَا فَاخِرَ خَلْقِ اللّٰهِ

حضرت سید محمد اعظم بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد اعظم بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی تکمیل اپنے والد محترم سے کی تھی جو اپنے وقت کے جید عالم اور کامل ولی اللہ تھے۔  
حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ قصیدہ غوثیہ اور مناجات در مناقب حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بڑے سوز اور درد سے پڑھا کرتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب نسبت ولی اللہ تھے۔ آپ کی دعاؤں سے ایک کثیر عوام نے استفا کیا تھا۔ حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ بڑے صاحب مروت اور خلیق بزرگ تھے۔ آپ اپنے اقرباء پر احسان کرنے والے اور دردمندوں کے مالک تھے۔

آپ نے ۲۶ جمادی الثانی بروز جمعرات ۱۱۹۶ھ میں وصال پایا۔  
ورقبرستان مثنیاں شریف میں دفن ہوئے۔

آپ کے صاحب زادے حضرت سید شاہ علی، حضرت سید لطف علی،  
حضرت سید تنزک علی، حضرت سید عزت علی، حضرت سید فیض علی  
رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 وَاٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَوْلِیَاۤیَاۤئِكَ بِاَسْتِیْدٰی یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ .

حضرت سید فیض علی بن حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید فیض علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی جو ایک بہت بڑے عالم اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید فیض علی بن حضرت سید محمد اعظم بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید فیض علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ صائم الدہر اور قائم اللیل بزرگ تھے۔ قصیدہ غوثیہ کے عامل اور بڑے مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔ آپ کی دعاؤں سے کئی لاعلاج مریض تندرست اور توانا ہو گئے تھے۔ حضرت سید فیض علی ایک صاحب نسبت اور بڑی جلالی شان والے بزرگ تھے۔ آپ سے اپنے اور بیگانے ڈرتے تھے کہ کہیں منہ سے کوئی بری بات نہ نکال دیں۔

آپ نے ۱۲ رجب المرجب بروز بدھ ۱۲۳۲ھ میں وصال پایا

**وصال**

اور قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

حضرت سید فیض علی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت سید

**اولاد**

کرم بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے عامل اور کامل بزرگ تھے۔ ان

کے پڑپوتے سید نذیر حسین بھی بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المحمد لله رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ  
الذی بعثک تاج الانبیاء والمرسلین وآلک واصحابک وبارک وسلم

**حضرت سید عشرت علی بن حضرت سید تراب علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید عشرت علی بن حضرت سید تراب علی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب  
اس طرح ہے۔ حضرت سید عشرت علی بن سید تراب علی بن سید صفدر علی بن  
حضرت تیمور شاہ بن حضرت لطف علی بن حضرت سید محمد اعظم بن حضرت سید  
محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید عشرت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ  
بڑے خوش وضع، خوش شکل اور خوش مزاج بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ بہت خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ  
خوش گفتار اور صاحب کردار بھی تھے۔ جب بات کرتے تو حاضرین بہت محفوظ  
ہوتے تھے۔ آپ کے کلام میں یہ اثر تھا کہ مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ کھسک کھسک  
کر آپ کے نزدیک آتے جاتے تھے۔ آپ اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھے مگر ہر  
موضوع پر بڑی تفصیل سے بات کرتے تھے۔ انگریزی، پشتو، بنگالی اور کبھی  
خالص لکھنوی لہجہ میں جملہ بولتے تھے۔ آپ کی کلام سے کون یہ اندازہ نہ کر  
پاتا کہ آپ کی تعلیم کم ہے بلکہ شاید سکول میں جانے کا اتفاق ہی نہ ہوا ہو۔ آپ  
بڑی دیر تک لاہور کورٹ کے ASSASER رہے تھے۔

جب کبھی مزاج میں ہوتے تو خوب لطائف بیان کرتے کہ حاضرین ہنستے  
اور لوٹ پوٹ ہو جاتے اور آپ کو یہ ملکہ تھا کہ ایک آنکھ سے ہنستے اور دوسری

انکو سے رو دیتے تھے۔ یعنی کلام میں یہ اثر تھا کہ حاضرین جو سنتے ہوتے، آپ کے کلام کے زیر اثر یعنی غم زدہ بات کو من کر رونے لگ جاتے تھے۔ یہی کلام کا اثر اور زورِ بیاں کا ملکہ ہوتا ہے کہ حاضرین کو اپنے کلام سے اثر پذیر کیا جائے۔ آپ کو روزی کمانے کی چند لاٹنکر نہیں ہوتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو روزی غیب سے ملتی تھی، ساری زندگی آپ کو کبھی مالی و دولت کے لئے پریشان نہیں دیکھا ہے۔ آپ ایک بہت بڑے خاندان کے کفیل تھے۔ اور خدا سے روزی آتی تھی۔ میرا یہ مشاہدہ ہے کہ آپ کے بدن پر کبھی میدا لباس یا جو تا بغیر پالش کے نہیں دیکھا۔ اس ظاہریت کو قائم رکھنے کے لئے کبھی کوئی کام یا محنت کرتے نہیں دیکھا۔ کسی شخص کو آپ سے ادھار رقم کا تقاضا کرتے نہیں دیکھا۔ ظاہر ہے یہ رزق خزانہ غیب سے آتا تھا۔ آپ بڑے باطنی اور دبیر کے مالک تھے۔ آپ کی مدح میں آپ کے ایک مرید نے قصیدہ پڑا تھا۔ یعنی آپ کی خونی اور اوصاف بیان کئے گئے تھے۔ وہ عرصہ ہوا چھپ چکا ہے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئی ہیں جن کا یہ چھوٹا سا رسالہ متحمل نہیں ہے۔ آپ کے بے شمار مرید اور عقیدت مند پنجاب اور سندھ میں پائے جاتے ہیں جو آپ سے بہت زیادہ عقیدت اور محبت کرتے ہیں۔

**وصال** آپ کا وصال ۱۹۲۶ء میں لاہور میں ہوا تھا۔ اور چلم حضرت شاہ بدر دیوان لاہور میں آپ کا نزار مرجع خاص و عام ہے۔

**اولاد** آپ کے صاحب زادگان کا شمار مشکل ہے جو کئی جگہوں پر آباد ہیں۔ لاہور میں سید فطرت علی، سید راحت علی اور ان کے بھائی سید پذیر ہیں۔ سید فطرت علی شاہ صاحب آپ کے جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی فِخْرِ  
الْاَنْبِیاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیائِهِمْ  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ ؕ

## حضرت سید محمد کامل شاہ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد کامل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عال اور کامل ولی اللہ تھے۔  
آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد ماجد حضرت سید محمد ظریف اور  
دادا حضرت سید فرید سے کی تھی۔ حضرت سید کامل شاہ خوش شکل اور خوش وضع  
بزرگ تھے۔ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ ضروری کاموں کے علاوہ گھر سے باہر  
نہ آتے تھے۔ آپ بڑے خلوت نشین اور اللہ سے ڈرنے والے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق اور خدائی تھے۔

آپ نے ۲۶ محرم الحرام بروز آوار ۱۹۲۲ھ کو وصال پایا اور قبرستان  
وصال | مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

آپ کے تین صاحب زادے حضرت سید غلام قادر، حضرت باغ علی  
اولاد | شاہ اور حضرت سید اکبر علی شاہ بھی بڑے خدا رسیدہ بزرگ، کامل  
ولی اللہ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
 تَاجِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِیْهِمْ وَ اَصْحَابِهِمْ وَ اَوْلِیَائِهِمْ  
 وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ ؕ

**حضرت سید سکندر علی شاہ بن سید محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید سکندر علی شاہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید سکندر علی  
 شاہ بن حضرت محمد علی شاہ بن حضرت کامل شاہ بن حضرت محمد ظریف شاہ رحمۃ  
 اللہ علیہ، حضرت سید سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے  
 آپ نے اپنی تعلیم علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد علی  
 شاہ سے کی تھی۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ  
 کونارسی اور عربی زبان میں کمال حاصل تھا۔

آپ نے ۱۲ شعبان بروز ہفتہ ۱۳۰۲ھ کو وصال پایا۔

**وصال**

آپ کے صاحبزادے حضرت سید قمر شاہ، حضرت سید قلندر شاہ

**اولاد**

حضرت سید مراد علی شاہ اور حضرت سید چراغ علی شاہ بڑے عالم اور

زاہد و عابد تھے۔ آپ بڑے صاحب نسبت بزرگ تھے۔ ہزاروں لوگ آپ

کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ جنہوں نے دین حاصل کیا اور دنیا آخرت میں

نجاح پائی تھی۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هُ الْوَسْلُوَّةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اٰلِیْكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ه

حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ یعنی حضرت  
سید محمد عارف بن حضرت سید برکت علی بن حضرت سید باغ علی بن حضرت سید  
بدر شاہ بن ترک علی شاہ بن حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ  
اللہ علیہ۔ آپ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ دینی علوم اور عملیات میں بڑے  
ماہر تھے۔ آپ نے زہد انبیاء کے بعد کمال حاصل کیا تھا۔ آپ دلالت  
کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں بڑا اثر دیا ہوا  
تھا۔ آپ کی دعا اکثر مستجاب بدرگاہ خداوندی ہوتی تھی۔ مخلوق خدا کو ان  
سے بڑا فیض حاصل ہوا تھا۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ آپ  
سے جنات ہمکلام ہوتے تھے اور آپ کے حکم کے تابع تھے۔

آپ نے ۷ شوال بمردنہ سو موارہ ۱۳۶۶ھ کو وصال پایا۔

وصال

آپ کے صاحب زاوے سید محمد حسین بڑے باکمال بزرگ تھے

مگر ان کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

اولاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
 دَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ اَلِیْكَ ۝ وَاصْحَابِكَ ۝ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ۝

## حضرت سید شاہ عالم بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عالم بن حضرت سید محمد ظریف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ  
 علیہ بڑے زاہد، عابد، عالم اور کامل بزرگ تھے۔ علم تفسیر اور حدیث اپنے  
 والد محترم حضرت سید محمد ظریف سے پڑھا۔ اپنے بھائی حضرت سید محمد ناضل  
 سے بھی کسب فیض کیا تھا۔ بڑے عابد تھے اور اکثر چلہ کشی کرتے رہتے  
 تھے۔ شب بیدار تھے۔ آخری عمر میں مراقبہ میں وقت صرف کرتے اور  
 مشاہدہ الوارعداوتدی اور الوارمصطفیٰ میں مشغول رہتے۔ اپنے داغظ اور  
 تلقین سے مخلوق خدا کو ہدایت اور عمل صالح کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔  
 آپ نے ۱۲ ذی الحجہ بروز جمعرات ۱۱۹۷ھ کو وصال پایا اور قبرستان  
**وصال** میں دفن ہوئے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے حضرت سید موجدین بڑے عامل اور کامل  
 تھے۔ اور ان کے صاحبزادے سید جہان علی بھی اپنے باپ اور  
 دادا کی طرح بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ بے شمار کرامات اور خرق عادت  
 واقعات آپ سے ظاہر ہوئے تھے۔ ان کا ذکر ایک علیحدہ کتاب میں کیا  
 جائے گا۔ انشاء اللہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

المحمد لله رب العالمین ۝ الصلوة والسلام علی سلطان الانبیاء والمرسلین  
وآلہ واصحابہ وبارک وسلم علیہ ۝

## حضرت حسین محمد بن حضرت سید عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ اُن کا شجرہ نسب اس  
طرح ہے حضرت سید حسن محمد  
بن حضرت سید عطا محمد بن  
حضرت سید بڈھے شاہ بن حضرت سید بہادر علی بن حضرت سید غلام قادر بن حضرت  
سید غلام رسول بن حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ۔  
سید حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے، ہر وقت درود و وظائف  
میں اپنا وقت گزارتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور سیف زبان تھے۔ بہت سی  
مخارق خدا نے آپ سے فیض روحانی حاصل کیا تھا۔ آپ سے بہت سی کرامات کا  
ظہور ہوا تھا جن کا ذکر ایک علمیہ کتاب میں کیا جائے گا۔ آپ بڑے خوش وضع اور  
خوش لباس بزرگ تھے۔

آپ نے ۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ میں وصال پایا تھا اور چک نمبر ۱۱۱  
وصال میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید علی حسن، سید فیض الحسن، سید محمد حسین بڑے نیک  
اولاد اور صالح بزرگ ہیں۔ سید علی حسن شاہ صاحب بڑے باعمل اور صاحب نسبت  
بزرگ تھے۔ انہوں نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں بڑی خدمت سرانجام دی تھی۔ بے شمار  
لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے جن کی آپ نے بڑی اچھی روحانی تربیت فرمائی  
تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
 وَآلِهِ الطَّهْرِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

## حضرت سید علی حسن بن حضرت سید محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی حسن رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد تھے۔ آپ بڑے پرہیزگار اور  
 خوف خدا رکھنے والے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی عطا فرمایا ہوا تھا  
 آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت سے سرشار تھے اور اپنی عشق و محبت  
 میں ڈوب کر جب کبھی صلوٰۃ و سلام یا نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 پڑھتے، سامعین پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ اور ہر طرف سے جزاک اللہ، مرجا کی  
 صدائیں بلند کھین۔

آپ اکثر رمضان المبارک کے ایام میں سحری کے وقت مسجد میں نعت پڑھا  
 کرتے تھے اور اس نورانی وقت میں خوش کن آواز سے نعت بہت پیاری معلوم  
 ہوتی تھی۔ آپ نے تمام عمر زہد اور عبادت میں مصروف رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ  
 آپ پر اپنی رحمت اور مغفرت فرمائے۔

آپ کا وصال یکم جمادی الاول ۱۳۸۶ھ کو ہوا تھا۔ آپ کا مزار  
**وصال** چک ۱۶۱ میں ہے۔

آپ کے صاحب زادے سید احمد حسن اور کمرہ نشین، علی حسین بڑے  
**اولاد** عابد اور زاہد ہیں۔ سید احمد حسن نے شجرہ اولاد حضرت شاہید اولاد  
 لکھ کر بہت بڑا کام سرانجام دیا ہے جو ایک شاہکار تالیف ہے۔ سید احمد حسین  
 بڑے عالم اور فاضل بزرگ ہیں اور تصنیف اور تالیف میں مصروف ہیں۔ اللہ ان کے کام میں بہت مدد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَالِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ۝

## حضرت سید سبجان علی بن حضرت سید باغ علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سبجان علی رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال ولی اللہ تھے۔ آپ نے علم اور باطنی اپنے والد حضرت سید باغ علی المعروف والمشہور سید باقی شاہ سے حاصل کیا تھا۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید سبجان علی بن حضرت سید باغ علی شاہ بن حضرت سید بدر شاہ بن حضرت سید تنک علی شاہ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید سبجان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد، زاہد اور صاحب مرتبہ اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ بے شمار لوگوں کو آپ کی دعا سے روحانی اور جسمانی فیض نصیب ہوا تھا۔ آپ بڑے صابر اور شاکر، ہمت اور قناعت پسند بزرگ تھے۔

آپ نے ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ کو وصال پایا اور قبرستان مشایخ وصال میں دفن ہوئے۔

آپ کے صاحب زادے حضرت سید باقر حسین، سید صابر حسین اور اولاد شاہ حضور اور سید محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی باکمال بزرگ تھے۔ یہ حضرات خوش وضع، خوش لباس اور خوش خلق تھے۔ اللہ ان سب بزرگوں کی رحمتیں نازل کرے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الحمد لله رب العالمین ۝ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک امام الانبیاء  
والموسلین و الیہ الطیبین الطاہرین واصحابہ اکرام الاکرامین ۝

**حضرت سید صاحب شاہ بن حضرت سید عزت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید صاحب شاہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی  
تکمیل اپنے والد حضرت سید عزت علی شاہ سے کی تھی جو بہت بڑے صوفی اور عالم تھے  
حضرت سید صاحب شاہ بڑے ولی کامل اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت  
عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔

روایت ہے کہ حضرت سید صاحب شاہ صاحب بڑے دیانت دار اور  
امین بزرگ تھے۔ جملہ سادات ثنائیاں شریف آپ کو بڑا نیک اور دیانت دار،  
با اصول، صاحب انصاف مانتے تھے۔ آپ ایک عرصہ تک دربار حضرت  
سید شاہ بدردیوان رحمۃ اللہ علیہ کے منتظم اور خزانچی رہے تھے۔ یعنی حضرت  
سید صاحب شاہ میں وہ تمام خصوصیات تھیں جو ایک کامل اور نیک سیرت ولی اللہ  
میں ہونی ضروری ہیں جن کو گھروالے امین اور نیک تصور کریں اس میں ان خصوصیات  
کا ہونا بہت ضروری ہے۔ یہی کسی آدمی کے نیک ہونے کی دلیل ہے۔

**وصال** | حضرت سید صاحب شاہ بروز سوموار ۱۲ صفر المنظر ۱۲۴۶ھ میں انتقال  
فرما گئے تھے۔ آپ کو ثنائیاں شریف میں دفن کیا گیا تھا۔

**اولاد** | حضرت سید صاحب شاہ کے صاحبزادے حضرت سید عزت علی شاہ  
رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ اور ان کے دوسرے صاحبزادے  
حضرت سید محمد شاہ نیک اور صالح انسان تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین ۝ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ  
وآلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ ۝

## حضرت سید قمر شاہ بن حضرت سید سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید قمر شاہ بن حضرت سید سکندر علی شاہ بڑے طاہر اولی اللہ تھے۔  
آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں تھیں جن کا ذکر اس رسالہ میں ممکن نہیں۔  
آپ کی صرف چند ایک کرامات کا ذکر بطور تبرک پیش ہے تاکہ قارئین حضرات کو  
نفع ہو۔

کرامت۔ ایک دفع آپ تبلیغ کے سلسلہ میں سفر کر رہے تھے کہ آپ اپنے  
ارادت مندوں کے ہاں قیام پذیر ہوئے تھے۔ اُس گاؤں میں کچھ لوگ بد عقیدہ ہوئے  
اور مزائیت اختیار کر گئے۔ آپ کے ارادت مند آپ کو اُن کے پاس برائے  
نصیحت لے گئے۔ مگر وہ لوگ گستاخی پر اتر آئے اور آپ کی سیادت پر  
معترض ہوئے۔ آپ کو جلال آگیا اور جلتی ہوئی آگ کو ہاتھوں میں پکڑ کر اُڑ  
پر ڈال دیا اور فرمایا کہ مردودو! لاؤ اپنے نبی کو میں اُس کو اس آگ میں ڈال  
کر جلا دوں تاکہ خلق اللہ کا ایمان سلامت بچ جائے۔ اس پر وہ لوگ تار  
ہوئے اور دوبارہ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے۔

وصال۔ آپ کا وصال سنہ ۱۲۸۰ھ میں ہوا تھا۔

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے سید ولد ار حسین اور سید علمدار حسین نیک اور  
عابد بزرگ تھے۔ سید ولد ار حسین کے صاحبزادے سید شمشاد حسین، سید  
عباد حسین وغیرہ نیک انسان ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمَخْلُوْقِ  
 الْمُرْسَلِیْنَ دَعَا قَبْلَهُ لِمُتَّقِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِیْنَ ۝

**حضرت سید احمد بن حضرت میراں شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید سید احمد بن حضرت سید میراں شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ بڑے  
 مذہباً بزرگ تھے۔ روایت ہے کہ حضرت سید میراں شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ  
 علیہ نے آپ کی والدہ ماجدہ سے شادی کر کے ان کے والدین کے پاس ہی  
 چوڑا ہوا تھا۔ سید سید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائیوں میں ہی پرورش پائی۔  
 حضرت میراں شاہ عبد الشکورؒ شانیاں میں وصال ہو گئے تھے۔ جب حضرت سید  
 سید احمد بڑے ہوئے تو آپ کی والدہ نے ان کو حضرت سید میراں شاہ عبد الشکورؒ  
 کی انگوٹھی اور رد مال دے کر شانیاں شریف بھیجا۔ جب حضرت سید سید احمدؒ  
 شانیاں شریف تشریف لائے تو دونوں بھائی حضرت سید نریدؒ اور حضرت  
 سید رشیدؒ آپ کو مل کر بہت خوش ہوئے اور ان کی والدہ ماجدہ کو بھی شانیاں  
 شریف لے آئے۔ حضرت سید سید احمدؒ نے اپنے بھائیوں سے فیض حاصل  
 کیا تھا اور اپنے سلوک اور مجاہدہ سے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے ولی  
 کامل بن گئے۔

آپ نے لمبی عمر کے بعد بروز جمعہ ۱۲ شعبان ۱۱۲۰ھ میں شانیاں  
**وصال** شریف میں وصال پایا۔

حضرت سید سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے اسمائے کرامی حضرت  
**اولاد** سید سید محمد اور حضرت سید باقر شاہ تھے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
 خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْاَیْمَةَ وَآھِمْ اَوْلِیَائِهِمْ  
 اَجْمَعِیْنَ

حضرت سید شاہ حسین بن حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ حسین بن حضرت سید محمد بن حضرت سید احمد  
 بن حضرت سید میراں شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد زاہد بزرگ  
 تھے۔ آپ نے علم تصوف اپنے دادا حضرت سید احمد سے حاصل  
 کیا تھا۔ اپنے برادران عم سید فاضل شاہ سید محمد طریف سے بھی فیض  
 حاصل کیا تھا۔ بڑے سیف زبان اور عالم باعمل تھے۔ اپنے زہد اور  
 عبادت سے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے ولایت کے درجہ  
 کبریٰ تک پہنچے۔ مخلوق خدا نے آپ سے بڑا فیض پایا تھا۔

آپ نے ۱۰ ارشوال بروز بدھ ۱۱۹۴ھ میں مشائخ شریفین  
 وصال پایا۔

آپ کے صاحب زادے سید تیغ علی آپ کے عمیم جانشین  
 اولاد تھے۔ ان میں آپ کے سب اوصاف موجود تھے۔ آپ نے  
 تمام زندگی تبلیغ اسلام میں صرف کر کے دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل  
 کی تھی۔ آپ سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ شَمْسًا لَا بُیُوْا وَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اَلِیْهِ رَاغِبِیْم  
 یَارْكُ وَسَلَمٌ عَلَیْهِ ۝

**حضرت سید افضل شاہ بن حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید افضل شاہ بن حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل اور بڑے  
 مال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب صرف دو واسطوں سے حضرت سید احمد  
 حضرت عبد الشکور قدوة السالکین رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔

حضرت سید افضل شاہ بہت بڑے عالم اور فاضل تھے اور اپنے علوم  
 عالی بھی تھے۔ آپ بہت بڑے عامل ہونے کے ساتھ ساتھ کامل  
 علی اللہ تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعائے تھے۔ ہزاروں لوگوں کے حق میں  
 اللہ تعالیٰ نے ان کی مانگی ہوئی دعا منظور فرمائی۔ اس طرح مخلوق خدا کو فائدہ  
 پہنچاتا تھا۔

آپ نے ۱۲ جمادی الاول ۱۲۳۳ھ میں وصال پایا۔

**رسال**

آپ کے صاحبزادے حضرت سید عظیم شاہ۔ حضرت سید محمد علی ہوں  
**اولاد** حضرت سید باغ علی شاہ صاحب نے آپ کا مشن جاری رکھا۔  
 در تیسویں میں مہر و فن رہے تھے۔ حضرت سید عظیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ سے بی شمار لوگ فیض یاب  
 ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علیک یا رسول الله الذی جعلک تاج الانبیاء  
والمرسلین و الیه و اصحابہ و بارک و سلم علیہ

**حضرت سید چانن شاہ بن حضرت سید غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید چانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب  
اس طرح ہے۔ حضرت سید چانن شاہ بن حضرت سید غلام علی شاہ بن حضرت سید  
باغ علی شاہ بن حضرت سید افضل شاہ ۳؎ ہے یعنی حضرت سید احمد اور حضرت  
سید چانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان صرف پانچ واسطے ہیں۔

حضرت سید چانن شاہ بڑے عالم فاضل اور زائد و عابد تھے۔ آپ نے علم  
ظاہری اور باطنی کی تعلیم حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد سے حاصل  
کی تھی جو بہت بڑے عالم تھے اور ولایت کبریٰ میں داخل تھے۔ حضرت سید چانن شاہ  
صاحب بڑے مستجاب الدعاء اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ان کے حلقہ ارادت میں  
ہزاروں لوگوں نے شامل ہو کر ہدایت حاصل کی تھی۔

آپ نے ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۳۱ھ میں وصال پایا۔

**وصال**

آپ کے صاحبزادے سید میراں بخش سید بڑھے شاہ، سید بہادر علی شاہ  
**اولاد** اور سید حسین شاہ نے آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا تھا۔ سید میراں بخش  
رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ بے شمار  
لوگوں نے آپ سے فیض روحانی حاصل کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی حَبِیبِ الْفُقَرَاءِ  
 وَالْمَسٰكِیْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

## حضرت سید حسن شاہ بن حضرت سید میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسن شاہ بن حضرت سید میراں بخش بڑے بکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب صرف دو واسطوں سے حضرت چانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ تک سے جا ملتا ہے۔ یعنی حضرت سید حسن شاہ بن حضرت سید میراں بخش بن حضرت سید چانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید حسن شاہ بڑے خوش الحان اور عاشق امام حسین علیہ السلام تھے۔ آپ سے بیان کردہ مرثیہ جات سادات شانیاں شریف کے دیوان میں مذکور ہیں۔ مگر ان کو ان کی طرز میں ادا کرنا بہت دشوار ہے۔ حضرت سید حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ مرثیہ جات اور نعت شریف آج بھی بڑے مقبول ہیں۔ ہمارے بزرگ جنہوں نے شاہ صاحب کا مرثیہ سنا ہوا ہے۔ آج تک ان کے مداح ہیں۔ روایت ہے کہ بڑے بڑے ماہرین نے ان کو اپنا استاد مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل کرے آمین۔

آپ نے ۲۵ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ میں وصال پایا۔

### وصال

آپ کے صاحبزادے حضرت سید علی حسین اور الحاج حضرت سید

اولاد محمد شریف بڑے خوش وضع اور خوش مزاج بزرگ ہیں اور آپ کے

کے صحیح جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المحمد لله رب العالمین الصَّلٰوة والسلام علیک یا رسول اللہ صاحب الفرج  
والمفراج والبراق والعلم وبارک وسلم علیہ اجمعین

**حضرت سید باغ علی شاہ بن حضرت سید بدیع شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید باغ علی شاہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔  
حضرت سید باغ علی شاہ بن حضرت سید بدیع شاہ بن حضرت سید چان شاہ کنگے درمیان  
صرف دو واسطے تھے۔

حضرت سید باغ علی شاہ بہت بڑے عالم اور زاہد و عابد تھے۔ آپ ہمیشہ رات  
کو جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ میں نے جب بھی ان کی زیارت  
کی ان کو ہاتھ میں تسبیح لے کر دو دو وظائف میں مصروف دیکھا تھا۔ حضرت سید باغ علی شاہ  
سچے عاشق امام حسین علیہ السلام تھے۔ آپ بڑے سوز اور درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں مرثیہ  
حضرت امام مظلوم پڑھا کرتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا۔ اللہ والوں کی یہی نشانی ہے۔  
حضرت سید باغ علی شاہ جون ۱۹۵۵ء میں ستیانہ سے فیصل آباد جا رہے تھے کہ  
بس ایک درخت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی تھی۔ حضرت سید باغ علی شاہ روزہ کی  
حالت میں اس بس پر سوار تھے۔ آپ کو سمحت پوٹین آئیں مگر آپ نے روزا فطارتہ فرمایا تھا  
اور اللہ کے دربار میں روزہ کی حالت میں حاضر ہو گئے تھے۔

**وصال** - حضرت سید باغ علی شاہ جون ۱۹۵۵ء کو وصال کر گئے تھے۔

**اولاد** - آپ کے صاحبزادے سید مظہر حسین، حضرت سید مولوی افتخار حسین، حضرت  
سید مہدی حسین بڑے عالم اور باکمال بزرگ ہیں۔ حضرت حاجی افتخار حسین ناضل  
یربلی شریف ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی حَبِیْبِ الْکَرِیْمِ  
 وَاللّٰهُ عَلَیْهِ وَالْاٰلُ وَدَبَارُکُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ ۝

## نزرت سید کرار حسین بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید کرار حسین بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال  
 برگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت سید کرار حسین بن حضرت سید محمد عارف  
 حضرت سید سلطان علی بن رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم، فاضل اور زاہد و  
 بد تھے۔ آپ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ دارالعلوم بریلی کے فارغ التحصیل  
 تھے۔ آپ کو علم تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ اور دیگر مسائل پر کامل عبور  
 حاصل تھا۔

آپ مقرر ساحر البیان تھے۔ آپ اپنے خطبات میں بڑے بڑے مسائل کو بڑے  
 بل انداز میں بیان فرماتے تھے۔ آپ قرآن العظیم کی بڑی کوچ دار اور سر ملی آواز  
 میں تلاوت فرماتے تھے۔ آپ کو ولانا روم، سعدی، حافظ اور علامہ اقبال  
 کے کلام یاد تھے جن کو وہ اپنی تفسیر کے دوران بڑے خوش کن انداز میں پڑھا  
 کرتے تھے۔ اس کے علاوہ تفسیر سورۃ یوسف از مولانا غلام رسول بھی یاد تھی۔  
 کو پڑھنے کا انداز بھی ان کا اپنا تھا۔ آپ جب کبھی اپنی مخصوص آواز میں  
 پڑھتے تھے، سامعین اس کو کسی بار دوبارہ پڑھنے کو کہتے اور بہت مخطوہ برتتے تھے۔

سید کرار حسین رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں آکر ضلع ساہیوال میں آباد ہوئے۔  
**وصال** جنوری ۱۹۶۶ء میں وصال کر گئے۔ ساہیوال کے ایک گاؤں میں مدفون ہیں۔  
**اولاد** ان کے صاحبزادے سید مدو علی شاہ ان کے صحیح جانشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین ؕ الصلوة والسلام علیک یا رسول الله صاحب  
الکونین مدنی المنیر اللہ و آلہ واصحابہ و اولیائہ و باریک وسلم علیہ ؕ

## حضرت سید احمد علی بن حضرت سید سلطان علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد علی بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کو فن پہلوانی میں کمال حاصل  
تھا۔ مرید ابراہیم ساکن موضع کوٹلہ بھن گڑھ حال چک عنہ گ بنے آپ کے  
اس فن کے بارے میں مجھے بہت کچھ بتایا تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ حضرت سید  
احمد علی بڑے عبادت گزار اور زاہد ولی اللہ تھے۔ آپ ہر وقت درود و وظائف  
میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے صابر، شاکر اور متوکل اور صاحب  
نسبت بزرگ تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا جن کو ان کے  
مریدین اکثر یاد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعاء اور بامروت بزرگ تھے  
ان کے صاحب زادے سید مروت علی شاہ صاحب آپ کے علوم اور کرامات  
کے بالکل حامل ہیں۔ آپ کو کشف قبور کا بہت علم ہے۔ آپ اس علم کے ذریعہ  
مردے سے باتیں کر لیتے ہیں۔

آپ کا وصال بروز بدھ دار مورخہ ۱۲ ربيع الثانی ۱۳۶۰ھ میں ہوا تھا۔ آپ  
مشائیاں شریف کے قبرستان میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحب زادے سید مروت علی، سید برکت علی، سید اصغر علی نیک لوگ ہیں۔  
سید مروت علی شاہ صاحب بہت بڑے طیب اور صاحب علم بزرگ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 ذَا لِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ۝

**حضرت سید تیغ علی شاہ بن حضرت سید خیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب یہ ہے، حضرت سید تیغ علی شاہ بن حضرت سید خیر علی شاہ بن حضرت سید بہادر علی شاہ بن حضرت سید افضل شاہ بن حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے متوکل، صابر اور شاکر تھے۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب نسبت اولیاء اللہ تھے۔ آپ کی دعاؤں سے ایک کثیر مخلوق نے استفادہ کیا تھا۔

آپ نے بروز سوموار مورخہ ۱۳۲۲ھ کو وصال فرمایا تھا۔  
**وصال** آپ قبرستان مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحب زاوے سید امداد علی رحمۃ اللہ علیہ اور سید بندہ شاہ  
**اولاد** بڑے عالم فاضل اور صالح بزرگ تھے۔ سید امداد علی شاہ صاحب بڑے صاحب نسبت اور بامردت بزرگ تھے۔ بہت سے لوگ ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھے جن کی آپ نے روحانی اور دینی تربیت فرمائی تھی۔ ان کے دین اور دنیا آخرت میں کامیاب ہوئے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
وَاٰلِهِمْ وَاصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیَائِهِمْ اَجْمَعِیْنَ ه

## حضرت سید سلطان علی شاہ بن حضرت سید علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سلطان علی شاہ بن حضرت سید علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید سلطان علی بن حضرت سید علی شاہ بن سید افضل شاہ بن حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید سلطان علی شاہ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے دادا حضرت سید افضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت سلطان علی شاہ کے حلقہ ارادت میں بہت سے جنات تھے۔ جو ان کی مجلس میں بیٹھ کر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ حضرت سلطان علی شاہ کی اولاد میں بھی بڑے بڑے عالم دین اور عامل بزرگ ہوئے ہیں۔ جن میں حضرت سید کرار حسین بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور ہیں۔ حضرت سید مروت علی شاہ صاحب بن سید احمد علی نے اعمال اور طب میں بہت بڑی مہارت پیدا کی ہوئی ہے۔

آپ نے ۱۶ صفر المظفر ۱۲۳۲ھ میں وصال پایا اور مثنیاں شریفہ میں دفن ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد عارف، حضرت سید نواب علی اولاد حضرت سید احمد علی بھی بڑے باکمال بزرگ تھے۔ ان اللہ والوں نے

تمام زندگی تبلیغ دین اسلام میں صرف کر دی تھی اور ہزاروں لوگوں نے آپ کے حلقہ ارادت میں شمولیت حاصل کر کے فلاح پائی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
 رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِیْمَ وَاصْحَابِهِمْ وَاَوْلِیَاۤیِهِمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ  
 اٰمِیْن

## حضرت سید زید حسین بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید زید حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب  
 اس طرح ہے۔ حضرت سید زید حسین بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید  
 محمد شاہ بن حضرت سید حمید شاہ بن حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ یعنی آپ  
 حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ساتویں پشت میں جا کر مل جاتے ہیں۔  
 حضرت سید زید حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش و نفع اور خوش مزاج بزرگ  
 تھے۔ آپ بڑے زاہد اور عابد تھے۔ حضرت سید زید حسین بڑے مستجاب الدعاء  
 بزرگ تھے۔ ہزاروں لوگ ان سے مستفید ہوئے تھے۔

آپ نے ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ کو وصال پایا۔

### وصال

آپ کے صاحبزادے حضرت سید حسین، حضرت سید انور حسین تھے اور

اولاد حضرت سید مخدوم حسین، حضرت سید علمدار حسین بڑے نیک،

عابد اور زاہد بزرگ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
الَّذِیْ بَعَثْتَ تَاْجِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاِلَیْهِ وَاَبَارِكُ وَسَلَامٌ عَلَیْهِ

حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید زبید شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ظاہرہ ولی اللہ تھے۔ آپ سے بے شمار  
کرامات کا ظہور ہوا تھا۔ ان کرامات کا ذکر اس رسالہ میں ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اس  
کے لئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔  
حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید احمد شاہ بن حضرت  
سید محمد شاہ بن حضرت سید حیدر علی شاہ بن حضرت بدر علی شاہ بن حضرت سید قمر شاہ  
رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ زید مشرب تھے۔ ایک عام آدمی آپ  
کو دیکھ کر اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ آپ اس قدر اعلیٰ روحانی مقام رکھتے ہیں۔  
آپ کی ایک کرامت کا ذکر بطور تبرکہ کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ موسم گرما میں حضرت شاہ بدر دیوان کا عرس مبارک تھا۔ حضرت  
غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عرس سے دوسرے یوم یعنی ۱۳ ربیع الاول کو مشانیاں  
شریف کے جوڑے سے پانی بطور دوا برائے ہر مرض کی شفا دیا کرتے تھے۔ مگر  
اس دفعہ جوڑے ٹوٹ گیا۔ پانی تقسیم کرنا ناممکن تھا۔ حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ  
علیہ نے اعلان کر دیا کہ ہم اس دفعہ ۱۴ ربیع الاول کو پانی تقسیم کریں گے۔  
اس طرح تمام مرید طالبین ایک دن کے لئے مشانیاں شریف رک گئے۔  
دوسرے پیران اعظام کے مریدین بھی رک گئے۔ بعض پر حضرت غلام جیلانی

لو ان کی غیر شرح حرکات پر تنقید کیا کرتے تھے۔ کہ اس جوہر کا پانی اپنے اندر لیا تاثیر رکھتا ہے، جس میں تمام قصبہ کے گندے نالے آکر گرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے آپ کے دوسرے اعمال مثلاً مرگی کا علاج اپنے حقہ کی راکھ اور عاب دہن سے کرتا ہے۔ یہ بھی مکروہ ہے۔ اس طرح کی اور باتیں کرتے تھے۔

۱۲ ربیع الاول کا ایوم ختم ہوا۔ بارش نہ ہوئی۔ حضرت سید غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت غلط ثابت ہونے کا اور کھانا اور لوگوں کا مذاق اور زیادہ بڑھ گیا۔ رات آہستہ آہستہ گزرتی رہی، کچھ بوقت ہو گیا۔ حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ٹھیک چار بجے بیدار ہوئے۔ ان سے عرض کی کہ حضرت صبح پانی تقسیم کرنا ہے۔ اور جوہر باکلی ختم ہے۔ نہ پانی گھبراؤ نہیں اللہ کار ساز ہے یک گھنٹہ اور گزر گیا۔

حضرت غلام جیلانی بیتاب ہو گئے۔ اللہ! اس قسم کی مصیبتوں اور موتوں کے کانٹا حضرت علی المرتضیٰ کے نام کی دوکانی دی۔ ان کے باعلی، یا علی، یا علی مدد کے پھرے مریدین، مہسایہ پیران اعظام نے بھی اپنے اپنے چند ماعتوں کے بعد بدل آئے اور برص شروت ہوئے۔ ان کی ریت اور پانی تالاب کے اوپر سے پانی بہ گیا۔

صبح کو حضرت غلام جیلانی اپنے سر پر سفید عمامہ پہن کر ہزاروں مریدین کے ساتھ تالاب پر آئے اور پانی تقسیم کرنا شروع کیا۔ پھر وہاں تک کہ انہیں جو پانی لے کر ان سے پانی لینے کے لئے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ سدا اور اتم خود پانی لو اور لوگوں کو تقسیم کرو۔ آپ حضرات تالاب میں گرے جا لے نالوں کو دیکھتے ہیں اور میں ان اولیاء اللہ کی قبروں کو دیکھتا ہوں جن کی قبروں پر سے بہہ تڑپاں اس جوہر میں گرتا ہے۔ یہی بات اس میں شفا یابی کا باعث ہے۔ پانی اس

تالاب میں گرتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک دلی اللہ کی قبر سے لیا ہوا پانی ہزاروں امراض روحانی اور جسمانی کا شافی علاج ہوتا ہے۔ مگر اس تالاب کے پانی میں ہزاروں اولیاء اللہ کی قبروں سے آیا ہوا پانی موجود ہے۔

حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں آکر جلوبوٹر پر آباد ہو گئے دیاں ہی آپ کا مزار ہے جو مرجع خاص و عام ہے۔ اس مزار کے متصل ایک کنواں ہے جس کا پانی ہر مرض کی دعا ہے۔ سائنس دانوں نے اس کنوئیں کے پانی کا تجزیہ کر کے نتیجہ دیا ہے کہ اس کنوئیں کے نزدیک گندھک کے ذخائر ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علاقہ کے دوسرے کنوؤں کے نزدیک گندھک کے ذخائر کیوں نہیں ہیں۔ بیگم پورہ میں ایک کنواں ہے۔ اس کو پورہ میں حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی ایک اینٹ ہے۔ اس کنوئیں کا پانی بھی باعث شفا برائے کلی امراض ہے۔ یہاں پر گندھک

کے ذخائر ہوں گے۔ چند سال ہوئے اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ جرمنی پر ایک پاکستانی نے ایک علاج مریضی کا علاج سادہ پانی پر الحمد شریف پڑ کر پھونک مار کر پلا یا اور وہ صحت یاب ہو گیا۔ حکومت جرمنی نے اس قسم کا پانی لے کر تجزیہ کیا کہ اس اللہ والے کی پھونک میں ایسے جراثیم ہیں جو امراض کے لئے اکیس ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ والوں کی نظر میں سب اکیس

حضرت غلام جیلانیؒ بروز منگل مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ

**وصال**

آپ کا مزار جلوبوٹر کے نزدیک مرجع خاص و عام

حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سید امانت

**اولاد**

سید شاہ علی، سید ارشد حسین المعروف جتی شاہ بڑے صاحب نبد

اور صالح انسان ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين الصلوة والسلام عليك يا رسول الله  
لذي جعلك خاتم الانبياء والمرسلين وآله وبارك وسلم عليه

**حضرت سید محمد شریف بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ ایک باعمل اور صاحب نسبت بزرگ  
تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اسی طرح ہے۔ حضرت سید محمد شریف بن حضرت سید  
عظمت علی بن حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید امام بخش بن حضرت سید  
فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید محمد شریف بڑے عابد اور زاہد ولی اللہ تھے۔ آپ ہر وقت  
عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب  
علم بزرگ تھے۔ آپ بڑے صاحب مروت، متوکل، صابر اور شاکر ولی اللہ  
میں سے تھے۔

حضرت سید محمد شریف بڑے خوش وضع، خوش لباس اور خوش گفتار  
بزرگ تھے، آپ ہر ایک عزیز اور رشتہ دار کے ساتھ بڑی مروت سے پیش  
آتے تھے۔ علم تصوف اور فارسی زبان کے بہت بڑے عالم تھے۔

**وصال** | آپ کا وصال بروز ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء کو ہوا تھا، آپ موضع چھپر والی  
ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہوئے تھے۔ اللہ آپ پر رحمت کرے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے سید اختر حسین بڑے خوش خلق اور صاحب  
کردار، عابد اور نیک انسان ہیں۔ خدا سے خوش رکھے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلْقَلُوْةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ جَعَلْتَ تَاجَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرَّسُوْلِیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وِبَارِكٌ وَسَلْمٌ عَلَیْهِ ؕ

## حضرت سید محسن علی شاہ بن حضرت سید کرامت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محسن علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور فاضل بزرگ تھے۔ آپ کو عربی اور  
فدوسی پر مکمل عبور تھا۔ سعدی شیرازی، مولانا روم، حافظ شیرازی، عطار کا کلام بہت  
یاد تھا۔ آپ اکثر اپنے کلام میں انہی لوگوں کا کلام پیش کر کے دلیل دیتے تھے۔  
سید محسن علی شاہ علیہ الرحمۃ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید محسن علی شاہ  
حضرت سید کرامت علی شاہ بن حضرت سید احمد علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن  
قبر شاہ بن سید بدر شاہ بن سید حیدر علی شاہ بن سید بدر علی شاہ بن سید باقر شاہ  
سید محسن علی شاہ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید کرامت  
علی شاہ اور بھائی خورشید عالم سے کی تھی جو ایک بہت بڑے عالم اور صوفی بزرگ تھے۔  
حضرت سید محسن علی شاہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت عبادت اور یاد  
میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور صاحب کردار بزرگ  
بڑے متواضع، شاکر اور متواضع دلی اللہ تھے۔

آپ کا وصال ۱۹۴۵ء کو ہوا تھا۔ آپ چک نمبر ۵۲ ضلع  
**وصال** ساہیوال میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید عبدالغفور، سید محمد شاہ، سید احمد شاہ بہت  
**اولاد** اور صالح انسان ہیں۔ سید ظفر حسین عمر صبر ہر اذیت ہو گئے تھے جو ایک  
اور صاحب مردت انسان تھے ان کا صاحبزادہ سید شمس الدین نیک اطوار اور صالح انسان ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علیک یا رسول الله وعلیک  
وعلیک واولیائک یا سیدی یا حبیب الله وبارک وسلم علیہ

**مرتب سید خورشید عالم بن حضرت سید کرامت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید خورشید عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علوم ظاہری اور  
باطنی اپنے والد حضرت سید کرامت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے تھے۔ آپ کا شجرہ  
بہ اس طرح ہے۔ حضرت سید خورشید عالم بن حضرت سید کرامت علی شاہ بن حضرت سید  
علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید بدر شاہ بن سید حمید علی شاہ بن سید بدر علی  
بن باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید خورشید عالم رحمۃ اللہ علیہ بڑے اعلیٰ درجہ کے طبیب تھے۔ عوام انہیں  
علاج مفت کرتے تھے۔ آپ نے ہزاروں لوگوں کو نئی زندگی عطا فرمائی تھی۔ آپ  
بہت بڑے طبیب اور مسکد توحید کے بہت بڑے عالم اور مناظر تھے۔ آپ نے توحید  
در رسالت کا درس ایک لمبے عرصہ تک دیا تھا اور ہزاروں لوگوں کو زبور ایمان سے  
راستہ فرمایا تھا۔

آپ نے ۲۸ نومبر ۱۹۶۶ء میں وصال ہوا۔ قبرستان حضرت شاہ کمال میں  
**وصال** مدفون ہیں۔

آپ کا صاحب زادہ سید خورشید عالم بہت نیک اور صاحب مروت انسان  
**اولاد** تھا جو اپنے عزیز واقارب سے بڑی محبت اور مروت سے پیش آتا تھا  
ان کا انتقال کچھ عرصہ ہوا ہو گیا ہے۔ سید خورشید عالم کے صاحبزادے سید ظہیر حسین اور  
سید حسین بڑے لائق اور نیک لوگ ہیں۔ سید زاہد حسین، سید اعجاز حسین بھی اچھے لوگ ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الحمد لله رب العالمين ؕ الصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين  
والعاقبة للمتقين ؕ واليه واصحابه وبارك وسلم عليه ؕ

**حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید غصنفر علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید غصنفر علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور فاضل  
بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید  
غصنفر علی شاہ بن حضرت سید آداد علی بن حضرت سید تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ ؕ

حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے سچے شاگرد  
تھے۔ آپ مرثیہ امام مظلوم شہید کرب و بلا بڑے سوز اور درد سے پڑھا کرتے  
تھے۔ آواز میں بہت لاج اور گونج تھی۔ مجھے یاد ہے کہ تقسیم ہند کے وقت جہڑ  
رات ہم نے مثنائیاں شریف گو الوداع کہا تھا۔ آپ نے ایک مرثیہ مجھ کو پڑھا۔ یہ شب  
بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ پڑھا تھا اور مجمع کو گریٹ کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ شب  
ہجرت ہمارے لئے قیامت صغریٰ تھی۔ کسی کو کسی کے زندہ رہنے اور بچنے  
کی توقع نہ تھی ہم ایک دوسرے سے اس طرح گلے مل کر جدا ہو رہے تھے کہ اب  
قیامت کو محشر کے میدان میں دوبارہ مل سکیں گے۔ اس وقت آپ نے مرثیہ  
”شاہ حسینا دس مدینے کر بلا نہ جا“ پڑھا تھا اور سب کو تر پائیا تھا۔

آپ کا وصال مورخہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ میں بروز پیر ہوا تھا۔  
**وصال** اور چک نمبر ۱ کھوکھیاں خورد ضلع شیخوپورہ میں دفن ہوئے۔  
آپ کی اولاد چک نمبر ۱ کھوکھیاں میں رہائش پذیر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی اَفْضَلِ الْاَنْبِیاءِ  
 الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلِیَائِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ

## حضرت سید برکت علی شاہ بن حضرت سید عظمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید برکت علی شاہ صاحب بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ نے تمام عمر  
 بلوغ دین میں صرف کر دی تھی۔ آپ ساری رات کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور  
 رُود و ظالمت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت  
 سید برکت علی بن حضرت سید عظمت علی بن حضرت سید مہر علی بن حضرت سید احمد علی بن  
 حضرت سید پرنچیش بن حضرت سید محمد علی شاہ بن حضرت سید افضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت سید برکت علی شاہ صاحب بڑے نیک اور صالح بزرگ تھے۔ آپ  
 چھوٹی عمر میں تعلیم پورے کئے۔ اس لئے اپنے والد صاحب سے تعلیم حاصل نہ کر  
 سکے۔ پھر بھی آپ سے مشائخ شریف کے زیرِ اہم سے قرآن کے قریباً پڑھنے سے  
 تھے بہت سا علم حاصل کر لیا تھا۔ آپ ہر دینی مسئلہ کی حقیقت اور نوعیت کو بیان  
 کرنے کا پورا پورا علم رکھتے تھے۔

آپ کا وصال اکتوبر ۱۹۸۰ء میں ہوا تھا۔ راج گڑھ لاہور  
**وصال** میں دفن ہیں۔

آپ کی نسل سید شفقت علی، سید یوسف علی، سید بشارت علی شاہ  
**اولاد** سے جاری ہے۔ سید یوسف علی نے ۱۹۶۹ء میں وصال کیا تھا  
 اور قبرستان راج گڑھ میں دفن ہیں۔ ان کے صاحب زادے بہت نیک اور  
 صاحب علم ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علیک یا رسول الله  
والیک واصحابک یا حبیب الله

## حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید بڑھے شاہ رحمۃ اللہ

حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید بڑھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس  
طرح ہے حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید بڑھے شاہ بن حضرت سید بہادر علی  
بن حضرت سید غلام قادر بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ  
آپ بہت عرصہ تک دربار حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے انچام  
رہے تھے۔ تحقیقات چشتیہ کی رسوائے زمانہ کتاب کے مصنف نے آپ سے شجرہ  
مانگا تھا جو آپ نے مہیا کر دیا۔ وہ صحیح اور درست شجرہ کتاب تحقیقات چشتیہ  
درج ہے مگر کتاب کے مصنف نے بغیر تحقیق اور تصدیق کے ایک نامعلوم  
درزی کی روایت بھی لکھ دی۔ اس طرح اور بہت سے من گھڑت اور سنی سنا  
باتوں کو کتاب میں درج کر کے اپنا اور کتاب کا سلیانا س کر والیا۔ یعنی جو مولہ  
گرو نانک صاحب کو ایک ہندو عورت میں تحلیل کروا کر اسے ایک بچہ کی  
صورت میں پیدا کر کے ایک نئے مذہب کا بانی بنا سکتا ہے، وہ خدا جانے  
اس قسم کے غلط اور بھڑے قصے اپنی کتاب میں، اپنی جھوٹی شہرت اور لوڈ  
سے روپیہ بٹورنے کے لئے لکھ گیا ہوگا۔ اسے چاہئے تھا کہ خود تحقیق  
کرتا کہ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے کتنے بیٹے، کتنے پوتے ہوتے ہیں جو  
وقت کے ذی شان اور ذی وقار بزرگ تھے۔ اور پنجاب کے لوگوں نے ان  
سے کس قدر محبت اور عقیدت کا اظہار کیا تھا۔ اس کے علاوہ پورے ہندوستان

کے صاحبِ شرف اور فضیلت خاندانوں نے محض اپنی نسبت ساداتِ مثنائیاں سے قائم کرنے کے لئے اپنی نیک اور صالح بچیوں کے رشتے ان کو دیتے تھے۔

ان میں ساداتِ نفل، راجپوت کے اعلیٰ اور سرکردہ خاندان شامل ہیں۔

یہ کتنی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک منافق نے محض اپنی نظرت سے مجبور ہو کر روایت کر دی اور مولف کتاب "تحقیقاتِ چشتیہ" نے اسے اپنی کتاب میں اس دروغ بیانی کو زینت بنا دیا۔ حالانکہ اس درزی کا خاندان (اگر میرا قیافہ اس شخص پر درست ہے اور یقیناً درست ہے) صدیوں سے ہمارا عقیدت مند شمار ہوتا رہا ہے۔

یہی دعا ہے کہ اللہ اس منافق کو اس دنیا میں اور آخرت میں رسوا کرے۔ اس نے بہت سے سادات اور ان کے عقیدتمندوں کا دل دکھایا ہے۔ یہ عقیدتمندوں کی رحمت اللہ علیہ کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے شجرہ کی طباعت میں دلچسپی لی تھی۔ انہوں نے اپنی توجہ فرمائی۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

آپ نے ۱۳۱۵ھ میں "صال" کے بارے میں فرمایا تھا۔

## صال

حضرت سید غلام حیدر بنی رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحبزادے بڑے

نیک ریت، عابد اور زاہد تھے۔ حضرت سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

کے قبضہ میں ایک جنات کی قوم تھی۔ جو ان کو درس تو حید اور اسلام دیا کرتے

تھے۔ ان کے پوتے سید محی حفیظ رحمۃ اللہ علیہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس بڑے پیر کا

اور متقی انسان تھے۔ ملازمت کے دوران آپ اپنے باورچی سے کہا تھا کہ

کر کھاتے۔ کسی سے پانی کا گلاس بھی نہ پیتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین  
والہ واصحابہ واولیائہ وبارک وسلم علیہ

## حضرت سید باقر شاہ بن حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔  
آپ نے اپنے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ  
سے کی تھی جو بہت بڑے عالم فاضل اور ولی اللہ تھے۔

حضرت سید باقر شاہ بڑے عالم فاضل اور ولی اللہ تھے۔ آپ ہر وقت  
درود و وظائف میں مصروف رہ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ قصیدہ غوثیہ  
اور مناجات در مناجات حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے عشق اور  
محبت کے جذبہ میں ڈوب کر پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب نسبت  
بزرگ تھے۔ آپ بڑے متوکل، شاکر اور صابر تھے۔

آپ نے ۱۵ رجب المرجب ۱۱۴۵ھ میں دھال پایا اور قبرستان  
مثنیاں شریف میں دفن ہوئے۔

**وصال**

آپ کے صاحب زادے حضرت سید بدر علی المعروف بدار شاہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید افضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ  
عالم اور صالح بزرگ تھے۔

**اولاد**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ  
 اَلَيْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا عَجِیْبُ اللّٰهُ

حضرت سید وارث علی شاہ بن حضرت سید غلام قادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے  
 علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید غلام قادر سے کی تھی خود بڑے عامل  
 اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید وارث علی بن  
 حضرت سید غلام قادر بن حضرت سید کرم علی بن حضرت سید امام بخش بن حضرت  
 سید افضل شاہ بن حضرت سید عظیم شاہ بن حضرت سید بدر علی عرف بڑے شاہ بن  
 حضرت سید باقر شاہ ع۔ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید وارث علی شاہ بڑے قیامت شناس بزرگ تھے۔ ایک دفعہ حضرت سید محمد  
 اشرف بن حضرت سید محمد شاہ اولاد کی خریدی سے مایوس ہو کر ایک سکھ جو تیشی کو اس باڑے میں  
 اپنا گتھ دکھا رہے تھے اتفاق سے سید وارث علی آگئے آپ نے فرمایا بھائی صاحب مایوس نہ  
 ہوں۔ پانچ اولادیں ہوں گی اور ان میں سے کچھ صاحب اولادوں کی سید محمد اشرف نے فرمایا  
 کہ جاؤ شاہ صاحب یہ کسی طرح ہوگا حضرت وارث علی نے فرمایا کہ اس جو تیشی سے تصدیق کر لو  
 اُس جو تیشی نے اس کی تصدیق کر دی۔ بعد میں حضرت سید محمد اشرف نے دوسری شاہی کسری  
 اس بی بی سے اور پہلی بی بی سے بھی اولاد ہوئی ہے تقسیم ہند سے بہت پہلے یعنی فروری  
 ۱۹۴۷ء میں آپ ہجرت کر کے سیالپور تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے دیگر بزرگوں کو بھی تیرا  
 کر جانے کے بارے میں کہہ گئے۔ ایسا ہی ہوا سید وارث علی بڑے عابد اور زاہد اور صاحب علم بزرگ تھے  
 وصال۔ آپ کا وصال ۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کو ہوا ہے اور اپنے چیل میں دفن ہیں  
 اولاد۔ آپ کے صاحب زادے حضرت سید مالک حسین بھی بڑے نیک اور عابد انسان ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول  
الله وآلک وَاَصْحَابک یا سیدی یا حبیب الله

حضرت سید محمد چراغ بن حضرت سید ابودے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد چراغ بن حضرت سید ابودے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم  
فاضل اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ کو علم طب میں بڑی مہارت تھی۔ آپ لوگوں  
کا مفت علاج کرتے تھے اور دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے تھے۔ اس وجہ سے  
بے شمار لاعلاج مریض اپنی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات حاصل کر کے  
دین اور دنیا میں سرخرو ہوتے تھے۔

آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد چراغ بن حضرت سید بزرگ ثنی  
المعروف ابودے شاہ بن حضرت سید علی المعروف حمایت علی بن حضرت سید فیض علی  
بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید سیف علی بن حضرت سید مشک علی بن  
حضرت سید ناصر علی بن حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت سید محمد چراغ شاہ صاحب کو ان کے ایک مرید حضرت سید بہاؤ الدین  
ساکن چک بازید نے حضرت سید حسین بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی صلوح حیات  
کے بارے میں ۱۲۸۴ھ میں ایک قلمی نسخہ "اسمعی" اذکار الابرارہ" فارسی میں لکھ کر  
دیا تھا جس کی نقل راقم کے پاس موجود ہے۔ یہ رسالہ حضرت شاہ بدر اور ان کی  
اولاد پاک کے بارے میں ایک ہمیشہ قیمت خزانہ ہے۔

وصال۔ آپ ۱۳۳۸ھ میں وصال کر گئے تھے اور قبرستان مشائخ شریفین میں دفن بھی  
اولاد۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔

## باب چہارم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ  
اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا خَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ

## حضرت سید عبد النبی بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عبد النبی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال عالم دین اور کامل ولی اللہ  
تھے۔ آپ قدوۃ السالکین حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے  
حضرت شاہ علی صابر کے صاحبزادے اور حضرت سید عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ  
کے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ نے اپنے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد اور اہل خانہ سے  
کی تھی آپ میں انتظامی امور اور بندوبست کی بہت تیز قابلیت تھی۔  
آپ کے والد کے بعد لنگر خانہ کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ آپ اپنے بھائی  
حضرت شاہ عبد الشکور کی عدم موجودگی میں طالبین اور سالکین کو درس ادا  
اور اسلام دیا کرتے تھے۔

آپ نے بڑی لمبی عمر پائی تھی۔ زندگی کے آخری حصہ میں آپ نے سیرت  
عبادت اور ریاضت فرمائی تھی۔

آپ کا وصال شعبان ۱۰۹۰ھ میں ہوا تھا۔ قبرستان شالیانہ میں  
وصال میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید انوار اللہ، حضرت سید شاہ جہاں  
سید شاہ عنایت، حضرت سید رفیق علی، حضرت سید تاج الدین  
باکمال بزرگ اور ولی اللہ تھے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِكَ ذَا صِحَابِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

**حضرت سید شاہ عنایت بن حضرت سید عبد النبی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید شاہ عنایت بہت ہی باکمال بزرگ تھے۔ بڑے زاہد اور عابد  
تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔ ان سے بے شمار بیمار اور دکھی انسانوں  
کو فائدہ پہنچا تھا۔ ان کی دعا سے ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماری جاتی رہتی تھی۔  
حضرت سید شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم اور فاضل بھی تھے۔  
اپنے سالکین اور طالبین کو نیک اعمال اور صالح افعال کرنے کی ہر وقت تلقین  
فرمایا کرتے تھے۔ آپ بڑے خوش لباس اور خدا ترس بزرگ تھے۔

آپ کا وصال بروز ہفتہ ۱۵ رجب المرجب ۱۱۰۸ھ میں ہوا تھا اور  
**وصال** قبرستان مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل  
**اولاد** اور عالم و فاضل بزرگ تھے۔ آپ نے تمام زندگی تبلیغ اسلام میں صرف  
کردی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَبَارِكْ  
 وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ه

## حضرت سید روادار علی شاہ عرف لار شاہ بن حضرت سید علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید روادار علی شاہ عرف لار شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے ذلی کامل اور فاضل  
 بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ یعنی حضرت سید روادار علی شاہ بن  
 حضرت سید علی شاہ بن حضرت سید جیون شاہ بن حضرت سید میراں بخش بن حضرت  
 سید قمبر شاہ بن حضرت سید شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید روادار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے  
 والد اور دادا سے حاصل کیا تھا جو خود بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ بڑے  
 زاہد اور عابد اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ہر وقت اللہ کی یاد میں مصروف رہتے  
 تھے۔ کسی خاص وجہ کے بغیر گھر سے باہر نہیں جاتے تھے۔

آپ کا وصال بروز اتوار ۱۲ شوال ۱۲۰۷ھ میں ہوا تھا اور مثنیاں  
**وصال** شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید امداد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا  
**اولاد** مشن جاری رکھا، جو خود بھی صاحبِ رادت ذلی اللہ تھے۔ بیت  
 سے لوگ ان کے حلقہ رادت میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنی دنیا اور آخرت  
 میں کبدائی اور میلی جمع کی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هِیَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَا لِكَ دَاصِحَابِكَ یَا نُورَ مِیْنِ نُورِ  
 اللّٰهِ

حضرت سید برکت علی شاہ بن حضرت سید امداد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید برکت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب بصیرت بزرگ تھے۔ آپ  
 کا شجرہ نسب اس طرح سے ہے حضرت سید برکت علی شاہ بن حضرت سید امداد علی  
 شاہ بن حضرت ردا دار علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید برکت علی شاہ صاحب بڑے عالم باعمل تھے۔ آپ بہت  
 اچھے طبیب تھے۔ غریب اور نادار بیماروں کا مفت علاج کرتے تھے۔

آپ بہت خوش وضع اور خوش لباس بزرگ تھے۔ اپنے اور غیروں سے  
 بڑے محبت اور پیار سے پیش آتے تھے مجھے ان کے چند عقیدت مندوں سے  
 ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جو حضرت جی کو بہت ہی خدارسیدہ بزرگ بیان کر کے  
 ان سے کئی کرامات کا ظہور بیان کرتے تھے۔

۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو آپ کا دصال ہوا تھا۔ اور چک نمبر ۵۶  
 وصال عارف والائیں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید شفقت حسین، سید جماعت علی رضا  
 سید محمد حسین، سید طاہر حسین، سید مبارک حسین بڑے نیک

اور سچے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ  
 عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ  
 یَارِکْ وَ سَلِّمْ

**حضرت سید بقاؒ باللہ بن حضرت سید عبد اللہ بنی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید بقاؒ باللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور خدا رسیدہ  
 بزرگ تھے۔ آپ نے علم حاصل کیا اور باطنی اپنے والد حضرت سید عبد اللہ بنی  
 رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔

حضرت سید بقاؒ باللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعاء اور سید زبان  
 تھے۔ آپ کی دعائیں دربار خداوندی میں بہت مقبول ہوتی تھیں۔ اس  
 وجہ سے بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں منسلک ہو گئے تھے۔  
**وصال** حضرت سید بقاؒ باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال، محرم الحرام ۱۱۱۱ھ  
 میں ہو گیا تھا اور مشائخ تریف میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** آپ کے صاحبزادے سید برشا و سید شہاب شاہ اور سید جہان شاہ  
 تھے۔ سید امین شاہ بھی عادل اور عالم اور لیا راندھے۔ ان سے پیش  
 کرمات اور فتیحات و واقعات ظاہر ہوئے تھے جن کا ذکر ایک علیحدہ  
 کتاب میں کیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآوَلِیَائِهِ  
 وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ ه

**حضرت سید محمد حسن بن حضرت سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ بڑے علم  
 اور کامل تھے۔ بہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ  
 کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید محمد حسن بن حضرت سید سبحان علی  
 بن حضرت سید عیاض علی بن حضرت سید بدر علی شاہ بن حضرت سید بدر  
 رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحبِ شاکر اور متوکل بزرگ  
 تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحبِ فیض ولی اللہ تھے۔  
 آپ کا وصال بروز پیر مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء میں ہوا۔ آپ  
 وصال | مشائخ شریف میں مدفون ہیں۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید غلام حیدر، حضرت سید  
 اولاد | حضرت سید تصویر احمد، حضرت سید نذیر احمد، حضرت  
 بشیر احمد بڑے نیک اور صالح بزرگ ہیں۔ سید غلام حیدر شاہ صاحب  
 بڑے عالم اور فاضل بزرگ ہیں۔ بہت سے لوگ ان کے حلقہ ارادہ  
 میں شامل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا دَسَدَلَ اللّٰهِ وَ اَیُّكَ وَ اصْحَابِیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

**حضرت سید شاہ چراغ بن حضرت سید عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید شاہ چراغ بن حضرت سید عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم  
 فاضل بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید عبد الباقی  
 رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا جو خود بہت بڑے عالم حدیث اور فقہ  
 کے عالم تھے۔

حضرت سید شاہ چراغ رحمۃ اللہ علیہ بڑے سخی اور صاحب سزوت  
 بزرگ تھے۔ آپ بہت عزت پسند تھے اور یہ وقت عبادت میں مصروف  
 رہتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور ولی کامل تھے۔

آپ کا حال بروز پروردارہ ۵ ربیع الثانی ۱۰۳۰ھ میں ہوا تھا  
**وصال** اور منائیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** آپ کے صاحبزادے حضرت سید اصغر علی شاہ اور سید بہاؤ اللہ شہید  
 بہت بڑے عالم اور ولی اللہ تھے۔ حضرت سید بہاؤ اللہ رحمۃ اللہ  
 بڑے عابد اور زاہد، نیک سیرت اور نموش اطوار بزرگ تھے۔ آپ سے  
 بے شمار کرامات ظاہر ہوئی ہیں جن کا ذکر ایک علیحدہ کتاب میں لیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
یَا دَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَ لِّكَ وَ اصْحَابِكَ یَا غَیْبِ اللّٰهِ ۝

حضرت سید جمیون شاہ<sup>رحم</sup> بن حضرت سید میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید جمیون شاہ<sup>رحم</sup> بن حضرت سید میاں محمد<sup>رحم</sup> بڑے عابد اور زاہد بزرگ  
تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بات کرنے کا فن عطا کیا ہوا تھا۔ جب بھی کوئی  
بات کرتے تو اسے بڑے موثر اور مدلل طریقے سے بیان کرتے تھے۔ بڑے  
مجلسی قسم کے بزرگ تھے۔ اپنے دوستوں اور اقرباء سے بڑی محبت اور  
شفقت سے پیش آتے تھے۔

حضرت سید جمیون شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش لباس، خوش وضع بزرگ  
تھے۔ آپ اعلیٰ اخلاق اور کردار کے مالک تھے۔ اس وجہ سے ہر ایک ان سے  
محبت اور عقیدت سے پیش آتا تھا۔ آپ بڑے صاحب علم اور علم دوست  
بزرگ تھے۔ بڑے صابر اور شاکر تھے۔ آپ بڑے متمول اور فصاحت پسند ولی اللہ  
آپ جولائی ۱۹۶۴ء میں دھال کر گئے تھے۔ آپ کو قبرستان مٹانیاں  
وصال شریف میں دفن کیا گیا تھا۔

آپ کی اولاد میں سید محمد شاہ<sup>رحم</sup> اور سید مبارک شاہ بڑے عبادت گزار  
اولاد اور نیک بزرگ ہیں۔ سید محمد شاہ<sup>رحم</sup> جون ۱۹۶۲ء میں دھال کر گئے تھے  
ان کے صاحب زادے سید محمد سرور، سید نثار حسین، سید ریاض حسین، سید شاہ حسین  
بڑے نیک اور دیندار انسان ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا  
 سَوْدِ اللّٰهِ وَ اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ وَ اَوْلِیَائِکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ  
 " وَ بَارَکَ وَ سَلَمَ "

## حضرت سید بدر بخش بن حضرت سید بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید بدر بخش بن حضرت بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ  
 نے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ  
 سے حاصل کیا تھا جو ایک خدارسیدہ اور ولی کامل بزرگ تھے۔

حضرت سید بدر بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دادا حضرت سید شاہ چراغ  
 رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔ آپ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔  
 ہمیشہ رات کو بیدار رہ کر مصروف عبادت رہتے تھے۔

آپ کا وصال مورخہ ۳ شوال ۱۲۴۵ھ بروز جمعرات ہوا تھا۔

## وصال

آپ کی نسل حضرت سید قمر شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید الف شاہ  
 اولاد رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے۔ ان میں بڑے بڑے اہل کمال اولیاء اللہ  
 ہوئے ہیں جن سے خلق خدا نے بہت فیض پایا تھا۔ سید قمر شاہ بن سید  
 بدر بخش بڑے صاحب نسبت اور بامزدت بزرگ تھے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا دَسُّوْلَ اللّٰهِ وَ اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ وَ اَوْلِیَاکَ  
 عِبَّیْبَ اللّٰهِ

حضرت سید محمد شریف بن حضرت سید اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ  
 نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد شریف بن حضرت سید اکبر علی شاہ بن حضرت  
 سید سندھ شاہ بن حضرت سید الف شاہ بن حضرت سید بدر بخش رحمۃ اللہ  
 علیہ

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی فیض حضرت سید اکبر علی  
 رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے  
 تھے۔ آپ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا احترام اس قدر زیادہ کرتے تھے  
 کہ آپ شانیاں شریف میں پاؤں سے ننگے چلتے تھے اور دربار حضرت شاہ بدر  
 دیوان میں ہر وقت مصروف عبادت اور ریاضت رہتے تھے۔

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے متوکل، کم گو، خلیق اور  
 صاحب مروت بزرگ تھے۔

حضرت سید محمد شریف ۱۵ نومبر ۱۹۸۱ء میں وصال فرم گئے۔

آپ کے صاحبزادے سید اللہ دستار سید شتاق حسین، سید محمد  
 اولاد اور سید آفتاب حسین بڑے نیک اور پارسا ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علیک یا رسول

نہ وآلک وصحابک یا سیدی یا قریب خلق اللہ

حضرت سید محمد اسلم شاہ بن حضرت سید اکبر علی ثناء و رحمت اللہ علیہ

حضرت سید محمد اسلم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑی زکیہ طبیعت کے مالک تھے ہر وقت

دست احباب کی محفل میں بیٹھے رہتے تھے ان سے بڑی بے انتہائی محبت و احترام کے ساتھ

ان کے حلقہ احباب میں اکثر لوگ بڑی شگفتہ طبیعت کے مالک ہوتے جو ان سے اکثر

بہسی اور مداح میں مصروف رہتے سید محمد اسلم ان کے ساتھ بڑی دوستی اور محبت

سوس کرتے تھے اکثر ان اور بڑی بڑی گالیاں بھی دیتے تھے ان کے گلوں ان کی

گالیاں سن کر ہر وقت ہنسی ہوتی تھی اور آپ کو بالکل خیال نہ ہوتا تھا کہ ان سے

سے پانچ گنا مشہور تھا ہمیشہ وہی باتیں سنا کر رہتے جو ان کے ساتھ گھبراہٹ

تھے ایک دفعہ وہم تشک تھا ان کو نہیں ہوئی تھی شاہزادہ صاحب نے ان سے

مشورہ کر کے انہیں ایک درخت سے لٹکا دیا وہ ظاہر ہے کہ ان سے بڑی ہمت

کہتے کہ سب سے بڑی باتیں ہوگی جو بالکل آپ کو از او نہیں کریں گے اور اس وقت

باہر آئے اور خوب ہنسنے شروع ہو گئے اور تپ جاکر شاہزادہ صاحب کے ہونٹوں

انہیں دخت سے کھول دیئے یہی عادت تھی کہ وہ کانا اور کھانا ان کی ایک وقت

مقررہ پر جاکر بیٹھ جاتے اور اچھا اچھا کی باتیں کرتے بیٹھے

کی آمد اور نشست کو خیر و نیکت کا موجب سمجھتے تھے

وصالی آپ کا جمال بھی ایک کرامت تھا یعنی آپ سب مالوں اور کھانوں اور پھولوں

کر کے لاہور آئے اور دوسرے دن بھی وہاں کر گئے اور چلے حضرت شاہزادہ ایمان لاہور میں تھے

اولاد آپ کے صاحبزادے سید عشرت علی سید صفت علی سید قاسم حسین سید انور حسین ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ وَاٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَوْلِیَاكَ مِیَّا تُوْرَمِنْ  
نُوْرِ اللّٰهِ ۝

**حضرت سید سالار حسین بن حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید سالار حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل اور عامل بزرگ تھے۔  
دینی مسائل کا بڑا وسیع علم رکھتے تھے۔ محض مخلوق خدا کی خدمت کے لئے  
طب کا شغل رکھا ہوا تھا اور اپنی لاجواب تشخیص اور تجربہ سے بہت سے  
لا علاج مراضیوں کا علاج کر کے ان کو دوبارہ زندگی مہیا کی تھی آپ آریوڈیک  
فارمیسی کے سند یافتہ طبیب تھے۔

حضرت سید سالار حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے دانا، خلیق اور عزت پسند تھے  
آپ کے عزیز و اقارب آپ کی دانا فی اور سخاوت کے بڑے مداح تھے۔  
آپ کا وصال ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء میں ہوا تھا اور چلہ شاہ بدر دیوڑ  
لاہور میں دفن ہیں۔

**اولاد** آپ کے صاحبزادے حاجی سید افتخار حسین بہت نیک اور زا  
عابد بزرگ تھے اور دوسرے صاحبزادے سید اختیار حسین بڑے  
صاحبِ مروت اور دردمند دل کے مالک اور نیک بزرگ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِی  
 یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ یَا سَیِّدِی یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ؕ

**حضرت سید احمد علی المعروف والمشہور پیر صاحب بن حضرت سید نور شاہ**

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل اور کامل بزرگ تھے۔ آپ کا شیخہ  
 نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید احمد علی بن حضرت سید نور شاہ بن حضرت سید میراں بخش  
 بن حضرت امیر شاہ بن حضرت سید کریم شاہ بن حضرت حجت علی شاہ بن حضرت  
 سید روشن علی شاہ بن حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال طبیب اور ولی اللہ تھے۔  
 اس لئے آپ پیر صاحب کے نام سے زیادہ مشہور ہو گئے تھے۔ آپ غربا اور  
 مساکین کا علاج مفت کرتے تھے۔ اور بے شمار لوگوں کی روحانی اور جسمانی بیماریوں  
 کا علاج اپنی دعاؤں اور دواؤں سے فرماتے تھے۔

حضرت سید احمد علی علیہ الرحمۃ کا یہ کارنامہ ہے کہ آپ نے اپنے مقدمہ  
 کے نتیجہ میں ہزاروں ایڈیٹرز اراضی سادات اور ام اولاد شاہ بدردیوان کے ناموں  
 منتقل کروادی تھی ورنہ انہی مشائخاں شریف ایک معانی یا اوقات کی تسلسل میں تھانہ  
 حضرت شامیر کے نام تھی۔ یہی ارضی پاکستان میں اولاد شاہ بدردیوان کی صورت میں  
 مل گئی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اولاد شاہ بدردیوان کی مشغلات فاسانہ تھائی۔ یہی دلیل آپ کے ولی کامل  
 ہونے کی ہے کہ آپ کو بہت عرصہ پہلے اس واقعہ کا علم ہو گیا تھا۔

**وصال۔** آپ کا وصال بروز منگل مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء کو ہوا تھا۔  
**اولاد۔** آپ کی اولاد نہ تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ  
بَعَثْتَ افْطَارَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِلٰهِ رِبَارِكَ وَ سَلَمٌ

حضرت سید محمد علی شاہ بن حضرت سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت محمد علی شاہ نمبر وار بڑے با حال  
بزرگ گائے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد علی بن حضرت سید سبحان علی بن  
حضرت حضرت سید محمد علی بن حضرت سید محمد علی بن سید محمد علی بن سید غلام محمد بن  
سید غلام شاہ بن سید غلام رضا بن سید شاہ نور۔

حضرت سید محمد علی شاہ بڑے فہم اور مہر و کل بزرگ تھے۔ آپ کو انتظامی امور میں  
حصہ لینے کا بہت شوق تھا۔ چند مشائخ شریفین میں ہو بھی اصل جسے تحریک شریفین  
آپ اس میں بڑی سرگرمی میں حصہ لیتے۔ ایک دفعہ ایک قریب قرمتان مشائخ شریفین  
کے احترام و حفاظت کے نام سے شروع ہوئی۔ آپ نے قرمتان کے مردوں  
عدت قائم کر کے یہ قول اللہ کی تیر چہرہ کو پھرنے کا حکم دیا اور  
اور عرصہ تک اس پر عمل کر کے قرمتان میں دفعت نکوائے گئے تھے۔ اس  
طرح مجھ سے پہلے قرمتان مشائخ شریفین میں ہارون اولیاء اللہ کی فضیلت اور احترام  
اعراف حضرت سید محمد علی شاہ کو سوا تھا۔

روایت ہے کہ حضرت شاہ صاحب مذکور کا وصال بھی ایک کرامت تھا  
**وصال** یعنی وراثت کے تقسیم کرتے ہوئے آپ یہ کہہ کر فوت ہوئے کہ اگر آپ  
لوگ مجھے وراثت میں سے کچھ نہیں دیتے تو میں چلتا ہوں اور فوراً ہی فوت ہو گئے  
اولاد۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد علی، سید محمد علی، سید بہاد علی بہت نیک بزرگ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ  
 الْبَرَکَاتُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

**حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید فضل محی الدین رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید محمد لطیف ایک بالکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شیخہ نسب اسی طرح  
 ہے۔ حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید فضل محی الدین بن حضرت سید علی شاہ بن  
 حضرت سید عزت علی شاہ بن حضرت سید محمد علی شاہ بن حضرت سید غلام محی الدین بن  
 حضرت سید غلام شاہ بن حضرت سید غلام تفسی بن حضرت سید شاہ نور  
 حضرت سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد اور ولی کامل بزرگ تھے  
 آپ خوش وضع اور نیک بخت اور بار بار صاحب برکت ولی اللہ تھے۔ آپ بہت  
 کم سخن اور خلوت نشین صابر و شاکر اور سواک بزرگ تھے۔  
 حضرت سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ روایت عبادت اور عبادت بن عمر بن  
 ربیعہ تھے۔ سوائے درود و تلاوت کے کسی اور نام میں ایسی کوئی چیز تھی کہ  
 محمد بن ابی بکر وہاں صلہ وصل آباد نے آپ سے تلاوت کرنے والے نے سنا  
 کا ذکر کیا ہے۔ ان کلمات خطبہ کا اولہ اس سال میں کہا نہیں ہے۔ اس کے  
 ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔

حضرت سید محمد لطیف ۱۵۱۰ھ بمطابق ۱۱۰۰ھ میں وصال فرماتے ہیں۔

**وصال** کی قبر شریف موضع کونجاں ضلع فیصل آباد میں ہے۔

آپ کھارنہ زرا سے سید کھل حسین اور سید صاحبی اہل تہذیب کے ہیں۔

**اولاد** اطوار اور خوش اخلاق بزرگ ہیں جو آپ کے شیخہ تہذیب ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 وَ اٰلِکَ وَاٰحْقَابِکَ وَ اَوْلِیَاکَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ؕ

**حضرت سید شاہ نواز بن حضرت سید عبد اللہ نبی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نیک سیرت اور خوش اطوار بزرگ تھے۔  
 آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید عبد اللہ نبی سے حاصل کیا تھا۔ آپ  
 سید غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور حضرت  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت کرتے تھے۔ ہر وقت  
 ان ہی سے مدد اور اعانت فرمانے کے لئے درود و وظائف، نعت، مناقب  
 یا درود و سلام پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ واقعی شاہ نواز تھے۔ بڑے خوش وضع  
 خوش کلام اور نیک طبیعت بزرگ تھے۔ اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے اور مجاہدات  
 میں مصروف رہتے تھے۔ شب بیدار اور روزِ صومہ دار ولی کامل تھے۔  
**وصال** آپ کا وصال بروز جمعہ المبارک ۱۵ شوال ۱۱۱۵ھ میں  
 ہوا تھا۔

**اولاد** آپ کے صاحب زادے حضرت سید غلام مرتضیٰ علیہ رحمۃ اللہ علیہ  
 نے آپ کا مشن تبلیغ اسلام جاری رکھا۔ آپ بہت عابد اور  
 باعمال بزرگ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآدِلِیَائِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

**حضرت سید غلام مرتضیٰ بن حضرت سید عرب علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک اور باکمال بزرگ تھے۔  
 ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید غلام مرتضیٰ بن حضرت سید عرب علی  
 شاہ بن حضرت سید علی اکبر شاہ بن حضرت سید معظم شاہ بن حضرت سید شاہ پور شاہ  
 بن حضرت سید غلام مرتضیٰ شاہ بن حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت سید غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل تھے۔ آپ کو  
 علم حدیث، علم تفسیر، تاریخ اور فقہ میں کمال حاصل تھا۔ بڑے زاہد، عابد  
 اور تنہائی پسند بزرگ تھے۔ آپ بڑے نیک سیرت، خوش اخلاق اور متواضع  
 بزرگ تھے۔

حضرت سید غلام مرتضیٰ بڑے مستجاب الدعاء اور دلی مائل تھے اور آپ کی  
 دعاؤں اور مناجاتوں سے بہت سے بیماروں کو شفا روحانی اور جسمانی نصیب ہوتی تھی  
 آپ، ۱۹۵۷ء میں وصال فرمائے۔ آپ موضع چھوپر والی ضلع  
**وصال** گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

حضرت غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سید  
**اولاد** رحمت علی شاہ، حضرت سید برکت علی شاہ اور حضرت سید حسن علی  
 بڑے نیک اور صالح انسان ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ  
خَاتَمِ الْاَنْبِیَاۡئِیْنِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْاِلهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلِیَاۡئِهِ اَجْمَعِیْنَ ؕ

حضرت سید احمد علی بن حضرت سید غلام و شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد علی شاہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس  
طرح ہے۔ حضرت سید احمد علی شاہ بن حضرت سید غلام و شکر بن حضرت سید  
ملک شاہ بن حضرت سید شاہ چراغ بن حضرت سید غلام مرتضیٰ بن حضرت سید  
شاہ نواز ۱۵۷۷ھ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد علی بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔ آپ میں انتظامی  
قابلیت بہت زیادہ تھی۔ ہر معاملہ کا مکمل فہم اور ادراک رکھتے تھے۔ ہر بات  
کو بڑی دلیل اور وضاحت سے بیان کرنے کی قابلیت میں جانب اللہ ان میں پار  
جاتی تھی۔ آپ بڑے خوش وضع، خوش لباس اور خوش اخلاق بزرگ تھے۔

شانیاں شریف کی فلاحی اور اصلاحی تحریکوں میں بڑا حصہ لیتے تھے۔ لوگوں کو نیکی  
اور کھلائی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔  
آپ کا وصال ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء میں ہوا تھا۔ آپ وضع بزرگی  
وصال خلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

آپ کے چار صاحبزادے حضرت سید رشید احمد، سید مجید احمد  
اولاد سید عزیز احمد، سید امجد حسین جو خود بھی بڑے عابد اور زاہد  
بزرگ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ وَالْاٰلِکَ وَاصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا قَبِیْبَ اللّٰهِ وَیَبَارِکَ وَسَامِعِیْہِ ۝

## حضرت سید شاہ سوار مولوی بن حضرت سید ہاشم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ سوار مولوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور ناضل بزرگ تھے  
 اسی وجہ سے آپ مولوی صاحب کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ علم و تہ کی وجہ  
 سے مشہور ہو جانا کہ لوگ اصلی نام کو ہی بھول جائیں۔ اعلیٰ صفات اور درجات  
 عالیہ کا سبب ہوتا ہے۔

حضرت سید شاہ سوار مولوی کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حضرت سید شاہ سوار بن  
 حضرت سید ہاشم علی بن حضرت سید صاحب شاہ بن حضرت سید احمد شاہ  
 حضرت سید شاہ سوار مولوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقہیہ، محدث اور  
 مفسر تھے۔ آپ نے بے شمار علمی اور ادبی کام کیا تھا۔ مگر پاکستان کے بن جانے  
 کے بعد وہ سب کچھ ہندوستان میں تلف ہو گیا۔ مگر آپ کے علمی مقام کے  
 شناسا اب بھی آپ کا بڑا ادب اور احترام کرتے ہیں اور عام طور پر آپ  
 کے بیان کردہ مسائل کا حوالہ دیتے ہیں۔ حضرت سید شاہ سوار رحمۃ اللہ علیہ بڑے  
 زاہد اور عابد بھی تھے۔ آپ بہت درود و طائف میں مشغول رہتے تھے۔

آپ بروز سوموار مورخہ ۱۹۱۰ء کو وصال فرم گئے تھے  
**وصال** اور مشائخ شریف کے قبرستان میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ ہیں  
**اولاد** بڑے عالم ناضل تھے۔ آپ اپنے آپ کے تیسرے جانشین تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ  
والیک واصحابک واولیائک یا سیدی یا حبیب اللہ

حضرت سید عبد الحمید بن حضرت سید میراں شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

سید عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ ولی کمال اور عالم فاضل بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے  
علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید میراں شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ  
سے کی تھی اور اپنے برادر بزرگ حضرت سید میراں شاہ عبدالشکور سے فیض حاصل  
کر کے خرقہ خلافت اور وراثت حاصل کیا تھا۔

حضرت سید عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ عربی اور فارسی کے بلند پایہ عالم تھے۔  
اپنے بھائی کے ساتھ لوگوں کو تبلیغ دین اور اعمال اور اعمال صالحہ سرانجام دینے  
کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ آپ بہت ہی بلند آواز تھے۔ آپ اپنے وعظ میں  
رومی، شیرازی، سعدی اور حضور پیراں پر حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کلام اپنے مخصوص انداز میں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت جی شب بیدار تھے اور ہر وقت درود و طائف میں مصروف رہتے  
تھے۔ اپنے و طائف میں مناجات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور قصیدہ  
غوثیہ از حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنه پڑھا کرتے تھے۔

وصال | آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۵ شعبان ۱۰۸۲ھ کو ہوا تھا اور  
مشائیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد | آپ کے صاحبزادے سید مکارم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بزرگوں  
کے کام تبلیغ دین کو جاری رکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَنْحَرِ الْاَنْبِیاءِ  
 الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ؕ

حضرت تیرد صاحب شاہ عمر سادون شاہ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سادون شاہ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال  
 و صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت  
 سید سادون شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید مکارم شاہ بن حضرت سید  
 بدیع اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید سادون شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی کم گو، جھلوت نشیں عابد اور  
 ہر بزرگ تھے۔ آپ بہت ہی صابر، شاکر، متوکل اور شب بیدار بزرگ  
 تھے۔ ہر وقت ذکر اور فکر میں مشغول رہتے تھے۔

لوگوں کو نیکی کی ہدایت فرماتے تھے۔ اپنے سالکین کو سلوک کی منازل  
 پنی نگرانی میں طے کرواتے تھے۔ اور درود و وظائف کی تعلیم فرماتے ہوئے  
 ورد بھی اس پر عمل کر کے دکھاتے تھے۔ مسرور

”راہ دان و راہ بین و راہ نما“

کا کمل نمونہ تھے۔ آپ کی قبر مشائخاں شریف کے بازار ادریحون شاہ  
 کے دیوان خانہ کے قریب تھی جو ربع خاص و عام ہے۔

وصال۔ آپ کا وصال بروز سنوار ۲۱ ربیع الثانی ۱۰۸۸ھ میں ہوا  
 اولاد۔ آپ کی نسبی اولاد نہیں تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ  
 وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۝

حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید مکارم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید مکارم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال  
 بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد شاہ بن حضرت  
 سید مکارم شاہ بن حضرت سید عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خلیق، خوش وضع، عابد اور  
 زاہد بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت  
 سید عبد الحمید بن حضرت شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی جو ایک  
 بڑے محدث، مفسر اور فقیہ بزرگ تھے۔ حضرت سید محمد شاہ ایک  
 عالم باعمل اور پارسا بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیاں  
 عطا فرمائی ہوئی تھیں۔

آپ کا وصال بروز جمعۃ المبارک ۲۱ محرم ۱۱۸۵ھ میں  
 ہوا تھا۔ مثنائی میں ذمہ ہیں۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید حمید شاہ اور حضرت سید  
 اولاد احمد شاہ بھی بڑے نیک اور صالح بزرگ تھے۔ ان سے پیش  
 لوگوں نے فیض حاصل کیا تھا اور دین اور دنیا میں سرخروئی حاصل کی تھی۔  
 سبحان اللہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ  
 فَطَرَ اللّٰهُ

حضرت سید جہان شاہ بن سید حمید شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید جہان شاہ بن حضرت سید حمید شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے شاہ  
 ورتابہ باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید جہان شاہ  
 بن سید حمید شاہ بن سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ بڑے عالم باعمل اور کامل تھے۔ روایت ہے کہ جنات کا ایک  
 بیت بڑا گروہ آپ کے حلقہ ارادت میں تھا جن کو آپ دین اسلام اور  
 راکین دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔

حضرت سید جہان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے خلوت نشین اور  
 مابرو شاگرد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔  
 بہت سی مخلوق خدا نے آپ سے فیض حاصل کیا تھا۔

آپ کا وصال ۱۵ ذوالحجہ ۱۲۷۵ھ بروز منگل وار ہوا تھا۔ اور  
**وصال** مشائخ شریف میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید غلام حمید، سید غلام علی، سید محمد شاہ  
**اولاد** سید شیر شاہ، سید شاہ چراغ بھی صاحب علم اور عبادت گزار تھے۔  
 تھے۔ ان اللہ الوں سے بہت سے لوگوں نے فیض حاصل کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الدّٰلِیْنِ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیْدِ الْاَوْلَیْنِ ۝  
الْاٰخِرِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِصَاحِبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ اَجْمَعِیْنَ ۝

حضرت سید میراں بخش بن حضرت سید حمید شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور صاحب کرامت  
بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید میراں بخش بن حضرت سید  
سید حمید شاہ بن حضرت سید صاحب شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت  
سید مکارم شاہ بن حضرت سید عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے سیف زبان اور مستجاب الدعاء بزرگ  
آپ کے متہ سے نکلا ہوا ہر لفظ سچ اور درست ثابت ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ سے  
نسب بہت سی کرامات اور واقعات میرے بزرگ بیان کرتے ہیں جن کا ذکر اس کتاب  
میں ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ایک علیحدہ کتاب درکار ہے۔

حضرت سید میراں بخش عالم استقراں میں رہتے تھے جب کبھی ہوش میں ہوتا  
تبلیغ دین فرماتے تھے یا ورد و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ آپ بہت متوکل  
اور سابر و شاکر بزرگ تھے۔

آپ کا دعواں مورخہ ۱۲۶۱ھ میں ہوا تھا۔ اور  
وصال مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد حسینؒ بھی آپ کی طرح خوش و خرم  
اولاد نیک افعال اور صالح اطوار بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے بزرگوں کے  
یعنی تبلیغ دین کو جاری رکھا اور مخلوق خدا کو ہدایت کرتے رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ۝

**حضرت سید صفدر علی بن حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید صفدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا  
 بجز نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید صفدر علی بن حضرت سید محمد حسین بن  
 حضرت سید میراں بخش ۵ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید صفدر علی شاہ بڑے سیدف زبان اور ذہنی کامل بزرگ تھے۔  
 آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات سچ اور درست ثابت ہوتی تھی۔ اس طرح  
 آپ کو کسی کا حال اور احوال خواب میں ظاہر ہو جاتا اور آپ اس کے بارے میں  
 ضروری بات کہہ جاتے تھے۔ یہ دونوں باتیں آپ کے ذہنی کامل ہونے کے  
 لئے کافی ہیں۔

حضرت سید صفدر علی کے حلقہ میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد تھی۔  
 جو آپ پر کمال عقیدت اور آپ کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ آپ کے درباروں  
 اور اشارتوں سے بے شمار لوگ مستفید ہوئے۔ تھے۔

آپ کا حال کا مہینہ نشانی میں ہوا تھا۔ قریباً لیسہ سو معہ وہاں  
**وصال** ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید مراب علی شاہ، حضرت سید ابوالحسن  
**اولاد** حضرت سید اصغر علی شاہ، حضرت سید اولاد علی شاہ بڑے نیک  
 اور زاہد و عابد بزرگ ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدِیْ  
 اَللّٰهُ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَوْلِیَاکَ يَا سَیِّدِیْ يَا حَبِیْبِ اللّٰهِ

## حضرت سید تراب علی شاہ بن حضرت سید صفدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید تراب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال ولی اللہ تھے۔ آپ بہت پاک سیرت، پاک ظاہر اور پاک باطن بزرگ تھے۔ آپ کے ارادت مند مرید اور دیگر سالکین حضرات سے بے شمار کرامات خرق عادت واقعات کا ذکر سنا ہے جو سب کے سب ہی قابل بیان ہیں۔ مگر اس کتاب میں بوجہ اختصار ان کا بیان مشکل ہے۔ صرف چند کرامات بطور تیرک بیان کرنا مطلوب ہے تاکہ قارئین کو اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

**روایت نمبر:** آپ کے مریدین چوہدری اللہ دتہ اور چوہدری اشرف احمد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی کوکھی واقعہ فصل آباد

کو محکمہ P.W.D. کا ایک آفیسر کرایہ لینے کے لئے آیا اور بیان کیا کہ شاہ صاحب میں نے کبھی رشوت نہیں لی ہے۔ زیادہ کرایہ ادا نہ کر سکوں گا۔ آپ مجھ سے کھوڑا کرایہ لے لیں۔ حضرت جی نے فرمایا کہ آپ کتنا کرایہ دے سکتے ہیں۔ اس نے کہا ۴۰۰ روپے ماہوار۔ آپ نے فرمایا ۳۰۰ روپے ماہوار دے دینا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ چند ماہ کے بعد اس کا پیر آیا۔ اس نے حضرت تراب شاہ صاحب کا ذکر اپنے پیر سے کیا کہ سبحان اللہ کیا خوب بزرگ ہیں۔ اس کے پیر صاحب کے دل میں حضرت جی کے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ دوسرے دن شب کو حضرت جی کو دعوت پر تشریف لانے کے لئے عرض کیا گیا۔ حضرت تراب شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید پیر بدری اللہ دتہ کو سنا کھڑے دعوت میں شامل  
وئے۔ کھانے کے بعد دینی مسائل پر بات ہوئی۔ پیر صاحب نے حضرت تراب علی  
شاہ صاحب سے عرض کی کہ حضرت دستِ غیب کے لئے رت سے چلہ جاری  
یا ہوا ہے مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

حضرت تراب علی شاہ صاحب نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا پڑھتے ہو  
در کس طرح پڑھتے ہو۔ اس نے بیان کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ جو کئی صاحب  
س طرح پڑھیں ضرور کامیابی ہوگی۔ جب واپس آئے تو بہت خوش ہوئے  
اور پیر صاحب کے فیض یاب ہونے کا آلفاتی امر سونے پر بہت حیران تھے  
۔ کس طرح فیض یاب ہو گیا ہے ورنہ یہ عمل تو ہم اپنے اقارب کو بھی نہیں بتاتے تھے۔  
ایک دفعہ ایک مرید سندھ سے کپڑوں کے کچھ بڑے سے بچوں کے  
روایت ۲

لئے لے کر حاضر ہوا اور بیان کیا کہ شاہ صاحب مجھے مکہ مندر میں  
وران حج ملے تھے اور یہ کپڑے میرے گھر والوں کو دینے کا مجھے حکم کر کے بھیڑ  
یں غائب ہو گئے۔ تلاش کے بعد بھی نہیں ملے۔ جب اس کو یہ بتایا کہ حضرت  
بچہ چند ماہ ہوئے وصال کر گئے ہوئے ہیں تو وہ مرید یقین کرنے کو تیار نہ ہوا اور  
کہتا تھا کہ پیر صاحب مجھے حج میں ملے تھے اور بڑی دیر تک مجھ سے باتیں کرتے  
رہے تھے وہ فوت ہو گئے نہیں ہوئے ہیں۔

مرید بچا تھا حضرت تراب علی شاہ صاحب راقعی اُسے کہتے تھے کہ میں نے بچوں کو  
اور کپڑے دیئے ہوں گے۔ "تمامہ اٹلشت بدانداں ہے راسے کیا کہئے"  
اولاد۔ آپ کے صاحبزادے سید نذیر حسین، سید بشیر احمد، سید محمد حفیظ، سید  
محمد رشید اچھے اور نیک ہیں۔ سید نذیر حسین چند سال بڑے وصال کر گئے ہیں  
باپ کے صمیم جانشین تھے اور ولی کامل تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ وَالِیَّكَ وَاصْحَابِكَ یَا سَیِّدِی یَا جَبِیْبَ اللّٰهِ

حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید عباس علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید عباس علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور فاضل  
 بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد حسین بن حضرت  
 سید عباس علی بن حضرت سید غلام حیدر بن حضرت سید جہان شاہ علی رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی زبان میں حضرت شاہ بابا  
 رحمۃ اللہ علیہ مثنائیاں شریف والی سرکار کے حالات اور واقعات تحریر کیے  
 بہت بڑی ضخیم کتاب لکھی تھی مگر اس کو شائع نہ کر پائے تھے کہ ان اوجھار  
 ہو گیا۔ وہ نادار کتاب پکتان میں ان کی بیوی حضرت عمدۃ النساء کے پاس تھی  
 حضرت سید کرار حسین اور ان کے والد بزرگوار اس کو شائع کرنے کا وعدہ کر کے  
 گئے اور وہ کتاب بقول ان کے ضائع ہو گئی ہے۔  
 کتاب ضائع ہوئی ہے یا نہیں مگر یہ بات واضح ہے کہ اس کتاب کو  
 راہنمائی میں سید کرار حسین نے بہت سارے بیکار و جمع کر لیا ہے اور اس کو اپنے  
 وراثت خیال کر کے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں اور سوائے انہیں گوانے  
 اس طرح سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی محنت اور لگن ضائع ہو گئی۔ اس پر یہ  
 افسوس ہے۔

حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب عملیات اور  
 دوسری عبادات، دیود و ظالفت پر بھی تالیف کی تھی۔ اس کو میں نے

سید بشیر حسین بن حضرت سید تراب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے دیکھا ہے۔ یہ کتاب بھی ایک نادر اور بڑی کارآمد چیز ہے۔ مگر اس کو شائع کروادینا تو بہت بڑی بات ہے اس کو دیکھنا بھی گوارا نہیں ہے۔ اس طرح سید بشیر حسین کے پاس ایک شجرہ نسب ہے جو بغداد سے تصدیق شدہ ہے۔ وہ سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کے کسی طرح سے حاصل کیا ہوا ہے۔ اگر یہ سب مسودہ جات شائع کر دیں تو اس سے بہت سے مسائل کا حل اور علمی اقدار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عمل سلیم عطا فرمائے۔

سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں ۱۹۱۵ء میں وصال کر گئے تھے۔ ان کی نرسیہ اولاد نہیں تھی مگر ان کی نرسیہ تیسری تھی اور وہ ہیں۔ اگر وہ شائع ہو جائیں تو ان کا نام مزید روشن ہو سکتا ہے۔ ائمہ سید محمد اکبر شاہ اپنے بزرگوار سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں عقیدت سے تذکرہ کیا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کما حقہ سے فرمائے۔ لا محذور جمیع ائمان توفیق فرمائے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
 وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَوَالِیَائِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید صاحب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔ آپ کا  
 شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید صاحب شاہ  
 بن حضرت سید محمد شاہ ۹ رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ یعنی  
 اپنے دادا جان سے کی تھی جو بہت بڑے عالم اور متقی بزرگ تھے۔ حضرت سید  
 احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ صائم الدہر اور قائم الیل تھے۔ یعنی دن کو روزہ رکھتے  
 اور رات کو کھڑے ہو عبادت کیا کرتے تھے۔ ہر وقت قصیدہ غوثیہ، الحمد  
 شریف اور دیگر درود و وظائف کا پڑھنا ان کے عمل میں شامل تھا۔

حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوس الحان اور صاحب طرز  
 بزرگ تھے۔ آپ اکثر درود و وظائف بالجہر پڑھتے تھے اور سننے والے  
 وجد میں آجاتے تھے۔

آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۲۳۷ھ  
 وصال میں ہوا تھا۔

حضرت سید احمد شاہ کے صاحب زادے حضرت سید تیغ علی  
 رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید حیات علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے  
 عامل اور کامل بزرگ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّامٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 الَّذِیْ جَعَلَكَ فِیْ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِمْ وَاَوْلِیَائِهِمْ  
 بَارِكٌ وَسَلَامٌ

حضرت سید احمد علی بن حضرت سید اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ  
 نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید احمد علی بن حضرت سید اصغر علی بن حضرت  
 سید حیات علی بن حضرت احمد شاہ ۹ رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی کا کتاب  
 اپنے والد اور دادا حضرت سید حیات علی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا جو بہت  
 بڑے عالم باعمل اور صوفی بزرگ تھے۔

حضرت سید احمد علی شاہ صاحب بڑے خلیق اور صاحب مروت  
 بزرگ تھے۔ عین عالم شباب میں وصال کر گئے تھے۔ روایت ہے کہ آپ  
 بروقت درود و طاعت اور ریاضت میں مہر و نعت رہتے تھے۔

آپ کا وصال بروز جمعہ ۱۳۵۳ھ میں ہوا تھا اور قبور  
**وصال** مشائخ شریفین و عارفین میں۔

آپ کے صاحبزادے حاجی سید محمد علی اور سید بکرت علی شاہ  
**اولاد** بڑے عبادت گزار اور صاحب مروت بزرگ ہیں۔ ان کی

خدمت سر انجام دینے کا جذبہ قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ دعا ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ ان کو دین اور ایمان میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

حضرت سید قائم علی شاہ بن حضرت سید نجف علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید قائم علی شاہ بن حضرت سید نجف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال  
بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید قائم علی بن حضرت  
سید نجف علی بن حضرت سید یحییٰ علی بن حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت سید قائم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔  
تین بیٹے اور دوسرے غلامی کاموں میں بڑے مہرگرم عمل رہتے تھے۔ آپ بڑے  
سالم نیک اور خوش اطوار بزرگ تھے۔

آپ کا وصال ۱۲۳۸ھ میں ہوا تھا۔ آپ  
وصال قبرستان مشائخ شریف میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید احمد شاہ، سید امیر احمد شاہ،  
اولاد سید حکیم حیدر شاہ، سید عبد اللہ، سید علی و زاہد بزرگ ہیں۔ سید  
بہادر شاہ بڑے صاحب نسبت اور عالم بزرگ ہیں اور اپنے بزرگوں کے  
نام تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔

سید حیدر حسین طبیب میں بڑے ماہر ہیں اور لوگوں کا صفت علاج کر کے  
دیکھی انسانوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ  
 اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَوْلِیَاكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

## حضرت سید چراغ محی الدین بن حضرت سید علی احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید چراغ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شیخہ  
 نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید چراغ محی الدین بن حضرت سید احمد علی بن حضرت  
 سید نجف علی بن حضرت سید تیغ علی بن حضرت سید احمد شاہ<sup>۹</sup> رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت سید چراغ محی الدین بڑے عابد اور زاہد دلی اللہ تھے۔ آپ نے اپنے  
 علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید علی احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کی  
 تھی جو خود بہت بڑے عالم اور فقیہ بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت درود و وظائف  
 اور مناجات پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سید چراغ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب فیض  
 بزرگ تھے۔ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور اور قبول  
 ہوتی تھی۔ اس وجہ سے لوگ آپ کی بہت قدر اور عزت و تکریم کرتے تھے۔

**وصال** حضرت سید چراغ محی الدین مورخہ ۱۰۰۰ھ بمطابق ۱۶۰۲ء میں وصال  
 کر گئے تھے۔ آپ شانیاں شریفیت میں دفن ہیں۔

**اولاد** آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد بیگ، حضرت سید محمد علی،  
 حضرت سید حمید احمد، حضرت سید محمد احمد بڑے بزرگ و صالحین

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں کامیاب کرے آمین



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝  
اَلِیَّكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا عَجِیْبُ اللّٰهُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

حضرت سید ابراہیم بن حسینؑ بن حضرت سید شاہ مہتاب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابراہیمؑ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔  
حضرت سید ابراہیم بن حسینؑ بن حضرت سید شاہ مہتابؑ بن حضرت سید ہاشم علی بن حضرت  
سید تیغ علی شاہ بن حضرت سید صاحب شاہؑ بن حضرت سید احمد شاہؑ رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت سید ابراہیمؑ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب علم و کمال اور ولی اللہ تھے  
آپ کے پاس الحمد شریف کا درد تھا جو کہ حضرت پیران پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان شدہ تھا۔ مجھے اُس سے یہ تحفہ حاصل کرنے کی بڑی تمنا  
تھی۔ مگر میری یہ آرزو پوری نہ ہوئی اور شاہ صاحب وصال فرما گئے۔

اگرچہ مجھے الحمد شریف مذکورہ بالا کمی اور ذریعہ سے دستیاب ہو گئی ہے مگر  
اُن سے مزید علوم معلوم نہ ہو سکے جن کے وہ امین تھے۔ حضرت سید ابراہیمؑ  
جب کبھی اپنے مخصوص انداز میں الحمد شریف اور درود و وظائف پڑھتے تو  
سامعین پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ سید ابراہیمؑ حسینؑ بن حسینؑ  
منقر و شخصیت کے حامل بزرگ تھے جو اپنی محبت اور شفقت سے ہر ایک کو اپنا  
گرویدہ بنا لیتے تھے۔ وصال کر گئے ہیں جو اپنی علمی قابلیت اور اعمال صالح کی وجہ  
سے اپنے بزرگوں کے نمونہ تھے۔ ہائے کیا کیا صورتیں تھیں کہ نہاں ہو گئیں۔

وصال۔ آپ کا وصال ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں ہوا تھا اور رکھنا چھکے میں دفن ہیں۔  
اولاد۔ حضرت سید ابراہیمؑ کی نرسہ اولاد نہیں ہے۔ صرف ایک لڑکی ہے۔

## دیگر: مناجات در مدح غوث احمدانی

تیری ذات ہے بے شک لاثانی  
یا غوثِ اعظم جیلانی رضی

کرد دور میری یہ حیرانی  
یا غوثِ الاعظم جیلانی رضی

مجھے رنج و الم نے ہے گھیرا  
اک آسرا ہے مجھے تیرا

تیرے ہوتے ہوئے کیوں پریشانی  
یا غوثِ الاعظم جیلانی رضی

بے تاب ہے دل میرا  
تیرے باہجوں میرا کھڑا

فقطی محبوب سبحانی  
یا غوثِ الاعظم جیلانی رضی

گر قابل ہوں تو بھی تیرا  
نا قابل ہوں تو بھی تیرا

قبول ہو میری ثنا خوانی  
یا غوثِ الاعظم جیلانی رضی

مدد یا شیخ احمدانی  
مدد یا شیخ غفاری

بمعنی پیر کائناتی  
یا نبی الیقین جیلانی رضی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْقَلُوٰةَ وَالسَّلَامَ عَلٰی نَبِیِّ  
الْاَمِّیْنِ وَاٰلِهِ الصّٰدِقِیْنَ الْمَقْرِبِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَامِ الْاَكْرَامِیْنَ

حضرت سید عبداللطیف بن حضرت شاہ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عبداللطیف بن حضرت شاہ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے  
علم ظاہری اور باطنی کی ابتداء اور تکمیل اپنے والد ماجد حضرت شاہ بدر الدین  
رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی۔ حضرت سید عبداللطیف بڑے عابد، زاہد اور صاحب  
الوزع اور متوکل تھے۔ آپ بڑے ذلی کامل تنہائی پسند تھے اور تبلیغ دین  
میں ہمہ تن مصروف اور مشغول رہتے تھے۔ مخلوق خدا کو اعمال صالح اور  
آپس میں بھلائی اور سزوت کا حکم کرتے تھے۔

مخارق خدا نے اُن سے فیض حاصل کیا تھا اور ان سے بڑی عقیدت  
اور محبت رکھتے تھے اور بہت سے سالکین نے اُن کی تربیت روحانی سے  
کمال حاصل کیا تھا اور اپنے اپنے حلقہ ہائے اثر میں دین اسلام کی تبلیغ کر کے  
لوگوں کو دین محمدی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کیا۔

روایت ہے کہ آپ کو تصوف کے علم اور بیان میں ایک خاص ملکہ  
حاصل تھا۔ آپ رموز تصوف اور طریقیت کو عام فہم زبان میں اس طرح  
بیان کرتے کہ سالک اس کے سمجھنے میں کوئی دقت یا تکلیف محسوس نہ کرتا۔  
یہی وجہ تھی کہ آپ کی نظر عنایت سے چند دنوں میں ہی سالک اپنی منزل کو  
پالیتا تھا۔

درس سلوک و تصوف :- آپ کے بارے میں ایک مشہور روایت

بے ذریعہ درس تصوف کا ایک باب یا تقریر، جو انہوں نے اپنے ایک ریزہ  
 دو وجود انسانی کے بارے میں نفی و اثبات کے رموز اور اسرار کی وضاحت  
 کرتے ہوئے بیان فرمایا تھا اور وہ مجھ تک پہنچا ہے وہ اس طرح ہے۔  
**مدارج وجود**۔ اہل مشاہدہ و عارفین وجود کی دو اقسام بیان فرماتے ہیں۔  
 - وجود ذاتی اور وجود خارجی۔

**وجود ذاتی**۔ عارت باللہ اولیاء و وجود ذاتی کی پھر دو اقسام مانتے ہیں  
 وجود حسی اور وجود خیالی۔

**وجود خارجی**۔ اس طرح اولیاء اللہ وجود خارجی کی بھی دو اقسام بیان  
 کرتے ہیں۔ وجود عقلی اور وجود وہی۔

**وجود عقلی**۔ جو ہاتھ سے ٹٹول کر معلوم ہو جائے۔ اس کا رنگ نقشہ  
 ذہن میں سما جائے، وہ وجود عقلی ہے۔ یعنی جو دوسری اشیاء میں سے  
 شناخت کر کے الگ کیا جاسکے۔

**وجود وہی**۔ جو وجود موجود تو ہو مگر وہ دیگر اشیاء میں الگ نہ ہو سکے۔ بلکہ ان  
 اشیاء میں ہی اس کا ہونا تسلیم کر لیا جائے۔ جیسا کہ لکڑی میں آگ کا غصہ موجود  
 ہونے کا یقین ہے۔ مگر عام حالات میں آگ کو لکڑی سے علیحدہ کرنا مشکل ہے۔  
 ہے۔ صوفیاء اس مسئلہ کو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں بیان کرنے سے قاصر رہے  
 اور یہ بنیاد ہے مسئلہ وحدت الوجود کی جو توحید کے سبق کا آغاز ہے۔ ہمارے  
 بزرگان روایت کرتے آتے ہیں کہ اولاد شاہ بدر دیوان کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی  
 وافر مقدار میں عطا کر رکھا تھا۔ وہ بعض ایسے دقیق اور مشکل مسائل کو اس  
 بیان کر جاتے جیسے یہ مسائل عام توحیت کے ہوں۔ آج  
 نے حضرت شاہ عبداللطیف بن حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے

عرض کیا کہ حضرت ذرا بیان کریں کہ ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ار  
 عزیر ایمان، اللہ کو احد اور واحد جاننا، رسول اللہ کو سچا رسول جاننا  
 ملائکہ اور کتب سماویہ کو من جانب اللہ ماننا۔ نیکی اور بدی اللہ کی جانب سے  
 ماننا اور ہر حال میں صبر اور شکر کرنا۔ قیامت میں جزا اور سزا پر یقین رکھنا  
 ایمان ہے۔ اس سانک نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو صفت ایمان ہوئی۔  
 ذرا تفصیل سے فرمائیں تاکہ میں اس کا ادراک کر سکوں۔ آپ نے فرمایا کہ  
**ایمان کی اقسام**۔ ایمان کی اقسام تین ہیں۔ یعنی ہر مومن کا ایمان تین حال  
 میں ہوتا ہے۔ ۱۔ ایمان تحقیقی۔ ۲۔ ایمان مکمل۔ ۳۔ ایمان نامکمل۔

**ایمان نامکمل**۔ اللہ اور اس کے رسول پر یقین تھا کہ یہ برحق ہیں مگر کسی  
 سے زبان سے اقرار نہ کیا۔

**ایمان نامکمل**۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور احکام، رسول کی رسالت پر اقرار  
 کر لیا۔ ارکان دین بھی بجا ملتا رہا۔ مگر اس نے دل سے اقرار نہ کیا۔ یہ ایمان  
 نامکمل اور ناقص ہے۔ ایمان کا دل سے تصدیق شدہ ہونا ضروری ہے۔  
 قسم کے نامکمل ایمان کا حامل منافق ہوتا ہے اور منافق زمرہ اسلام سے  
 خارج ہوتا ہے۔

**ایمان بالتحقیق**۔ اللہ، رسول، کتب سماوی، ملائکہ، خیر و شر،  
 من جانب اللہ۔ شکر اور نشر پر اپنے علم اور مشاہدہ کے ذریعہ سے یقین  
 لانا اور ایمان بالتحقیق کہتے ہیں۔ فرمان خداوندی کلا لکو تعلمون  
 لیسقین۔

اس طرح ایک مجلس میں کفر کے بارے میں بات چل نکلی۔ آ  
 کفر کے بارے میں بڑی وضاحت اور تشریح سے کفر اور اسی کی اقسام

کے بارے میں تفصیلاً گفتگو فرمائی۔ قارئین کے استفادہ کے لئے آپ کی تقریر کا اجمالی ذکر ضروری ہے۔

**لغز کی تعریف**۔ توحید، رسالت، قیامت، حشر، نشر، جزا و سزا، شفاعت کا انکار کفر ہے۔ اور وہ شخص جو ہدایت کو قبول نہ کرے وہ کافر ہے۔

**لغز کی اقسام**۔ علمائے فقہ اور تفسیر نے کفر کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔ ۱۔ کفر ظاہری۔ ۲۔ کفر نفسی، کفر قلبی۔

**کفر ظاہری**۔ اعلانیہ قرآن اور احادیث میں بیان شدہ قوانین کا انکار کرنا کفر ظاہری ہے۔

**کفر نفسی**۔ نفس بت ہے اور بت پرستی کفر ہے۔ نفس پرستی اور بت پرستی برابر ہے۔

**کفر قلبی**۔ کفر جب قلب سے نکلتا ہے تو اس میں سے دو اور نکتے ہیں

ایک ایمانی اور دوسرا ظلمت۔ بعض سالکین ظلمت کو اپنا لیتے ہیں۔ اور

شیطان و سواس کا شکار ہو کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ علماء اور عارفین نے ان

پر غلیبہ غلیبہ کلام کیا ہے۔ تاکہ سالکین رہنمائی حاصل کریں۔ مثلاً

**نور ابلیس**۔ بالکل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور بد نصیب اس

نور ابلیس کو اپنا خدا مان لیتے ہیں اور حراط مستقیم سے ہٹ جاتے

ہیں۔ یہی لوگ ضالین کے زمرہ میں آتے ہیں۔

**نور حمزومی**۔ یہ نور بالکل سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض سالکین

کو خدا مان لیتے ہیں۔ اس کی پوجا شروع کر دیتے ہیں۔ یہی لاف سانس

کو اس کی منزل سے دور رکھتا ہے۔ سالک کو چاہئے کہ اس کفر

سے جلد از جلد نکل کر اپنی منزل کی طرف رواں ہو جائے۔

معتشوق من حسن جمالے دارد

چہرہ خوب، غلط و حالے دارد۔

کافر شد آنکہ دید خط و خالش

کافر باشد آنکہ این حالے دارد

یعنی سالک کو تعینات میں گم ہو کر ربّ العزت کی معرفت سے

بے تعلق نہیں ہو جانا چاہیے۔ بلکہ تعینات سے احدیت اور ربوبیت

کے بارے میں عقیدہ میں واحدیت کا مزید استحکام پیدا کرنا چاہیے۔

**کفر حقیقت**۔ جن سالکوں کو کفر کی حالتوں کا علم ہو جائے اُن کو چاہیے

کہ وہ پہلے ایمان تقلیدی حاصل کرے۔ بعد میں طریقت یعنی کفر اول معرفت

دوم یعنی حقیقت، کفر سوم یعنی الوہیت، کفر چہارم میں داخل ہو۔

جناب اشرف جہانگیری اس حالت کو اس طرح بھی بیان کرتے ہیں۔

**کفر شریعت**۔ اجماع امت سے انکار کرنا اور دین سے پھر جانا۔

یعنی اجماع امت ارکان اسلام، پانچ نماز، ۳۰ روزے، سود کا حرام ہونا

شراب اور جو کا ہر شکل میں حرام ہونا۔ حج۔ جہاد۔ نماز عیدین۔ جمعہ۔ قربا

دہیکر نقلی اور واجب عبادتیں ہیں جن پر علمائے جمہور نے اتفاق کیا۔

ان کی مخالفت کرنا کفر شریعت ہے۔

**کفر طریقت**۔ دین اسلام پر عمل اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا

جس سے دین اسلام میں خرابی پیدا ہو، کفر طریقت ہے اور آخرت

انکار کرے۔

**کفر معرفت**۔ ہر عارف اور معروف کے درمیان ایک دیوار۔

بذکرہ وہ غیر ہے اور اقبال غیر خالص کفر ہے۔

**کفر حقیقت**۔ ساک عشق اور محبت میں پھنس کر رہ گیا ہے اور حدیث سے محبوب رہ گیا۔ ساک عشق محمدی میں فنا ہوتے ہیں اور جناب مول اللہ کو اپنا سب کچھ تصور کرتے ہیں۔ دربار رسالت سے ترقی کر کے دربار خداوندی میں حاضر ہونا، ساک کا عقیدہ ہوتا چاہیے۔ رضائے علماء، موم ظاہری سے رضائے علمائے باطنی۔ پھر رضائے علمائے باطنی سے دربار رسالت میں رسائی اور رضائے مصطفیٰ سے دربار خداوندی میں رسائی ممکن ہے۔ ساک کے لئے لازم ہے کہ وہ عمل بہیم جاری رکھے اور آگے بڑھنا چاہیے۔ سبحان اللہ

**وصال**۔ آپ کا وصال ۶ ربیع الثانی ۱۱۰۰ھ میں ہوا۔ آپ کا غسل کفن سید فتح اللہ شاہ آپ کے صاحبزادے نے دیا اور شاہ صابر کے پہلو میں دفن کر دیا۔ سید فتح اللہ سے نسل جاری ہے۔

گہہ از روئے او مجموعم و گہہ از زلف پسر نیاتم  
گہہ دین از ظلمت و کفرم و زان در نور ایمانم  
نیم یک لحظہ از سودائے زلف و حال او خالی  
گہہ بر کشتہ اینم گہہ آشفتمہ آنم  
حدیث کفر و دین پیشم مگوزیر کہ من مسکین  
بجز روکش نمے بنیم بجز موکش نمے دانم



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا دَسُوْلَ  
اللّٰهِ وَاللّٰکِ وَاَصْحَابِکَ يَا سَیِّدِیْ يَا حَبِیْبِ اللّٰهِ

حضرت سید قطب شاہ بن

حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید حسن بدر الدین  
قادری بدری رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور  
باطنی کی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید حسن بدر الدین  
المعروف والمشہور حضرت بابا شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی  
بڑے صاحب کرامت اور مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔ تنہائی پسند، متوکل اور  
عابد و زاہد ولی اللہ تھے۔ اپنے باکمال چچا حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ  
سے بھی فیض پایا تھا۔ تبلیغ دین میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ مخلوق خدا  
کو دینی اصول اپنانے اور اس پر قائم رہنے کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔  
مخلوق خدا نے ان سے بڑا فیض پایا تھا۔ اور ان سے بڑی محبت اور  
عقیدت رکھتے تھے۔

آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۱ شعبان ۱۰۸۱ھ میں ہوا  
**وصال** کھا اور مثنیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے صاحب بصیرت صاحبزادے حضرت سید جعفر علی  
**اولاد** نے آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا اور بڑے عامل اور کامل  
بزرگ بن کر مثل آفتاب اور ماہتاب بن کر چمکے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ  
 اللهِ وَ اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا سَيِّدَ یَا حَبِیْبَ اللهِ

**عزّت سید جعفر علی بن حضرت سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید جعفر علی بن حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید محمد لطیف  
 رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ علم تفسیر، حدیث، فقہ اپنے  
 لد حضرت سید قطب شاہ سے حاصل کئے تھے۔ روحانی فیض حضرت سید  
 لطیف شاہ سے حاصل کیا تھا۔ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ فارسی اور  
 ربی میں بڑی مہارت تھی۔ بہت سی اور اوزبانی حفظ تھیں۔ بڑے مستوکل  
 مایر اور شاگرد بزرگ تھے۔ مریدوں اور طالبین حق کو درس توحید اور محبت  
 مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا کرتے تھے۔ مخلوق خدا نے آپ کے ارشادات  
 قبول کر کے دنیا اور آخرت میں فلاح پائی تھی۔

آپ کا وصال بروز سوموار مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۰۹۷ھ میں  
**وصال** ہوا تھا اور مثنائیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

آپ کے پونہاں فرزند حضرت سید بزرگ شاہ نے آپ کے  
**اولاد** اس مشن کو جاری رکھا۔ سید بزرگ شاہ کے بیٹے حضرت  
 سید باغ علی شاہ اور حضرت سید عظمت علی نے آپ سے فیض حاصل کیا  
 وراپ کے صحیح جانشین بنے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ مَلِیْكَ  
رَسُولِ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبِ اللّٰهِ

**حضرت سید روشن علی بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید روشن علی بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولولہ  
کامل بزرگ تھے۔ تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم اپنے والد حضرت  
سید عظمت علی سے حاصل کئے تھے۔ کچھ فیض اپنے بھائی حضرت سید  
باغ علی سے پایا تھا۔ بڑے سخی اور بامسرت بزرگ تھے۔ اللہ نے  
ان میں صفاتِ حسنہ بدرجہ اتم رکھی ہوئی تھیں۔ بڑے متمول حلیم بطور  
اور صاحب کرامت بزرگ تھے

**وصال** | آپ کا وصال مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۱۲۳۸ھ میں ہوا تھا  
آپ مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادوں حضرت سید سیف علی، حضرت سید محمد علی  
اور حضرت سید محمد شاہ نے آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا  
جو آپ کے صحیح جانشین تھے۔ ان اللہ والوں نے تبلیغ دین اسلام کو  
اپنے علاقہ میں جاری رکھا تھا اور بے شمار لوگوں نے آپ سے روحا  
فیض حاصل کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ وَ اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِی یَا حَبِیْبِ اللّٰهِ

**حضرت سید سیف علی بن حضرت سید محمد علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید سیف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ  
 کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید سیف علی بن حضرت سید محمد علی  
 بن حضرت روشن علی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید سیف علی رحمۃ اللہ علیہ  
 بڑے خوش لباس، خوش اخلاق اور صاحب مروت انسان تھے۔ آپ  
 علم حدیث اور فقہ میں بڑے واقفیت رکھتے تھے۔

حضرت سید سیف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد و زاہد لوگ  
 تھے۔ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بڑے  
 سیت زبان اور مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔ یہ وقت یاد خدا میں  
 مصروف رہتے تھے۔

آپ کا وصال مورخہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۶۱ھ میں  
**وصال** ہوا تھا۔

حضرت سید سیف علی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت  
**اولاد** سید نور شاہ المعروف سید رور شاہ اور سید برکت علی شاہ  
 بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ان اللہ والوں نے اپنے بزرگوں  
 کا تبلیغی مشن جاری رکھا اور لوگوں کو ہدایت دے رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

**حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید سید علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید سید علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے  
باکمال بزرگ تھے۔ علم ظاہری اور باطنی کی تعلیم آپ نے اپنے والد محترم  
حضرت سید سید علی سے حاصل کی تھی جو بڑے عالم اور زاہد و عابد  
تھے۔ حضرت سید ملک شاہ بڑے متقی اور متوکل بزرگ تھے۔ ہر وقت  
یا د خدا میں مصروف رہتے تھے۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے فیض  
حاصل کیا تھا۔

**وصال** | آپ کا وصال ۶ محرم الحرام ۱۰۳۵ھ بروز ہفتہ ہوا تھا۔ آپ  
مثنیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے حضرت سید نعمت علی اور حضرت  
سید دولت علی آپ کی اس نعمتِ خداوندی اور دولتِ لاتناہی  
کے وارث ہوئے تھے۔ ان سے بے شمار لوگوں نے روحانی فیض حاصل  
کیا تھا۔ سید نعمت بنی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت اور  
صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے فیض روحانی  
حاصل کیا تھا اور اپنا دین اور دنیا اور آخرت ٹھیک کیا تھا۔ سبحان اللہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
 سَیِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا غَیْبِ اللّٰهِ

**حضرت سید ولایت شاہ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید ولایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد ولی اللہ تھے۔  
 آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید ولایت شاہ بن حضرت سید  
 محمد شاہ بن حضرت سید روشن شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے علم  
 ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد شاہ سے کی تھی اور  
 اپنے چچا حضرت سید سیف علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض  
 حاصل کیا تھا۔

حضرت سید ولایت علی شاہ صاحب بڑے صاحب نیت اور فیض رساں  
 ولی اللہ تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اوکل اور عناء جیسے اوصاف عطا فرمائے  
 ہوئے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہر وقت مصروف رہتے تھے  
 اور مخلوق خدا کو نیکی اور انحال صالح کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔ آپ  
 سے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے بیعت کی تھی۔ اور بے شمار مخلوق  
 آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھی۔

**وصال** | آپ کا وصال ۱۲ شوال ۱۲۴۵ھ میں ہوا تھا۔ اور آپ  
 مثنائیاں شریف میں دفن ہیں۔

**اولاد** | آپ کے صاحب زادے سید غلام رسول اور سید جعفر شاہ  
 آپ کے رشتہ کوہجاری رکھا۔ وہ خود بھی صاحب علم اور بامروت بزرگ تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَآلِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا غَیْبِیْ اللّٰهُ

**حضرت سید باغ علی بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید باغ علی بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل  
اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ  
نے ان کو اپنے فضل و کرم سے علم لدنی عطا فرمایا تھا۔ اس وجہ سے حضرت  
سید باغ علی رحمۃ اللہ علیہ علم دین اور دیگر مسائل پر بڑی اچھی طرح دسترس  
رکھتے تھے اور ہر دینی مسئلہ کا شافی جواب مرحمت فرماتے تھے۔ اپنے سادہ اور  
بامعنی ارشادات اور اقوال سے لوگوں کی بڑی مقبولیت رکھتے تھے۔ خلق خدا  
نے آپ سے بڑا فیض پایا تھا۔

**وصال** | آپ کا وصال بروز ہفتہ مورخہ ۲۰ شوال ۱۲۷۷ھ میں ہوا تھا۔  
اور مشائخاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے سید لطف علی آپ کے صحیح جانشین تھے  
اور تبلیغ دین اسلام میں مصروف رہے تھے۔ ان سے بے شمار  
لوگوں نے روحانی فیض حاصل کیا تھا اور دین اور دنیا میں سرخروئی حاصل  
کی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
 رَسُولَ اللّٰهِ وَالْاٰلِیْ وَاَصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا جَبِیْبَ اللّٰهِ

## حضرت سید لطف علی بن حضرت سید باغ علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید لطف علی بن حضرت سید باغ علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پارسا  
 اور امین بزرگ تھے۔ علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے دادا حضرت عظمت علی  
 سے کی تھی۔ خرقہ خلافت اپنے باپ حضرت سید باغ علی سے پایا تھا بڑے  
 متوکل اور صابر و شاکر بزرگ تھے۔ ہر وقت یاد خدا میں مشغول رہتے۔ فارغ  
 وقت میں لوگوں کو وعظ کرتے۔ آپ کے اقوال و افعال کے بارے میں  
 بہت سی روایات مشہور ہیں۔ مخلوق خدا نے آپ سے بڑا فیض پایا تھا۔  
 آپ کا وصال مورخہ ۲۴ رمضان المبارک ۱۲۶۳ھ میں ہوا تھا اور  
**وصال** آپ مثنائیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

**اولاد** آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد علی اور ان کے صاحبزادے  
 حضرت سید میاں محمد نے آپ سے بیعت کی تھی اور فیض روحانی  
 پایا تھا۔ سید محمد علی ایک باکمال صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ سے  
 بے شمار کرامات ظاہر ہوئی تھیں جن کو ایک علیحدہ کتاب میں بیان کیا  
 جائے گا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَ اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا غَیْبِیْبَ اللّٰهِ وَ یَا رِیْکَ وَ مَسْلَمَ عَلَیْهِ ۝

حضرت سید شاہ عنایت علی بن حضرت سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عنایت علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور خدا رسیدہ بزرگ تھے  
آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید شاہ عنایت علی بن حضرت سید قطب شاہ بن  
حضرت محمد لطیف و رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید شاہ عنایت بڑے عامل اور کامل بزرگ  
تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے  
حاصل کیا تھا جو اپنے وقت کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ آپ نے بہت سا  
فیض حضرت سید شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔

حضرت سید عنایت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد  
بزرگ تھے۔ آپ بڑے خوش اخلاق، خوش وضع اور خوش لباس بزرگ تھے  
آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ علاقہ کی ایک کثیر  
تعداد آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھی۔

آپ کا وصال ۲۹ رجب المرجب ۱۰۲۹ھ میں ہوا تھا۔ آپ  
برستان مٹانیاں شریف میں دفن ہیں۔

حضرت سید شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے  
حضرت سید جہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور پوتے حضرت سید حسن علی  
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بزرگوں کے عمل تبلیغ دین کو جاری رکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ  
 یُعَلِّمُكَ فَا تَمُّ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَوْلِیَاکَ بِاَرْحَمَتِ الْعَالَمِیْنَ

## حضرت سید شاہ نواز بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ نواز بہت بڑے فقیہ اور عالم باعمل ولی اللہ تھے۔ آپ کا  
 شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید شاہ نواز بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت  
 سید دسوزی شاہ بن حضرت سید حسن علی بن حضرت جہاں شاہ بن حضرت سید  
 شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے  
 والد حضرت سید ملک شاہ سے کی تھی جو خود بہت بڑے عالم فاضل اور صاحب  
 نسبت بزرگ تھے۔ حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ  
 تھے۔ ہر وقت یاد خدا میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعاء اور سیف زبان  
 ولی اللہ تھے۔ آپ کی دعائیں اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں منظور فرماتے اور اس  
 طرح بہت سے بیمار اور دیگر طالبین نے آپ سے بہت فیض حاصل کیا تھا۔  
 آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ میں  
 وصال ہوا تھا۔

آپ کے صاحب زادے حضرت سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ  
 اولاد پوتے حضرت سید عبد الحمید نے آپ کے سلسلہ تبلیغ دین کو جاری  
 رکھا اور عوام الناس کی ہدایت میں مصروف رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ  
 یَا دَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ قَاجَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِکَ  
 وَ اَصْحَابِکَ یَا رَحْمَتَ الْعَالَمِیْنَ ۝

**حضرت سید باقر حسین بن حضرت سید شاہ مہتاب رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید باقر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال اور صاحب فیض بزرگ  
 تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید باقر حسین بن حضرت شاہ  
 مہتاب بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید دسوندی شاہ بن حضرت  
 سید حسن علی بن حضرت سید جہان شاہ بن حضرت سید شاہ عنایت  
 رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید باقر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل اور خدا رسیدہ  
 بزرگ تھے۔ آپ بڑے صابر، شاکر، متوکل اور صاحب مروت ولی اللہ  
 تھے۔ ہر وقت یاد خدا میں مصروف رہ کر روز و نیاں کرتے رہتے  
 تھے۔ حضرت سید باقر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعاء اور  
 صاحب نسبت بزرگ تھے۔

**وصال** | آپ کا وصال مورخہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ میں ہوا تھا۔ آپ  
 قبرستان شانیاں شریف میں دفن تھے۔

**اولاد** | آپ کے صاحبزادے حضرت سید صابر حسین، حضرت سید ناصر حسین  
 اور سید عاشق حسین بڑے عبادت گزار اور خلیق بزرگ تھے۔

## مدح در شان شاہ ولایت

شاہ ولایت، مرتضیٰ، مشکل کشا مولا علی  
والی علی، عالی علی، اولیٰ علی، اعلیٰ علی  
پیارا خدا کے نور کا، منظور ہے حضور کا  
رشتہ نہیں سے کچھ دور کا، دادے کا پوتا علی  
نفس رسول کبریٰ، زوج بتول پار سا  
کس کو ملا یہ مرتبہ، تیرے سوا مولا علی  
مولا تیرا کعبہ ملا، نشا تیرا مکہ بنا  
طیبہ کا دو لہا تو بنا، مشہد تیرا کوفہ علی  
جو ہے ولایت مصطفیٰ، وہ ہے ولایت مرتضیٰ  
جس کا نبی مولا ہوا، اس کا ہوا مولا علی  
مولا، ولی، مشکل کشا، حیدر، وصی، شیر خدا  
تو ابوالحسن، تو مجتبیٰ، تو صاحب الوہاب علی  
تکیہ رسول پاک کا، بستر شاہ افلاک کا  
بھائی شاہ لولاک کا، شاہ نجف مولا علی  
عالم ہے اسم ذات کا، مولا ہے نسب کا  
بندہ علی، مولا علی، سسٹا ہوں کا مولا  
میں تیرے در کا گدا، پھرتا ہوں دیتا یہ صدا  
مولا علی، مولا علی، مولا علی، مولا علی  
شاہ مردان، شیر نیردال تو ہے  
لا فتاح الّا علی، لا یستجیب الّا علی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِی  
یا رسول اللہ والک وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِی یَا جَبِیْبُ اللّٰهِ

## حضرت سید محمد صادق بن حضرت سید شاہ بدر رحمۃ اللہ

سید محمد صادق بن حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکا  
اولیاء اللہ تھے۔ علم تفسیر، حدیث، فقہ یعنی علوم ظاہری کی تعلیم اور تکمیل اپنے  
جلیل القدر والد سے حاصل کی تھی۔ علم باطنی یعنی طریقت، معرفت اور حقیقت  
اپنے والد اور برادران سے حاصل کی تھی۔

**اوصاف:** بڑے متواضع، خلیق، عابد اور زاہد، صابر و شاکر بزرگ  
ہر وقت اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
درود پڑھا کرتے یا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام سے منسوب مناجات  
سامع پڑھا کرتے تھے۔ بڑے سخی، غریب پرور، درد مند اور حلیم الطبع  
تھے۔

**تسلیم دین:** مسائل فقہ پر بڑی دسترس تھی۔ بڑے بڑے دقیق مسائل  
عام فہم زبان میں اس طرح بیان کر جاتے کہ مسئلہ کی اصل حقیقت واضح ہو  
مثلاً نجاست اور طہارت کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ:-

طہارت انسان کے لئے عموماً اور مسلمان کے لئے خصوصاً بہت ضر  
ہے۔ طہارت کے بغیر عبادت، صحت، فرحت اور راحت کا یسر آ  
نا ممکنات میں سے ہے۔

**طہارت:** طہارت سے مراد غلاظت اور نجاست سے پاک ہونے کے

انسان ظاہری اور باطنی غلاظت سے پاک ہو۔ علمائے دین نے غلاظت کی  
 قسام بیان فرمائی ہیں۔ ۱۔ غلاظت ظاہری، ۲۔ غلاظت باطنی  
**ظاہرت ظاہری**۔ غلاظت ظاہری جو دھونے سے دور ہو جائے  
 مثلاً پاخانہ، پیشاب، گوبر، کیپڑیوں وغیرہ

**باطن باطنی**۔ ایسی غلاظت جو دھونے سے دور نہ ہو بلکہ دھونے  
 مزید پدید ہو مثلاً کتا، سور، شراب، مشرک اور کافر وغیرہ۔ اسی کو ہی  
 ست کہتے ہیں۔

**ہارت حاصل کرنے کے طریقے**۔ غلاظت یا نجاست کو  
 دور کرنے کے لئے درج ذیل طریقے ہیں۔

**صوبہ**۔ وضو کرنے سے نجاست خفیفہ دور ہو جاتی ہے۔ وضو میں کیڑوں  
 صفائی، جسم کی صفائی، قلب اور روح کی صفائی لازمی ہے۔ صرف منہ  
 ہڈ اور پاؤں کے دھونے سے وضو مکمل نہیں ہوتا۔ کیڑوں جسم قلب روح کا پاک ہونا ضروری ہے  
**نجاست غلیظہ**۔ کافر یا مشرک کو کلمہ طیبہ پڑھ کر پاک ہونا ضروری  
 ہے۔ کیونکہ شرک نجاست غلیظہ ہے۔ کلمہ طیبہ سے قلب اور روح کی غلاظت  
 دور نجاست دور ہو جاتی ہے۔

**بیمہ**۔ پانی کی نایابی یا بیماری کے بڑھ جانے کے خدشہ کی صورت میں تیمم کرنا  
 واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے صدقے یہ رعایت صرف مسلمانوں کو  
 عنایت فرمائی ہے۔ اس کی دیگر مذاہب کو اجازت نہیں ہے۔

**وصال**۔ آپ ۵ ربیع الاول ۱۱ھ میں وصال کر گئے۔ ان کا غسل اور جنازہ حضرت یحییٰ  
 عبدالشکور نے پڑھا اور رضی شاہ بردیوان میں سید عبداللطیف کے ہاں پہلو میں دفن کر دیا گیا۔  
 اولاد حضرت سید محمد صادق کی اولاد حضرت سید فتح اللہ شاہ سے جا رہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ وَآلِکَ وَآصْحَابِکَ یَا سَیِّدِی یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

## حضرت سید فتح اللہ شاہ بن حضرت سید محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ بن حضرت سید محمد صادق بن سید شاہ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ یعنی حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تھے۔

حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علوم ظاہری اور باطنی تکمیل حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی اور بہت سافینص حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ سے پایا تھا۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے توکل، صبر اور شکر کے صفات سے نوازا تھا۔ آپ بہت متقی، متواضع اور اللہ سے ڈرنے والے بزرگ تھے۔ آہ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب نیت ولی اللہ تھے۔

آپ کا وصال بروز اتوار مورخہ ۱۷ محرم الحرام ۱۰۸۹ھ ہوا تھا۔

**وصال**

حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت اولاد الہی بخش شاہ بھی بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے چند لوگوں کے کام یعنی تبلیغ دین اسلام کا کام جاری رکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ  
 نَعَى اِمَامَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا فَصِیْبَ اللّٰهِ

**نرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت الہی شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت الہی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم باعمل اور  
 عیب نسبت بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے دادا حضرت  
 فتح اللہ شاہ سے کی تھی اور بہت سے فیض حضرت سید فرید سے پایا تھا۔ آپ  
 بڑے نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت الہی شاہ بن  
 نرت فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید اصغر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت کلی اللہ تھے۔ آپ  
 دقت ذکر اور فکر میں مشغول رہتے تھے۔ بڑے خوش شکل، خوش وضع، بلند  
 ملاق اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب  
 بیت بزرگ تھے۔ علاقہ کے بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت  
 میں شامل تھے۔

آپ کا وصال مورخہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ میں ہوا تھا اور مشائیاں  
**وصال** شریف میں دفن ہوئے تھے۔

حضرت سید اصغر علی کے صاحب زادے حضرت جیون شاہ  
**اولاد** رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے باکمال بزرگ تھے اور آپ اپنے والد کے صحیح  
 جانشین تھے۔ آپ نے اپنے اجداد کا کام یعنی تبلیغ دین اسلام کو جاری رکھا  
 تھا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدِی  
یا رسول اللّٰه وَاٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِی يَا قَبِیْبَ اللّٰهِ ۝

## حضرت سید منزل شاہ بن حضرت سید اصغر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید منزل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم و فاضل اور زاہد و عابد  
بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید منزل شاہ بن  
حضرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید امام شاہ  
رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید منزل شاہ بڑے تنہائی پسند اور مومکمل بزرگ تھے۔ آپ  
کو علم طب میں کمال حاصل تھا۔ آپ دکھی انسانوں کا مفت علاج کرتے تھے  
ہزاروں مایوس اور خطرناک بیماریوں میں مبتلا لوگوں کو آپ نے دوبارہ زندہ  
عطا کی تھی۔ اس کے علاوہ آپ بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب فیض بزرگ  
تھے۔ ہر کوئی آپ کے اخلاق اور اطوار صالح کا اعتراف کرتا تھا۔

آپ کا وصال بروز جمعرات مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ  
کو ہوا تھا۔

آپ کی اولاد میں تین بچے تھے جو عالم شباب میں فوت ہو گئے  
تھے۔ اس لئے آپ کی نسل جاری نہیں ہوئی۔ آپ کے بھائی  
سید قلندر شاہ اور سید الطاف حسین آپ کے دارشین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ  
 وَالِیْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَیِّدِیْ يَا حَبِیْبِ اللّٰهِ

**حضرت سید امام شاہ بن حضرت سید جیون شاہ رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالم فاضل اور ولی کامل بزرگ تھے۔  
 نے علم ظاہری اور باطنی کا فیض اپنے والد حضرت سید جیون شاہ رحم  
 حاصل کیا تھا۔ حضرت امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ علم فقہ، حدیث اور قرآن کریم  
 مفسر تھے۔ آپ فارسی اور عربی زبان کے زبردست عالم تھے۔ آپ کو  
 نعت سعدی شیرازی، مولانا روم اور حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا بہت  
 کلام یاد تھا۔

حضرت سید امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے متوکل، صابر، شاکر، زاہد  
 و عابد بزرگ تھے۔ آپ بڑے حلیم الطبع، خلیق اور صاحب مروت بزرگ  
 تھے۔ علاوہ انہیں بڑے مستجاب الدعاء اور صاحب فیض، علم دوست  
 و بہترین معلم اخلاق تھے۔

آپ کا وصال ۷ شوال ۱۲۳۲ھ کو بروز منگل ہوا تھا۔

**وصال**

آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور سید  
 ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بڑے خدایا سید بزرگ اور صالح انسان تھے۔

**اولاد**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
اَلَيْكَ وَاصْحَابِكَ وَاَوْلِیَاكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

## حضرت سید الطاف حسین بن حضرت سید اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا  
شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید الطاف حسین بن حضرت سید اصغر علی شاہ  
بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید امام شاہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے بامرّت اور صاحب بصیرت  
بزرگ تھے۔ آپ بہت خوش وضع، خوش اخلاق اور صاحب کردار بزرگ تھے  
حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ زاید اور عابد، متوکل اور صابر و شاکم  
ولی اللہ تھے۔ آپ بہت زیادہ سخی اور علم دوست بزرگ تھے۔ آپ کے  
حسنِ خلق اور فیض کا ہر کوئی معترف ہے۔

آپ کا وصال ۱۱ رجب المرجب ۱۲۲۶ھ میں بروز سوموار ہوا تھا  
وصال آپ مشائخ شریف میں دفن ہوئے تھے۔

حضرت سید الطاف حسین کو اللہ تعالیٰ نے بڑے صاحب علم اور  
اولاد بلند کردار فرزند عطا کئے تھے۔ جنہوں نے اپنی ذاتی لیاقت اور

محنت سے بہت بلند مقام حاصل کئے تھے۔ یعنی سید دلاور حسین پرنسپل پبلسٹی  
سید محمد اشرف شاہ حج کے عہدہ پرنسپل ہوئے تھے۔ اس طرح سید جیون شاہ بھی ایک اعلیٰ  
سرکاری عہدہ پرنسپل تھے۔ اور سید غلام حیدر شاہ صاحب محکمہ پیڈلیوری میں ایک اعلیٰ عہدہ  
پرنسپل تھے۔ ان کی اولاد اس وقت اعلیٰ سرکاری عہدوں پرنسپل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْ  
 جَعَلَكَ اَشْرَفَ الْاَنْبِیَارِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ذٰلِكَ وَ اَوْحَا بِكَ يَا رَحْمَتَهُ الْعَالَمِیْنَ ۝  
**حضرت سید محمد اشرف بن حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت سید محمد اشرف بن حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے  
 اگرچہ انہوں نے طریقت کا جبّہ نہیں ادرہا ہے مگر کبھی اپنی ملازمت کے دوران  
 اپنی عزت نفس کو محفوظ رکھا۔ آپ ایک اعلیٰ سرکاری عہدے پر فائز ہوتے ہوئے  
 بھی گودرہی پوش فقیر تھے۔ ہمیشہ اپنے اہل خانہ، دوست احباب کو اعمال صالح اور  
 اراکین اسلام کی بجا آوری کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ یہی ان کا عمل فریضہ تبلیغ دین  
 اسلام کے لئے قابل قبول ہے کہ جس کام پر خود عمل کرتے اور اس کے اثرات کے  
 اعلیٰ اور ارفع فیوض سے ہمکنار ہو جائے تو اپنے عزیز واقارب کو اپنے عمل پر  
 کاربند ہونے کا پیغام دے تاکہ وہ کبھی اس نعمت لازوال سے فیض یاب ہو کر  
 روحانی، جسمانی بیماریوں کا علاج کر کے دنیاوی اور آخری زندگیوں کو کامیاب بنانے  
 کے لائق ہو جائیں۔

**وصال**۔ حضرت سید محمد اشرف شاہ صاحب فروری ۱۹۵۲ء میں وصال

کر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔

اولاد۔ آپ کی اولاد بھی لائق اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہے۔ سید  
 برادران بڑے عابد اور زاہد، سخی اور صاحب سروت ہیں۔ سید صلاح الدین کے  
 علاوہ مجھے دوسرے بھائیوں کے نام یاد نہیں ہیں۔ خدا ان پر اپنی رحمت فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ”دردِ مثنائیاں شریف“

مثنائیاں تو ارضِ ہند میں مثلِ اجمیر ہے  
 نرد فرزند ان تو، اس سے بھی ڈھیر ہے  
 تو مساجد کی زمیں، تو مقابر کی امین  
 عظمتِ رفتہ کا یقین، تجھ میں سحر انگیز ہے  
 مدفون تیری خاک میں ہیں اولیاء بے شمار  
 سربراہ اس قوم کا جو شیر خدا کا شیر ہے  
 بیٹا بے بدر الدجی کا، لاڈلے سے عورت لوری  
 نور دیدہ مر تفضے کا، حیدر و صفا کا دلیر ہے  
 شاہ بدر کی ہر کلی، مثل ہے ظاہر و لی  
 ہر بلا ان سے ٹلی، دستگیری میں نہیں کچھ دیر ہے  
 ترس گئیں آنکھیں دیکھنے کو تیری بہار  
 المدد یا شاہ بدر کیوں ہوئی یہ دیر ہے  
 ہے تمنا یہ کہ ہم پھر مثنائیاں کو جائیں سب  
 اعنتی یا غوث الاعظم شیخ الاسلام و درویشام و سوسیر  
 یا مصطفیٰ یا مر تفضے ارحم بہر حال ما  
 ہو کر م بہر خدا کیوں ہوئی یہ دیر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میرا نصیحت نہ پیر طریقت یاد است  
 ہرچہ بغیر ذکر خداست برباد است  
 بعد از صد سال تحقیق شد حاقانی  
 یک لمحہ با خدا برون بے از بندگ سلمان  
 عمر رضائع مکن در گفتگو  
 ذکر او کن ، ذکر او کن ، ذکر او  
 گر تو خواہی ز بستن با آبرو  
 ذکر او کن ، ذکر او کن ، ذکر او

سودائے تو اندر دل دیوانہ ما است  
 ہر جا کہ حدیث تست افسانہ ما است  
 بیگانہ کہ از تو گفت آن خویش من است  
 خویشی کہ نہ از تو گفت بیگانہ ما است

غریبم یا رسول اللہ غریبم  
 نہ دارم در جہاں چیز تو جہیم  
 مرض دارم ز عصیاں لادوائے  
 مگر الطاف تو گرد و طہیم  
 بریں نازم کہ ہستم ز اہبت تو  
 گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدِی  
یا رسول اللہ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یا سَیِّدِی یا حَبِیْبَ اللّٰهِ

## حضرت سید حبیب اللہ شاہ بن حضرت حسین بدر الدین

سید حبیب اللہ شاہ بن حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت  
کے بڑے عامل اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ زہد و تقویٰ اور قناعت میں اپنا  
ثانی نہ رکھتے تھے۔ بہر وقت یاد خدا میں محو عبادت رہتے تھے۔ بڑے خلوت نشین  
اور کم گو بزرگ تھے۔

**اوصاف**۔ آپ عمدہ قسم کے قاری اور نعت خواں تھے۔ مسائل فقہ اور  
طریقت پر بڑا عبور حاصل تھا۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ مفہمین یعنی برگزیدہ  
اولیاء اللہ جو اپنی فراست سے مکلا اعلیٰ سے احوال حاصل کرتے ہیں اور ان احوال  
کی روشنی میں عوام الناس کی اصلاح کر کے اس کو شرعی حدود کا پابند رکھتے ہیں۔  
**مفہمین**۔ بڑے معتدل مزاج، جسمانی اور ذہنی طور پر قوی اور ان کے  
اخلاق و عادات میں بڑا استقلال ہوتا ہے۔ بڑے با اصول، دلیر، نڈر اور  
اول العزم ہوتے ہیں۔ مذہبی تحریکات شروع کر کے ان میں عملی حصہ لیتے ہیں۔  
ان کو اللہ سے تائید غیبی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ مراتب پر ناز  
کرتا ہے۔

**مفہمین کی اقسام**۔ ان اللہ والوں کی اقسام لاتعداد ہیں۔ مگر زیادہ تر یہ اللہ  
کے برگزیدہ بندے ان اقسام میں مشہور ہیں۔

**کامل**۔ ان اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ ان کی عبادت اور ریاضت کی بدولت ان کو

تہذیب نفس کا علم عطا فرماتا ہے۔ پھر یہ ولی کامل عوام الناس کو تہذیب اور اخلاق کا درس دیتا ہے۔  
**حکیم**۔ یہ اللہ کا ولی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سالکوں کو ریاضت اخلاق فاضلہ اور تدبیری  
 امور کی تکمیل اور منزل علوم عطا کرتا ہے۔ حکیم عوام الناس کو درس حکمت اور دانائی دیتا ہے۔  
**خلیقہ**۔ اللہ تعالیٰ اس مفہیم کو بین الاقوامی سیاست کے اصول اور رموز سے آگاہ کر دیتا  
 ہے۔ یہ عوام الناس کو امر بالمعروف اور نہی المنکر کے رموز اور اسرار سے آگاہ کرتا ہے۔

**ہادی**۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ولی قدرت سے فصاحت اور بلاغت شریفی کلام کا عطیہ  
 حاصل کر کے عوام الناس کو اپنے خطبات کے ذریعہ ہدایت فرماتا ہے جس پر لوگ  
 عمل کر کے نجات کے اسباب حاصل کر لیتے ہیں۔

**مؤید من اللہ**۔ اللہ کا یہ ولی ملائکہ اعلیٰ سے قرب حاصل کر کے ملائکہ سے  
 اپنا رابطہ پیدا کر لیتا ہے۔ اس سے ہر قسم کے تصرفات اور کرامات ظہور میں آتے  
 رہتے ہیں۔

**امام**۔ اللہ کا یہ برگزیدہ ولی اللہ تعالیٰ سے ملکی مصالح اور اصول دین کے بارے  
 میں آگاہی حاصل کرتا ہے اور اپنی تبلیغ یا جہاد سے دین کی روح میں نئی زندگی پیدا  
 کرتا ہے اور دین کو نئے سرے سے اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کر لینے میں مدد دیتا ہے۔  
**نبی**۔ یہ برگزیدہ انسان اللہ کی طرف سے لوگوں کو برے اعمال سے روکنے اور نیک  
 اعمال کرنے کی تبلیغ کے لئے اللہ کی طرف سے بعوث ہوتا ہے۔ اس سے بہت سے  
 معجزے اور فرق عادات واقعات ظہور میں آتے ہیں۔

**رسول**۔ یہ نبی سے برگزیدہ ہوتا ہے۔ اس پر وحی کا نزول ہوتا ہے اور وہ عبادت  
 شریعت ہوتا ہے۔ یہ معجزے اور فرق عادات کے واقعات بھی لکھتا ہے۔  
**منہدین** سے اعلیٰ درجہ پر ناکز ہوتا ہے اور بڑا اول الفہم ہوتا ہے۔

**وصال**۔ آپ ۷ شعبان ۱۲۰۰ھ میں، مجال کربلا میں آئے اور ۱۰ شعبان ۱۲۰۰ھ میں  
 دہشتناک بدر میں دفن ہوئے۔ آپ سے تشریح اور تفسیر لکھی گئی ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
 دَسُوْدَ اللّٰهِ وَالْاَبْكَ وَاصْحَابِكَ وَاَوْلِیَاكَ يَا سَیِّدِیْ يَا جَبِيْبَ اللّٰهِ

## شجرہ طالبی عالیہ، قادریہ، بدریہ

شجرہ طالبی کسی ولی کی تربیت علوم ظاہری اور علوم باطنی کو ظاہر کرنے کے علاوہ کسی پیر کے صاحب نسبت ہونے کا بھی منظر ہوتا ہے۔ ہر ایک پیر، ولی یا پیشوا کی پشت پناہی کے لئے اس کے سلسلہ میں شامل اولیاء اللہ اس کا وسیلہ بنتے ہیں اور مشکل وقت پر اس کی مدد اور اعانت کرتے رہتے ہیں۔ اس مسئلہ کو ایک روایت کے ذریعے واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بطور مثال بیان کر دیا جائے تاکہ قارئین حضرات اس سے استفادہ فرمائیں۔

روایت ہے کہ ایک پیر صاحب سے اُس کے کسی ارادت مند نے اس سے کرامت ظاہر کرنے کو کہا۔ پیر صاحب نے حسب عادت اپنا منظوم طالبی شجرہ پڑھنا شروع کر دیا۔ نزدیک ہی ایک اہل نظر بیٹھا ہوا تھا۔ پیر صاحب اپنے شجرہ میں شامل اولیاء اللہ سے مدد اور اعانت کرنے کے لئے دعا کرتے گئے اور وہ اہل نظر اُن کے احوال دیکھتا گیا۔ جب وہ اپنے مرشد کے مرشد یعنی اپنے دادا پیر کے نام پر گیا تو اس اہل نظر نے اس پیر سے کرامت کے ظہور کو دیکھ کر اُسے خبر دی کہ پیر صاحب آپ اور آپ کے مرشد تو صاحب نسبت نہیں ہیں مگر آپ کا دادا پیر بہت بڑا صاحب فیض اور نسبت ہے۔ اس کے وسیلہ سے آپ کی دعا منظور ہوئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ

میں بے شمار، امام، غوث، قطب اور دیوان پائے جاتے ہیں جو کسی دوسرے سلسلہ کو نصیب نہیں ہیں۔ اس لئے سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ بہت ہی فیض رساں اور بابرکت ہے۔

فیض رسائی۔ سالکین کو دو طرح سے فیض حاصل ہوتا ہے۔

۱۔ فیض بذریعہ نسب۔ ۲۔ فیض بذریعہ طلب

## فیض بذریعہ نسب

بعض اولیاء اللہ اپنی طہارتِ نونی کی وجہ سے پیدائشی ولی ہوتے ہیں۔ ان کو تصوف کی اصطلاح میں ولایتِ وہبی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وہی ولی اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور اعانت مل جاتی ہے۔ اس لئے وہ لغزش کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ اصل میں وہی ولی ہی اصلی ولی ہوتا ہے۔

## فیض بذریعہ کسب

بعض اولیاء بذریعہ کسب یعنی عبادت اور تحصیلِ علم کر کے درجہ ولایت حاصل کر جاتے ہیں۔ یعنی ان میں اولیاء اللہ جیسے اوصاف اور خصائل پیدا ہو جاتے ہیں مگر اپنی لغزش کرنے کی وجہ سے ولایت سے معزول ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حفاظت کا انتظام نہیں ہوا ہوتا ہے۔

## بیعتِ ارادت

تحصیلِ علم و عرفان کے لئے سالک کسی اللہ والے کو اپنا مادی یا پیشوا تسلیم کرنے کے لئے اس کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ اس کے بغیر حصولِ علم و

عرفان یا ولایت ناممکن ہے۔ اس لئے اولیاء اللہ اس فعل کو اسلام کا ایک بنیادی رکن مانتے ہیں۔ اس لازمی اور بنیادی اسلامی رکن کی وضاحت کرنا ضروری ہے تاکہ سالک اس سے استفادہ حاصل کر سکے۔

## بیعت کا حکم بذریعہ کلام اللہ شریف

- ۱- اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ سَلَّوْا اَجْرًا عَظِيْمًا ط
- ۲- يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ ط وَبَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ نَعَلَكُمْ تَقْلِيْبًا ط

## بیعت کا حکم بذریعہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- ۱- اَلَا اِنَّ مِثْلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ ؕ مِنْ رَّكِبِهَا نَجَا ط وَمَنْ اَخْلَفَ هَلَكَ ؕ
- ۲- مَنْ لَا شَيْخَ لَهُ فَسَيَّجُهُ الشَّيْطَانُ ط

## مرشد

مرشد خالص کے بارے میں سابقہ صفحات میں کافی ذکر ہو چکا ہے۔ اب صرف سالک کے بارے میں مکتوراً اس بیان ضروری ہے کہ سالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی طبیعت کا میلان دیکھ کر مرشد پکڑے جو اس کو علم خدا دانی سے آگاہی بخش سکے۔

## ظریعہ بیعت

مرشد کے لئے لازمی ہے کہ وہ خود کسی اہل اللہ کا مرید ہو اور علم شریعت

اور طریقت سے آگاہ ہو۔ بیعت کرنے سے پہلے سالک کو غسل کروائے۔ اس غسل کو تصوف کی اصطلاح میں **غسل طریقت** کہتے ہیں۔ عام طور پر جو مسلمان غسل کرتا ہے وہ غسل طہارت ہوتا ہے۔ مگر جب سالک بیعت سے قبل غسل کرتا ہے تو وہ غسل طریقت کرتا ہے۔

## نیت غسل طریقت

نَوَيْتُ أَنْ أَسْتَسَلَّ مِنْ غَسْلِ الطَّرِيقَةِ وَمَوْفِقٍ مِنْ طَرَفِهَا  
 الْغِنَاءِ مِنْ خُرُوجِ الدُّنْيَا وَتَرْكِ الدُّنْيَا وَتَرْكِ أَعْمَالِ  
 الدُّنْيَا وَأَفْعَالِ الدُّنْيَا وَأَحْوَالِ الدُّنْيَا وَلَيَاسِ الدُّنْيَا  
 وَأَنْبِسِ الدُّنْيَا وَقَرَارِ الدُّنْيَا وَتَرْكِ كُلِّ الذَّاتِ الدُّنْيَا  
 فَأَعْفِرَ اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَنَا لَوْفِيقِ الْفُقَرَاءِ وَطَاعَتِهِ ۝  
 اللَّهُ هُمْ أَرْغَمْنَا لِجَهْلِ النَّفْسِ وَتَزْوِيرِنَا بِسُورِ الْعَقْلِ  
 وَالْفَقْرِ وَتَقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَطَهَارَةِ تَلْبِذِ  
 وَرَفْعِ لِلْحَدِيثِ وَنَوَيْتُ الصَّلَاةَ الْعَاشِقِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 عَظِيمَتِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بِرِسَالَتِهِ ۝

جب سالک غسل طریقت کر کے مرشد کے سامنے آوے تو مرشد پر لازم ہے کہ خود مشرق کی طرف منہ کر کے دوڑا دیٹھے اور اپنے بالکل سامنے سالک کو بٹھائے۔ جیسے عموماً پیش امام کے سامنے اُس کا مقتدی بیٹھا ہے۔ اس کے بعد مرشد اپنے سالک کا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس پر اپنا بائیں ہاتھ رکھے اور سالک اپنا بائیں ہاتھ مرشد کے دائیں ہاتھ کے نیچے رکھے۔ بعد مرشد ایک مختصر ساجدہ پڑھے۔ یعنی پہلے آعود و پیر

تسمیہ پڑھے اور یہ

خَطْبِهِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَنَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَ  
 نَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَنُفْسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَسْمَائِنَا  
 وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ لَهُ، لَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ  
 لَهُ ۝ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَعَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝ الْقَلْبُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ  
 أَصْحَابِهِمْ وَأَوْلِيَائِهِمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ أَجْمَعِينَ ۝ فَصُومًا مَطْهَرًا الْعَجَائِبِ  
 وَالْغَرَائِبِ أَمَامَ الْمُتَّقِينَ وَآمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَشَدَّ الْعَالِبِ ۝ غَالِبِ عَلَى  
 كُلِّ غَالِبٍ حَضْرَتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ نَوْجِ الْبُسُوفِ وَوَجْهِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِهَا طَيْبِ الطَّاهِرِينَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى غَوْثِ الْمُتَّقِينَ مَحْيِ الْمِلَّةِ وَالِدَيْنِ  
 سَيِّدِ ابْنِ مُحَمَّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ بِيَلَالِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَيِّدِ السَّادَاتِ مَنْبَعِ  
 الْبَرَكَاتِ وَالْحَسَنَاتِ مَجْمَعِ الْفِيْرَضَاتِ وَالْكَرَامَاتِ زُبْدَةِ الْعَارِفِينَ  
 قُدَّةِ السَّالِكِينَ سَلَاةِ خَانْدَانَ مُصْطَفَوِي لِقَادَةِ دُورِمَانَ مَرْتَضَوِي  
 سَيِّدِ الْكُنْ الْمَشْهُورِ سَيِّدِ بَدْرِ الدِّينِ الْبَغْدَادِيِّ قُطْبِ الْأَقْطَابِ وَإِلَى مُلْكِ  
 بَنِي بَابِ وَاصِلِ إِلَى اللَّهِ تَلَوِّكَ الدُّنْيَا رَأَيْتُ الْعُقْبَى رَحْمَتَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَجْمَعِينَ ۝

دُعَا بَعْدَ اِرْتِخَابِهِ

اللَّهُ هُمَّ بَارِكْ لَنَا وَلكُمْ وَأَجْمَعِينَ ۝ وَنَفَعْنَا أَنَا وَإِيكُمْ وَالْعَامَّةَ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

بَعْدَهُ . مرشد اپنے سالک کو اراکین اسلام پر عمل کی تلقین کرے۔ بُرے  
افعال چھوڑنے اور نیک اعمال سرانجام دینے کی ترغیب دے اور سالک  
کے ہاتھ کے تین بال مقراض سے کاٹ ڈالے اور سالک کو ان بالوں کے  
قطع کرنے کی یہ تاویل بتائے کہ اب تیرے وجود میں سے حرص، طمع اور خلافت  
کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اس کے عوض تیرے وجود میں نوکل، فصاحت اور صبر جیسی  
صفات حسنہ پیدا ہوں گی۔

## شجرہ طالبی کی وضاحت

• شجرہ نسبی کی طرح شجرہ طالبی بھی فیض رساں اور بابرکت ہوتا ہے۔ اگر  
کسی دلی اللہ کا شجرہ نسبی اور شجرہ طالبی بھی اعلیٰ ہو تو بلحاظ فیض رسائی دیگر اولیاء  
سے افضل ہوتا ہے

## شجرہ عالیہ

یہ شجرہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے۔ اس شجرہ کی  
سعودی شکل حضور رحمتہ اللعالمین کے ذریعے بارگاہ رب العالمین سے  
جانتی ہے اور اس کی نزدلی شکل حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ سے مل  
جاتی ہے۔

## شجرہ قادریہ

اس شجرہ کی عمودی یا عروجی شکل حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے  
جانتی ہے اور اس کی نزدلی شکل حضرت شاہ بدر ایوان سرکار مشائخ

سے مل جاتی ہے۔

## شجرہ بدریہ

شجرہ بدریہ کی عمومی شکل حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 جا ملتی ہے اور اس کی نزولی شکل ہم اولاد شاہ بدر دیوان تک پہنچ جاتی ہے  
 ظاہر ہے کہ شجرہ عالیہ، قادریہ، بدریہ میں بے شمار امام اوصیاء، غوث  
 قطب، دیوان، اولیاء اللہ اور عالم دین شامل ہیں جو اپنی فیض رسانی  
 و شگیری اور راہنمائی میں لاثانی ہیں۔ اس شجرہ پاک سے منسلک راہنما  
 اپنے پیشواؤں سے مشکل کشائی یا امداد کرنے کی دو ہائی دیں تو ان کے  
 بزرگ ان کی فی الفور شگیری فرماتے ہیں۔ مثلاً اگر ساک یوں فرمایا  
 کرے کہ اللہ ھم یتربی امری برحمتک ولیقضک ھ یا اس طرح  
 دعا مانگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہم وسلم اسمع قائلنا وانظر  
 ھما لنا ومددنی فی سبیل اللہ ساک اس طرح بھی دعا مانگتے ہیں۔  
 یا علی آدرکنی بلطفک وبکرمک بحق رسولک و دیک ھ ساک  
 اس طرح بھی دعا مانگے۔ یا غوث الاعظم شیاء اللہ۔ بحق المصطفیٰ والمرکز  
 و انبھما والفاطمہ علیہ السلام ھ ساک اس طرح بھی دعا مانگ سکتا ہے۔  
 یا شاہ بدر المدد بحق المصطفیٰ والمرکز و انبھما والفاطمہ علیہ  
 السلام ھ تو ساک دعا ضرور قبول ہوگی۔ صدق دل اور نیت خیر ہو ضروری ہے

## تفصیل سلسلہ عالیہ

سلسلہ عالیہ میں منسلک اولیاء اللہ و آئمہ پاک کے بارے میں بڑی مفص

ث رسالہ "خزینۃ العلم و العرفان" یعنی تذکرہ حضرت شاہ گیلان میں شامل کیا ہے۔ یعنی حضرت غوث پاک کے پیرو پیشوا اور ان کے مریدین کے بارے میں پوری وضاحت کر دی گئی ہے تاکہ قارئین حضرات اس سے آگاہی حاصل کریں۔

### سلسلہ قادریہ

سلسلہ قادریہ یعنی شجرہ طالبی حضرت قدوة السالکین زبدة العارفين والی ملک پنجاب حضرت سید حسن بدر الدین المعروف والمشہور شاہ بدر گیلانی سرکار مشانیاں شریف کا اپنا شجرہ ہے۔ اس شجرہ پاک کی وضاحت کو بڑی تفصیل کے ساتھ رسالہ "خزینۃ العلم و العرفان" یعنی تذکرہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ میں شامل کیا گیا ہے تاکہ قارئین حضرات اس سے بھی آگاہ ہو جائیں۔

### سلسلہ بدریہ

یہ سلسلہ اولیائے مشانیاں شریف یعنی اولاد شاہ بدر دیوان کا شجرہ ہے اس شجرہ کی ابتدا حضرت شاہ بدر دیوان علیہ الرحمۃ سے شروع ہو کر احقر تک پہنچ جاتی ہے۔ ہمارے بہت سے بزرگوں کے پاس طاہی شجرے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی شجرہ ایسا نہیں ہے جو اہل مشانیاں کا اپنا شجرہ ہو۔ مشانیاں شریف کے کچھ اولیاء اللہ دوسرے خاندانوں میں بذریعہ بیعت منسلک ہوئے مگر وہ بظاہر خلافت حضرت شاہ بدر سے ہی منسلک رہے تھے مگر شجرہ مکینہ وقت اپنے پیر یا پیشوا کا شجرہ لکھ لیا۔ اس قسم کی لغزش ہمارے بزرگ اولیا بھی کرتے رہے ہیں کہ اصل منبع فیض کو چھوڑ کر چھوٹی سی آب جو کو پکڑ لیا جو تھوڑی دور چل کر صحرا میں گم ہو گئی اور سالکین تشنہ کام دوسری سبیل کی تلاش میں چل نکلے



سلسلہ ہائے عالیہ اور سلسلہ ہائے قادریہ کے بارے میں متذکرہ رسالوں میں تفصیلاً  
عرض کر دیا گیا۔ یہاں صرف سلسلہ بدریہ کی وضاحت کرنا مطلوب ہے۔

## خلیفہ اول

اہل مشائخ کے پیران عظام اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت شاہ بدر دیاورد  
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ سے حضرت شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک  
پر دستار باندھ کر اسے اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا۔ اس لئے حضرت شاہ علی  
صابر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب بصیرت برادران نے ان کی بیعت کر کے ان  
سے کسب فیض کیا تھا اور دیگر سالکین کے ساتھ ان کا مرتبہ خیال کر کے احترام  
کرتے رہے۔ حضرت شاہ علی صابر بڑے صاحب کرامت اولیاء اللہ تھے  
ان سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا۔ ان میں سے صرف ایک کرامت کا  
ذکر برائے تبرک پیش ہے۔

## سوکھے درخت کا دوبارہ سرسبز ہو جانا

روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید میرزا ساکن چک میراں متصل  
قصبہ پونڈہ ایک سوکھے ہوئے ٹنڈ منڈ درخت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے  
ادھر سے حضرت شاہ علی صابر کا گذر ہوا تو آپ نے فرمایا یا سید کیا وجہ ہے  
کہ یہ درخت آپ کی صحبت میں رہتے ہوئے بھی سوکھا ہوا ہے۔ حضرت  
سید میرزا نے عرض کیا کہ حضرت اس کا آپ ہی کچھ کریں۔ مجھ میں تو یہ طاقت  
نہیں ہے۔ آپ نے جب اس درخت پر ہاتھ پھیرا تو وہ فی الفور سرسبز  
اور شاداب ہو گیا۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے یہ درخت موجود تھا اور کسی نے اس

رفت کامر حجابا ہوا پتلا بھی نہیں دیکھا تھا۔ سبحان اللہ

## علیہ دوئم

حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ جب پیدا ہوئے تو آپ کو حضرت  
ناہ بدر دیوان علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ آپ نے حضرت  
ناہ عبدالشکور کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ سبحان اللہ یہ ہمارا  
یثا ہمارے کام کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا اور باہگاہ خداوندی میں بہت  
سی دعائیں فرمائیں۔

حضرت شاہ علی صابرؒ نے حسب فرمان پدر بزرگوار حضرت شاہ عبدالشکور  
دایا جانشین بنا کر اس کے سر مبارک پر دستار خلافت رکھ دی۔ مگر جب  
حضرت شاہ علی صابرؒ وصال کر گئے تو حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے  
ملاقات ان کے اپنے بھائی اور ان کے چچا زاد بھائیوں نے سجادہ نشینی کا  
مطالبہ کر دیا اور اسے منصف کی عدالت میں برائے فیصلہ لے گئے۔

روایت ہے کہ حضرت میاں میر علیہ الرحمۃ کو اس منصف مقرر  
ہوئے اور مشائخ شریف تشریف لے گئے۔ حضرت میر عبدالشکورؒ نے  
فرمایا کہ یہ خلافت ولایت کی ہے۔ جو اپنی کرامت دکھائے وہی خلافت  
کا حق دار مان لیا جائے۔ منصف نے اس شرط کی بہت تعریف کی اور  
کہا کہ اس مقدمہ کا اس سے بہتر اور کوئی حل ان کے نزدیک بالکل نہیں  
ہے۔ سب براہِ راست بھی اس تجویز پر متفق ہو گئے اور ایک معاہدہ ہو گیا۔

## کرامت

حضرت میاں میر علیہ الرحمۃ نے تجویز کیا کہ روضہ مبارک کے صدر

دروازہ کو مقفل کر دیا جائے گا۔ اس کے سامنے ہر وہی جا کر اُسے کھل جانے کا حکم کرے گا جس مدعی کے حکم پر قتل اور دروازہ خود بخود کھل جائے گا وہی اس دربار عالیہ کا سجادہ نشین ہوگا۔ سب مدعیان اس پر متفق ہو گئے۔ اب سب برادران یعنی حضرت سید فتح اللہ شاہ بن حضرت سید محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قطب شاہ بن حضرت سید عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید عبدالنبی بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید حمید بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ باری باری صدر دروازہ پر جاتے اور اُسے کھل جانے کا حکم دیتے۔ مگر دروازہ نہ کھل سکا۔ آخر حضرت سید عبدالشکور محب رب غفور صدر دروازہ پر گئے اور اُسے کھل جانے کا حکم کیا۔ دروازہ اور اس پر قفل فی الفور کھل گئے اور حضرت شاہ عبدالشکور روضہ مبارک میں نہایت ادب و احترام سے داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکرانہ ادا کیا، منصف اور دیگر حاضرین نے آپ کے سر پر دستار باندھی اور سب برادران نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کو حضرت شاہ بدر دیوان علیہ الرحمۃ کا صحیح جانشین تسلیم کر لیا تھا۔

حضرت سید عبدالشکور نے اپنی زندگی میں خلافت ظاہری اور خلافت باطنی اپنے ورثا میں تقسیم کر دی تھی۔ جس کی تفصیل سابقہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ اب ذرا مثالیاں شریف کا خود ساختہ شجرہ طالبی ملاحظہ فرمائیں۔

علی درویش اس رہن حضور میراں شاہ عبد الشکور  
مانے شاہ پرنور ظہور خاکی شاہ تے سادون شاہ

کو لا الہ الا اللہ

یعنی حضرت میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی درویش

علیہ الرحمۃ کے حضور رہتے تھے اور حضرت مانے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات  
والاصفات کا ظہور نورانی تھا جو آپ کے خلیفہ تھے۔ اور حضرت مانے شاہؒ کے خلیفہ  
حضرت خاکی شاہ رحمۃ اللہ علیہؒ تھے اور حضرت خاکی شاہؒ کے خلیفہ حضرت  
ساون شاہؒ تھے۔ حضرت سید صابر عرف سید ساون شاہ جن کی قبر شریف  
حضرت بیون شاہؒ کے دیوان خانہ کے نزدیک تھی اولیاء اللہ اور مجذوب  
تھے حضرت خاکی شاہؒ بھی ایک مست الہی فقیر مجذوب تھا اور حضرت  
مانے شاہؒ ایک فقیر اولیاء اللہ اور مجذوب تھا جو قصبہ رہیلہ کا رہنے والا  
تھا اور حضرت شاہ عبدالشکور کامرید تھا حضرت سید علی درویش علیہ الرحمۃ کے  
بارے میں سابقہ صفحات میں تفصیلاً ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

## وضاحت

مندرجہ بالا تشریح سے صرف یہ نقطہ ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ حضرت  
شاہ بدرؒ کے خلیفہ حضرت شاہ علی صابرؒ تھے اور ان کے خلیفہ حضرت شاہ عبدالشکورؒ  
تھے۔ ان کے خلفاء حضرت سید فریدؒ، حضرت سید رشیدؒ، حضرت سید احمدؒ  
حضرت سید عبدالنبیؒ، حضرت سید عبدالحمیدؒ، حضرت سید قطب شاہؒ، حضرت  
سید فتح اللہ شاہؒ تھے نہ کہ مانے شاہؒ تھے۔ حضرت مانے شاہؒ صرف آپ  
کے مرید اور آپ سے فیض یاب ہوئے تھے۔ اگر ساون شاہؒ نے ان سے  
یہ چیز واپس لے لی تو وہ ان کے مرید نہ تھے بلکہ مرید اور خلیفہ تو وہ اپنے  
والد کے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

## نعت شریف

کسی کے حق میں ہو کر سر بیاں آئے  
کسی کے سامنے وہ صورت میں عیاں آئے

محمدؐ اسود و احمر پہ بن کر حکمراں آئے  
محمدؐ پر وہ بر اندازِ حسن بے نشاں آئے

جبین مسجدہ جو بیتاب ہے حد سے سوامولا  
اجازت دو کہ سوئے مسجدہ گاہ قدیاں آئے

نکریں آئے ان کا نام مجھ سے پوچھتے ہی  
کہ اتنے میں کسی جانب سے وہ خود ناگہاں آئے

بیابانِ عدم کی ظلمتوں میں نور مانگوں گا  
انہیں سے جو بن کر مشعلِ فروزاں دو جہاں آئے

گھبرا کر محشر کی نونہا کیوں سے پکاروں گا  
لو وہ آیا میرا حامی وہ میرے مہرباں آئے

یا شاہِ رسل چھپالیں آپ مجھے اپنے دامنِ اقدس میں  
آپ فرمائیں بیٹا: اب تو ہم خود یہاں آئے

اس زخم پہ صدقے اس سایہِ دامن پہ نثار  
اپنے بندے کو مصیبت سے چھڑاؤ شاہِ دو جہاں آئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَآلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي  
 يَا حَبِیْبِ اللّٰهِ وَبَادِكَ وَسَلَمٌ عَلَيْهِ

یا غوث الاعظم بمن بے سرو ساماں مدد دے  
 قبلہ دین مدد دے، کعبہ ایمان مدد دے

## اپیل

میرے محترم اور معزز بزرگو، بھائیوں اور عزیزو

اسلام علیکم۔

آپ سب اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ ہم اہل مشائخ شریف یعنی اولاد  
 حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ المعروف والمشہور حضرت شاہ  
 بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ اپنی عزت اور توقیر کو بیان کرنے کے محتاج نہیں  
 ہیں۔ ایک زمانہ ہماری شرافت، نجابت اور سیادت کو جانتا ہے اور مانتا  
 ہے۔ اس کے باوجود ہمارا ذکر کتب تاریخ اور سیر میں موجود نہیں ہے۔  
 اگر کسی کتاب میں چند الفاظ ہیں تو وہ بالکل غلط اور معطل ہے مصنفین  
 اور مؤلفین حضرات اپنی کتب میں صرف ان ہی حوالہ جات اور بیانات پر اکتفاء  
 کر لیتے ہیں جو کچھ کہ سابقہ کتب میں مذکور ہوتا ہے۔ کوئی مصنف یا مؤلف مزید  
 تحقیق یا جستجو کی زحمت یا کوفت کر کے اپنی کتب میں مکمل حوالہ جات یا  
 عنوانات درج کرنے کے لئے محنت نہیں کرتا ہے۔

مزید برآں ہمارے اجداد کی شان اتنی اعلیٰ اور ارفع ہے کہ ان کی معرفت اور حقیقت تک رسائی ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی ادیب اول تو ان کی ظاہری زندگی اور علم یا باطنی طور پر ان کی ارفع اور رفعت شان نیز علوم تک پہنچ نہیں پاتا ہے۔ اگر اُس نے ان کے حالات کو دیگر علماء، اولیاء کے احوال اور اقوال کی طرح ان کو بھی بیان کر دیا تو وہ بالکل غلط اور ان کی شایان شان ہرگز نہیں ہوں گے۔ ایک مشہور حدیث سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ضمن میں موجود ہے کہ مجھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اللہ تبارک و تعالیٰ اجل شانہ، کو حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکا ہے۔ اور مجھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی المرتضیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی ذات والے صفات کے بغیر کوئی نہیں جان سکا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ اور علی المرتضیٰ علیہ السلام کی شان کو میرے بغیر کوئی نہیں جانتا ہے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے بارے میں جو کچھ حضرت علیؑ کا بیان ہے وہی درست ہے اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ درست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور شان جو کچھ رسول اللہ اور علیؑ اللہ نے بیان فرمائی ہے وہی درست ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی بیان ہوگا وہ درست نہیں ہے۔

اس طرح اولیاء اللہ یا دیگر صالحین کے بارے میں جو کچھ کہ اولیاء اللہ بیان کریں وہ درست ہے باقی غلط ہے۔ ان حالات کے پیش نظر احقر نے تقریباً بیس سال تک تصوف، تاریخ، فقہ، حدیث، قرآن الحکیم اور تفاسیر، اولیاء اللہ کے اقوال اور احوال پر مشتمل بے شمار کتب کا مطالعہ کیا اور نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق سے شروع ہو کر پشت در پشت اولاد آدم کے حالات اور

کوائف پر مشتمل ۱۸۰۰ صفحات تحریر کئے۔ اس قدر ضخیم کتاب کا ایک ساتھ شائع کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بہت بڑے سرمائے اور محنت کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس تمام سرمائے کو چھ جلدوں میں تقسیم کر کے ان کو مرحلہ وار شائع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ مثلاً سب سے پہلے رسالہ خزانۃ العلم والعرفان یعنی تذکرہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کو شائع کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول حضرت شاہ بدر دیوان کے حالات اور کوائف پر مشتمل ہے اور حصہ دوم اولاد حضرت شاہ بدر دیوان کے حالات اور کوائف پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو شائع کرنے کے لئے پندرہ ہزار روپے درکار ہیں۔ اس مقصد کے لئے احقر نے اپنے بزرگوں، بھائیوں اور عزیزوں سے عطیات کی صورت میں مدد کرنے کی اپیل کی تھی جس کا میرے سب ہی محسنوں نے مثبت جواب دیا تھا۔ تقریباً پانچ ہزار روپے جمع ہو گئے تھے جس سے کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ کچھ عزیزوں نے وعدے فرمائے تھے ان سے عطیات وصول ہونے کی توقع ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں کچھ مہربانوں سے مستعار رقم لے کر کتاب کو شائع کر دیا گیا ہے۔

آپ حضرات سے میری یہی گزارش ہے کہ آپ خود کتاب حاصل کریں عطیات دیں اور اپنے اقرباء کو اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ تاکہ جمع شدہ ادبی سرمایہ شائع ہو جائے جس سے ہمارے بچے، نوجوان اپنے اسلاف کے کارناموں سے واقفیت حاصل کر کے اپنے قول و فعل میں ان جیسی شان اور قابل تقلید زندگی بنانے کے قابل ہو جائیں۔ احقر آپ حضرات سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے سرمایہ کی ہر صورت



میں حفاظت اور جائز مصارف پر خرچ ہوگی۔ انشاء اللہ۔ آپ کی مدد اور اعانت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ سے مزید مدد اور اعانت کی اُمید اور توقع ہے۔

جن حضرات نے عطیات دیئے ہیں ان کے اسمائے گرامی بمعہ رقم عطیات ایک فہرست کی صورت میں شائع کر رہا ہوں۔ تاکہ ان حضرات کے اسمائے گرامی اس کارِ خیر میں دنیا اور آخرت میں حصہ پائیں۔

بِذَاكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْجَزَاءِ  
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

احقر العارض

سید محمد اکبر شاہ عفی عنہ

احاطہ بی بی۔ لاہور

## اسمائے گرامی عطیات دہندگان برائے اشاعت کتب

خزینہ العلم والعرفان یعنی تذکرہ حضرت شاہ بدردیوان حصہ اول و دوم

- ۱۔ سید فرزانہ حسین گیلانی ایڈوکیٹ شیخوپورہ ۲۰۰ روپے
- ۲۔ سید افتخار حسین گیلانی " " ۲۰۰ روپے
- ۳۔ سید عماد حسین گیلانی " " ۲۰۰ روپے
- ۴۔ سید صغیر حسین گیلانی - وحدت کالونی۔ لاہور ۲۰۰ روپے
- ۵۔ سید محمد شاہ گیلانی - احاطہ بی بی۔ لاہور ۲۰۰ روپے
- ۶۔ سید لال حسین گیلانی " " " ۱۰۰ روپے

۱۰۰ روپے	فیصل آباد	۷ - سید زاہد حسین
" ۱۰۰	"	۸ - سید ساجد حسین
" ۱۰۰	"	۹ - سید حامد حسین
" ۱۰۰	شیخوپورہ	۱۰ - سید نعیم انور
" ۱۰۰	"	۱۱ - سید مبارک شاہ احاطہ بی بی - لاہور
" ۱۰۰	"	۱۲ - سید محمد سرور
" ۱۰۰	"	۱۳ - سید مشتاق حسین
" ۲۰۰	"	۱۴ - سید سلطان اکبر
" ۱۰۰	"	۱۵ - سید اللہ دتہ
" ۱۰۰	"	۱۶ - سید سید اکبر شاہ
" ۱۰۰	"	۱۷ - سید منظر قیوم
" ۲۰۰	"	۱۸ - سید اجمل حسین
" ۱۰۰	کھن پورہ لاہور	۱۹ - سید احمد حسین
" ۱۰۰	"	۲۰ - سید گلزار حسین گیلانی احاطہ بی بی لاہور
" ۱۰۰	"	۲۱ - سید کرار حسین گیلانی
" ۱۰۰	"	۲۲ - سید دلدار حسین گیلانی
" ۱۰۰	"	۲۳ - سید سید محمد شاہ
" ۱۰۰	راج گڑھ لاہور	۲۴ - سید اشفاق حسین گیلانی
" ۱۰۰	کرم آباد - لاہور	۲۵ - سید غلام حیدر گیلانی
" ۱۰۰	"	۲۶ - سید محمد رفیق شاہ صاحب گیلانی رکھ ماچھیکے ضلع شیخوپورہ
" ۱۰۰	"	۲۷ - سید نائب حسین گیلانی

- ۲۸ - سید محمد علی شاہ تبردار رکھنا چھکے ضلع شیخوپورہ ۱۰۰ روپے
- ۲۹ - سید برکت علی شاہ صاحب " ۱۰۰
- ۳۰ - سید محمد حسین صاحب " ۱۰۰
- ۳۱ - سید عمر دراز شاہ صاحب " ۱۰۰
- ۳۲ - سید منظر حسین گیلانی " ۱۰۰
- ۳۳ - سید چراغ حسین گیلانی " ۱۰۰
- ۳۴ - سید اشفاق حسین گیلانی " ۱۰۰
- ۳۵ - سید بوٹے شاہ صاحب گیلانی " ۱۰۰
- ۳۶ - سید علمدار حسین گیلانی احاطہ بی بی لاہور " ۱۰۰
- ۳۷ - سید ضیاء حیدر گیلانی " ۱۰۰
- ۳۸ - سید مشتاق حسین گیلانی " ۱۰۰
- ۳۹ - سید علی حسین شاہ صاحب " ۱۰۰
- ۴۰ - سید مہدی شاہ گیلانی چک پٹا کھوٹھیاں خورد ضلع شیخوپورہ " ۱۰۰
- ۴۱ - سید شمساد حسین گیلانی " ۱۰۰
- ۴۲ - سید عباد حسین گیلانی " ۱۰۰
- ۴۳ - سید دولت علی شاہ گیلانی " ۱۰۰
- ۴۴ - سید علی حسن شاہ صاحب " ۵۰
- ۴۵ - سید ریاضت علی شاہ صاحب شیخوپورہ " ۱۰۰
- ۴۶ - سید آصف حسین احاطہ بی بی لاہور " ۱۰۰
- ۴۷ - سید محمد امین شاہ صاحب چک پٹا کھوٹھیاں خورد ضلع شیخوپورہ " ۱۰۰
- ۴۸ - سید محمد معین شاہ عارف والا ضلع ساہیوال " ۱۰۰
- ۴۹ - سید علمدار حسین دلہ سید محمد حسین - احاطہ بی بی لاہور " ۱۰۰
- ۵۰ - سید ارشد حسین گیلانی " ۱۰۰
- ۵۱ - سید مدد حسین گیلانی " ۱۰۰